1915

Bramah Gyan

Lucknow Novel Kishore

کتاب متضمن مضمون گیان خلاصۂ وید شاستر و پران و آتما شناسی کا واضح بیان

تصنیف صاحب باطن و روشن ضمیر منشی جے دیال سنگھ صاحب رئیس خطہ کاردن ضلع غازیپور مسمی بہ

آئینۂ مذہب ہنود

معروف بہ

مخزن مہا گیان

کہ پہلا حصہ اسکا مسمی بہ آئینۂ تصوف اور دوسرا حصہ سوم بہ آئینۂ روشن ضمیری ہے

مطبع منشی نولکشور واقع کانپور میں بحسن اہتمام مطبوع ہوئی

اور باہتمام پنڈت شیام ناتھ مہتمم اشاعت پائی

... بھاشا جو ستر

گنیش پُران منظوم۔ از منشی شنکر دیال فرحت۔

شیو پُران منظوم۔ مؤلفہ ایضاً۔

سورج پُران منظوم۔ عجیب و نادر مؤلفہ لالہ خدا بخش۔

گیا مہاتم۔ مترجمہ منشی لالجی۔

ایکادشی مہاتم۔ مؤلفہ لالہ رام پرشاد۔

گیتا مہاتم و گنیش چترتھ۔ مؤلفہ منشی رام سہائے صاحب تمنا۔

مہابھارت منظوم۔ مصنفہ منشی طوطا رام شایان۔

رامائن تلسی کرت بھاشا۔ مع تصاویر۔

رامائن منظوم۔ منشی شنکر دیال فرحت۔

ایضاً۔ منشی جگناتھ خوشتر مع تصاویر۔

ادھیاتم رامائن منظوم۔ مؤلفہ ایضاً۔

جانکی بجے منظوم۔ مؤلفہ ایضاً۔

سیتا سوئمبر منظوم۔ بابو گردو نرائن۔

کتھا ست نارائن۔ مؤلفہ بختاور سنگھ باشندہ پھولو پنساری۔

کتھا چترگپت منظوم۔

اننت کتھا۔ مؤلفہ منشی رام سہل تخلص مبارک۔

پرہلاد چرتر منظوم۔ مترجمہ لالہ گردھاری لال کھتری۔

سدامان چرتر۔ مع فرہنگ الفاظ بھاشا مصنفہ لالہ سوہن لال رئیس سدھورہ۔

ایضاً۔ جزو۔ موسوم بہ منظومہ ...

ایضاً۔ مؤلفہ جگناتھ سہائے

بھگت مال۔ مؤلفہ منشی تلسی رام۔

مجموعۂ صفات انسانی۔ یہ تذکرہ روایات

سندر رچیہ پُران مترجمہ لالہ لالجی سری واستو یہ کاکوروی

گنجینۂ موکش۔ منظوم منشی جگناتھ۔

شیو سہسر نام۔ مصنفہ منشی شنکر دیال فرحت

ست نام بھا کھا۔ مصنفہ منشی جے کرن۔

سکنٹھ چالیسی۔ مصنفہ منشی شنکر دیال فرحت۔

کتاب متضمن مہا گیان خلاصہ ہر فلسفہ ویدانت و آتما شناسی کا واضح بیان

تصنیف صاحب باطن و تتصمیر منشی جے دیال سنگھ صاحب رئیس خطہ کاردن ضلع غازیپور مسمی بہ

آئینہ مذہب ہنود

معروف بہ

مخزن مہا گیان

کہ پہلا حصہ اسکا مسمی بہ آئینہ تصوف اور دوسرا حصہ موسوم بہ آئینہ روشن ضمیری ہے

مطبع منشی نولکشور واقع کانپور میں بحسن اہتمام مطبوع ہوئی

فہرست بیانات حصۂ اول موسوم بہ آئینۂ تصوف از حصہ جات کتاب آئینۂ مذہب ہنود

نمبر بیانات	تعداد دفعات	توضیح بیانات
۱۵	۴	بیان ماحصل کسب کمال وکشف ومعجزہ دھیانیات پرماتما کہ جو درجہ جوگیشران نامی کو عطا ہوا کرتا ہے۔
۱۶	۶	ستولہ کلا جسم انسانی کا بیان کہ جسکی توضیح پر علم ہونے سے آدم فرشتون کے درجے سے بھی اعلےٰ مراتب پر پہونچ جاتا ہے اور وضاحت معنی نرگن اور سرگن۔
۱۷	۱۲	بے گیان یعنے عرفان کی تعریف کہ جسکے استعمال سے اولیا اور مرد کامل عیاں اور واصل پرماتما ہوجاتا ہے۔
۱۸	۸	بیان شناخت بگیانی کہ جسکی تعظیم اور تکریم ہر ایک فرد مخلوقات پر واجب امر فرض ہے کیونکہ وہ واصل پرماتما ہوگیا ہے۔
۱۹	۱۲	تارک الدنیا کی توضیح بمضامین عائد فصیح و بلیغ ومحقق دنیاداران کے لئے قابل دید اور اور فقرا کے لیے لائق شنید ہے۔
۲۰	۸	توضیح طریقہ حصول سلیقہ برمھ گیانی کہ جسکی عمل آوری سے انسان فرشتہ خصال اور ملائک تمثال ہوجاتا ہے۔
۲۱	۸	بیان توضیح سلیقہ پرمھنس اور وضاحت طریقہ پرمھنسی کے عمل درآمد کا۔
۲۲	۲	مجذوب کے عنوان کی وضاحت باحسن قرینہ بلاغت وفصاحت کہ جس درجے مین پہونچنا بہت مشکل سے ہوتا ہے۔
۲۳	۴	بیان طریقہ ریاضت کہ جس راہ عمدہ وپسندیدہ پر چلنے سے مرد مرتاض یعنے جوگیشر اور سدھ کہلاتا ہے۔
۲۴	۵	بھگت کے نام کی شرح اور اوسکی توصیف کہ جس چال وچلن سے رہنے کے لیے متقدمین نے تاکید کی ہے۔
۲۵	۴	ترکیب عجیبہ جاہل سے عقلمند ہونیکی شرح مع توضیحات جاہل مطلق اور عاقل اور نیم عاقل۔
۲۶	۴	بیان عدم اظہار رمز اصلی کہ جسکے اخفا کو عقلا نے جائز رکھا ہے۔

فہرست بیانات بقید توضیح اوسکی بابت حصۂ دوم موسوم بہ آئینۂ روشنضمیری

تمام شد

کتاب متضمن مضمون گیان خلاصہ ہر بید و شاستر و پران و تماشا سناسی کا واضح بیان

تصنیف صاف باطن و ستھرے ضمیر منشی جے دیال سنگھ صاحب رئیس خطہ کاروں ضلع غازیپور مسمی ہے

آئینہ مذہب ہنود

معروف بہ

مخزن برہم گیان

کہ پہلا حصہ اسکا مسمی بہ آئینہ تصوف اور دوسرا حصہ سوم بہ آئینہ روشن ضمیری ہے

مطبع منشی نولکشور واقع کانپور میں بحسن اہتمام مطبوع ہوئی

پرماتمانیمہ

مقولۂ گوسائین رام پرشاد جی اجودھیا باشی - یہ پدھیروری من ہیرا کاھیکو یہ نگر بسایو کاھیکو یہ گھیرا - راجا کون کون ہی پرجا کو کہان کرت بسیرا - پانچ پچیس جہان ایکو ناہین کہو شبد کن ٹیرا - برہم جیو کاہی کہلاوے کہو رام کبھی کیرا - بن سرور کے کمل لکھاوت بن جل چلت ہے میرا - بنا پنکھ کے ہنس ادھبت ہین نین نہا سُنھی ہیرا - بنا ٹھور یک محل عجائب بن تن پُرش کو ڈیرا - چاند سورج جہان ایکو ناہین لسندن ہوت ادجیرا - بنا رنگ کے چتر ادبھت ہین ادبھت لیکھت چترا - داس پرشاد سوئی گرپورا جو یہی پدہین نیرا - شعر بوعلی قلندر تا توئی کے یار گردیار تو + چون نباشی یار باشد یار تو + تو مباش اصلا کمال این ست وبس + تو درو گم شو وصال این ست وبس + اشعار گلزار ابراہیم چاہیے تجھکو اگر وصل صنم + دل کو خالی غیر سے کر یک قلم + ہو زمین و آسمان پر پردۂ نور + گر نہ دیکھے تو یہ ہی تیرا قصور + پردہ اس پر کچھ نہین اے ذی شعور + ہر طرف ہے موج زن دریاے نور + طبع کو ہے نوع بنوع کا جو خیال + ہے یہی بس مانع راہ وصال + ہین یہی پردے ترے اس نور پر + جس سے وہ تم کو نہین آتا نظر یہان سے آغاز کتاب ہے -

سری پرماتمانیمہ

نفس ناطقہ ناطق ہے کہ یہ گلشن دنیا دو اقسام سے پُر اور شگفتہ اور مختص دو قسم کے مخلوق سے متحول ہو۔ ایک وہ کہ جسنے اپنے کو صاحب تحریر اور توصیف سمجھ لیا اور نفس ناطقہ کے اقتدارات سے غافل مطلق ہوکے اپنے کو فاعل ہر فعل کا مفہوم کر لیا بالآخر جب دم مارنے اور سر ہلانے نہین سکتا معترف بقصور ہوتا ہی اور دوسرا وہ جو اپنے کو فاعل کسی فعل کا قرار نہین دیتا کیونکہ طاقتِ فعل باختیار آتما ہے بدین نظر وہ قائل نفس ناطقہ اور نفسِ ناطقہ قائل اُسکا رہتا ہے۔

دفعہ۲۔ جب تک عاشق و معشوق جدا ہین بے شک دو ہین اور جب یکجا ہوے درجۂ مواحدت مین بلا خیال قالب یکجان ہو کر محو ہو جاتے ہین اور وہ کیفیت احاطۂ تحریر و تقریر سے باہر ہے ویسا ہی آتما کا پہچاننے والا اُس مین محو ہو جاتا ہے اور اُس مذاق مین مستغرق ہوکے اپنے کو بھول جاتا ہے پس با ہوش متکلم ہوتا اور مدہوش نشہ آتما استغنا کے مرتبے کو پہونچکر خاموش ہو جاتا ہے۔

دفعہ۳۔ بدین تصور یہ مشتِ خاک بھی خاموشی کو گویائی سے نہایت عمدہ سمجھ کر اپنے پرمیشر کے تصور مین مست رہا کرتا تھا اور علانیہ کسی سے کسی امر کے اظہار کو موجب اپنے تضیع اوقات کا تصور کرتا تھا اور اوقات تصور مین خیر سمجھتا تھا مگر عوام ہند کے حال پر رحم کر کے نفس ناطقہ نے بیکاری مین اس ہیچمدان کو پکڑ کر ارشاد فرمایا کہ تجھ مین جسقدر علم آلہی یعنے برمھ بدیا بھرا ہوا ہے اُسکو ظاہر کر اور اپنے حسن جوہر سے عوام کو ماہر کر اور جس امر مین کہ تجھکو شک ہوگا اور اعانت کی استدعا وہ بغور غور تیرے آئینہ دل مین نقش و نگار سے منقش ہو جایا کرے گی ہر چند کہ اُس کوہ گران بار کے اُٹھانے مین بہت سا عذر پیش لایا اور عدیم الفرصتی جو باعث حضوری جناب پانڈے شنکر دیال صاحب تحصیلدار اور سب رجسٹرار بہادر کے لاحق حال ہین وہ بھی دکھایا مگر عقل کل نے کسی طرح نمانا اور راجہ جنک کی بدیہہ نظیرات دکھلا کر معقول کیا ناچار دل نے پرماتما کے حکم کو ضروری

اور قابل التعمیل سمجھ کر اس آئینہ مذہب ہنود کی تحریر مین قلم اُٹھایا اور ترجمہ بید و شاستر مین جسقدر اپنی لیاقت نے گواہی دی اور جزویات اور کلّیات بیرونی مین جس قدر مداخلت تھی اور جو کچھ الہام سے امداد ہوئی نہایت تہ کی بات کہ جسکو آج تک کسی گیانی اور فقیر اور فرشتے نے اظہار نہین کیا اور ہر متنفس اور گیانی جسکے اظہار اور توضیح سے عاجز اور قاصر رہتے آئے اور جن کو کہ معلوم بھی تھا ایسی بخالت کرتے رہے کہ شائقین کم شوق ہوکے اُسکے حصول سے نہایت معذور ہو جاتے تھے لہذا بنظر حل مشکلات عوام یہ فقیر قلم برداشتہ اون بیانات کو اپنے عقل کل کی اعانت سے لکھنا شروع کرتا ہے۔

دفعہ۴۔ یہ فقیر اس کتاب مین ایسے ایسے عقائد بیانون کو قلمبند کرتا ہے کہ جو خلاصہ بید اور بیدانت کے ہین بس بیدانتی اور صاف دل بلا لحاظ و خیال خوشی عوام جتہار ہمہ اور کے اظہار سے دریغ نہین کرتا ویسے ہی اس کتاب مین بعض مضامین بغرض تنسیخ طریق مُروّجہ و مستمرہ جو خلاف حکم بید کے ہین لکھے جاوین گے ہرچند جُہلا اور کم فہمانِ روزگار اپنی ناخوشی بلاشک ظاہر کرینگے مگر عقلا ضرور بخواہش پسند کرینگے کیونکہ وے سراپا معقول ہین۔

دفعہ۵۔ فیاضی نہایت عمدہ جوہر ہے اور اہل دنیا جب کمال خوش ہوتے ہین ایسی دولت بخشتے ہین جو تھوڑے عرصہ مین صرف ہو جاتی ہے اور یہ فقیر حقیر ایسی دولت ابد پائدار بلا تکلف اپنی خواہشون کے لیے بیدریغ دونون ہاتھون سے لُٹاتا ہی کہ جسکا لوٹنے والا تمامی عمر محتاج کسی غیر کا نرہے بلکہ دوسرے اُسکے دست نگر رہین اور جو کہ اس کیسہ خزانہ عامرہ کے زر کو نہ لوٹے گا ہمہ عمر ہاتھ ملتے ملتے پچھتائے گا کیونکہ ایسے لالی آبدار اور گوہر شاہوار رایگان اور بلا احسان دینے والا کہان پائے گا ورنہ اس عالم مین پیدا ہونے کے نتیجے سے بے لطف اوٹھائے محروم رہجائیگا۔

دفعہ۶۔ واہ کس خوبی اور کیسے درجہ کی بات عمدہ ہی کہ حسب مقولہ حکمائے سابق بعلم برمہ کو پہچان نہین سکتے اور عقلا برمہ شناسی کے درجے پر فائز ہوتے ہین ویسی ہی اس کتاب کے شائقین کی نسبت تصوّر کرو کہ غافل وے ہین کہ اسکے شرف مطالع سے

دولت ابدپائدار بلا مکلف حاصل کرینگے اور حضرات بعلم دہی ہین کہ جو خلاصہ بید و بیدانت اسمین پڑے اسکے پڑھنے کی جانب اپنے دل کو رجوع نہ لاوینگے۔

دفعہ ۷۔ ہر شخص اولاد کی خواہش مین پرمیشر کو بھول کر ہزارون روپیہ صرف کرکے اون دھو کہ بازون کی دعا کے متمنی رہتے ہین کہ جن سے اُسکا حاصلات کبھی غیر ممکن اور حاصل بھی اُسکا ناپائدار محض اور یہ فقیر ایسا لڑکا خورشید رو کہ جو ہمیشہ اپنے شائقین کو نوع بنوع کی فرحت بخشا کرے بخشتا ہے کہ جو پشتہا پشت شائقین کو جیون اور مرن سے آزاد کر دیویگا

دفعہ ۸۔ عوام اپنا وقت اشغال دنیوی مین کہ محض نقش بر آب ہین برباد کرتے ہین اور یہ ہیچ میرز اپنا وقت ایسے شغل لطیف مین کاٹتا ہو کہ دین اور دنیا دونون ناچیز معلوم ہوتے ہین باوصف اِسکے کہ یہ نالائق دس روپیہ کا محرر رجسٹری تحصیلی اہرولا ضلع اعظم گڈھ کا ہے اس کم بضاعتی مین ایسا قانع اپنے پرماتما کا رہتا ہے کہ سلطنت ہفت اقلیم کو اپنے مکان کا پا فرش سمجھتا ہے بقول دیوان ناصر علی بادشاہیہا ہمہ فرش است در ایوانِ ما۔

دفعہ ۹۔ ہر شخص اپنے ایک طریقۂ مذہب کا پابند اور مقلد ہی اور یہ فقیر کُل مذاہب کی زنجیرون کا کھولنے اور باندھنے کا قادر ہے۔

دفعہ ۱۰۔ ہر بشر فکر دوزخ اور بہشت مین مبتلا ہے اور یہان دونون ناچیز او مساوی رتبہ مین ہین کیونکہ اُسکی کچھ خوف اور خواہش نہین ہے۔

دفعہ ۱۱۔ ہر ایک اپنے معبود کو ایک مقام پر دیکھتا ہے اور اس دیوانہ کا یہ مذہب ہے شعر
یار کو مین نے جا بجا دیکھا + کہین ظاہر کہین چُھپا دیکھا۔

دفعہ ۱۲۔ ہر شخص دولت جمع کر اپنے پاس رکھتا ہے اور یہ نالائق دنیا اپنا زر مکسوبہ طبع کرانے اس کتاب مین کہ فیض بخشی عام سے غرض ہی صرف کرتا ہے۔

دفعہ ۱۳۔ اب نفس کُل کا ارشاد ہے کہ اپنا نام اور نشان اور خاندان ہم شائقین کو مطلع کر دو تا کہ دوسرے لئیقون کو بھی شوق ترجمہ بید و بیدانت و انطباع کا اُسکے غالب ہو۔

دفعہ ۱۴ - یہ کمترین زلہ ربائے فیض درویشان لالہ جبیدیال سنگہ پسر لالہ گنیش پرشاد صاحب
ابن لالہ نرائن دت صاحب ساکن خطۂ لطیف کاردن پرگنہ گڑہ ضلع غازی پور قوم کائستہ
سری باستب برن پنجم ہی اور اسی خاندان عظیم مین باباشیورام صاحب بشنو درویش کامل
رسیدہ بارگاہ پرماتما اور مقبول حضور آتما کہ جنکے چیلے باباکنیارام ہوے اور اون مہاپرشونکے
طریقے پر روزمین پر آجتک نہایت خوبی سے قائم ہے ہوگئے ہین قس علے ہذا اس فقیر حقیر مین
جو نور پرماتما محلول ہے کچہ تعجبات سے نہین بلکہ خاندانی ہے اور اس خاندان اقدس سے
عہدۂ قانون گوئی کو عہد شاہان مغلیہ سے فخر اور عزت ہے۔
دفعہ ۱۵ - اس ناقدر محض کو چندے رفاقت لالہ تلکدہاری لال صاحب روشن صفت
اور آزاد درویش ہموطن بندہ بعدہ شاہ فرحت علی متوطن تکیہ غلام علی شاہ کی رہی کہ جنکی رفاقت کا
یہ نتیجہ جلوہ ظہور مین نمود ہوا ہے بقول دیوان ناصر علی مصرعہ ہر کہ تعظیم فقیران کرد سلطان میشود +
دفعہ ۱۶ - اس صحیفۂ شریف کا نام آئینۂ مذہب ہنود ہی اور اسمین دو حصۂ معین کئے گئے ہین پہلے
حصہ کا نام آئینہ تصوف اور دوسرے حصہ کا نام آئینۂ روشنضمیری پہلے کا نام آئینہ تصوف
اس تحقیق اور ثبوت سے رکھا گیا ہی کہ اسمین مراتبات ریاضت اور طریقۂ اتصال پرماتما کے
بیانات درج کیے گئے ہین اور دوسرے کا نام جو آئینۂ روشنضمیری رکھا گیا ہے وہ اس
تمہید سے کہ اس حصہ مین طریقہ نمایش اور پیدائیش روشنضمیری اور غائب بینی اور پیشینگوئی
مدارج اور قواعد مشرح لکھے گئے ہین کہ جسکا مذاق درس سے کما حقہ معلوم ہو ویگا مختصر
توضیح مین کیونکر ممکن ہے۔

مختصر توضیح اصول مذہب اہل ہنود

دفعہ ا منشی حقیقی جو وقائع نگار قدیم ہے فرماندہ ہے کہ قبل تحریر کسی بیانات کے پہلے
اس امر کا بیان کہ مذہب معظمۂ اہل ہنود کا اصول کیا ہی مشرح لکہا جاوے اور شرح احدیت
پرماتما از روے بید و بیدانت جو محقق اور مقدم ہے اور وہ باعث کثرت رائے رکہنیشران
بنوع دیگر ہو کر اسکی صورت اصلی کا تغیر مثل جوہر اور عرض از روی شاسترون کے ہوگیا ہے
مفصل کیا جاوے اور جو پردۂ نقص باعث عدم استدراک مضمون اصلی احدیت پرماتما ہر ایک

بشر کے دل پر پڑا ہوا ہے تشریح بیانات عمدہ سے اُٹھا دیا جاوے اُنکو حسب دفعات ذیل کے لکھتا ہون۔

دفعہ ۲۔ واضح ہو کہ اس عالم کے شروع پیدائش سے یہ دین مقدس ازلی اہل ہنود کا ہے اور از روے بید اور بیدانت پرمیشر کو جو آفریدگار ہر سہ عالم و مظہر تمامی مظہرات و موجد کل موجودات کا ہی واحد اور از خود موجود ہونا اور فاعل ہر فعل کا سمجھنا یہ اصول مذہب ہنود ہی۔

دفعہ ۳۔ بیدین پرمیشر فرماتا ہی کہ ایکو ہم دو تیو است چنانچہ اسی قول شرف کی تائید پر تمامی گیانیون اور بیگیانیون کا فعل اور پابندی ہی پس جو کوئی سواے ایک فریدگار عالم کے دوسری کو پوجتا ہی یا کسی قسم کی غیرون سے امید رکھتا ہی وہ جاہل مطلق اور گمراہ محض ہی کیونکہ آتما قائم جاودان اور حاجت برآر مخلوق ہی اور دوسری مخلوق معرض ہستی محتاج آتما اور غیر اختیاری حاجت برآری ہین وجہ ظاہر ہی کہ وے سب فنا کی غذا مین آئے اور آوینگے اور بالعکس سمجھنے والے بھی کتنے مرے اور مرتے رہینگے اور جس نے اوسکو فہم سمجھکر پہچانا اور پہچانینگے ہمیشہ زندہ رہے اور زندہ رہینگے۔

دفعہ ۴۔ زمانہ سابق مین جب رکھیشرون کا دورہ اور زمانہ تھا اس پردۂ زمین پر بدرجۂ غایت تھے اور ہر ایک راجہ اُنکی ہدایت کے مطابق فرمان روائی کرتا تھا اُن لوگون نے اپنے علم اور عقل کے زور سے چھ شاستر اور اٹھارہ پوران بنائے اور اُنکی تصنیف سی اصلی غرض اپنی پردہ مین یہ رکھی کہ حقائق ہر ایک دیوتا روایات معلومہ ہر ایک بطور ودائت معلوم ہوتی رہین نہ کہ اُسپر کسی کا عمل بلا مفہوم اُنکی علت غائی کلام کی ہو مگر رفتہ رفتہ باعث کم فہمی کے عوام نے اُسپر عمل کرنا شروع کر دیا اور بوجہ نہ پڑھنے بید اور بیدانت کے اصلی کیفیتون کی باریکیون کے دریافت سے مجبور اور ناچار ہو گئے اور پرتمان پوجن اور دیگر طریقہ خلاف بید کے رواج اور رونق غایت مرتبہ کو ہو گئی تا اینکہ تمامی اقالیم مین رواج بت پرستی زیادہ پھیل گئی ہر ایک مذاہب والے جو بالفعل دیکھنے مین آتے ہین سب کی قدیم کتابون سے ظاہر ہے کہ سابق کے لوگ سب پرتما پوجن کرتے تھے یعنی محمد پیغمبر کے باپ اور چچا اور تمامی عرب اور فارس وغیرہ کے سکنا اور انگلینڈ اور فرانس والے سب اس شغل

بت پرستی مین مشغول رہے تھے اور اسی کو پرمیشر کی عبادت سمجھتے تھے چنانچہ ہنوز بہتیرے ملکون مین رواج آتش پرستی اور سورج پرستی اور بُت پرستی وغیرہ کم وبیش ہر جگہ پہ جاری ہے پس راقم کی راے مین بھی افعال بالا کی تقلید بہ مفہوم پرمیشر یا مقبول آتما یا سالک طریقہ پرماتما خلاف مصلحت ہے کیونکہ یہ سب فعال آتما شناسی سے غافل کر دیتے ہین گو کہ عقلاے سابق نے بنظر رجاع طبیعت بعض فرد بشر نے اس طریقہ کو پیدا کیا کہ عشق مجازی کے توسل سے عشق حقیقی کا ظہور ہو جاویگا مگر مقلدان بے عقل اُنکے دماغ تصور تک نہ پہونچکر درمیان اس راہ دشوار گذار اس درجہ الجھ گئے کہ جس سے نکلنا اونکا مثل مرغان مبتلاے دام بلا کے دشوار ہو گیا اس بیان سے بالاجمال مین اس امر کی تشریح بھی نہایت ضرورت ہے کہ عقلاے سابق نے کس امر کو مخفی کرکے اس طریقے کو جاری کیا تھا وہ یہ ہے کہ ہر شخص کو نور جمال پرماتما دکھانا یا یہ تو اُسکے حسن لطیف کا لکھانا محض نازیبا مفہوم کرتے تھے اور ہر شائق کو جانب محبت کشی نوع بنوع بطریق مختلف رجوع کرتے اور ہادی ہوتے تھے مگر جیسے کہ انقلاب زمانہ سے قطب اپنے مقام مختص سے جنبش کر جاتا ہے ویسے ہی سمجھو کہ یہ سب قدیم طریقے بھی اپنے مقام سے جنبش کر گئے اور بجاے اُنکے عمدہ طریقے مشاہدہ پرتو نور پرماتما اور آتما بینی کے آئینہ تصوف کے بیان نمبری پانچ اور نو اور تین مین لکھے گئے ہین تو بس سمجھو کہ جب پرماتما کے نور کا دیدار میسر ہوا تو پھر کیا ضرور ہے کہ اصل طریقے و عمدہ راستے کو چھوڑ کر کوچہ ضلالت مین بھٹکے اور ٹھوکر کھانے پھر وہان البتہ اس حالت تک رہنا تھا کہ جب تک ہادی کامل مثل راقم کے تمکو نہ ملا تھا تمثیل چھوکریئین گوڑیا جبھی تک کھیلتی ہین کہ جب تک اُنکی شادی نہین ہوتی اور دولت ہم آغوشی سے مشرف نہین ہوتین اور جب کیفیات زوج سے واقف ہو جاتی ہان پھر قاعدہ قدیمہ کی تقلید نہین کرتی ہین العاقل تکفیہ الاشارہ۔ درخانہ اگر کسی ست حرفے بس است۔

دفعہ ۵۔ اب یہ بات سمجھنے کی ہے کہ دین ہنود مین سواے ایک پرمیشر کے اور کسی سے کچھ غرض رکھنا یا سجدہ یا تعظیم معبودانہ بجا لانا از روے بید جائز نہین ہے اور دوسرے مذاہب والے ایک ایک پیغمبر متوفی کو اپنا شفیع بقول اُنکے مقولات خیالات کے جانتے ہین اور اُس پرمیشر سے کہ جو اُنکے پیغمبرون کا بھی شفیع ہے شفیع جانتے کاش جانتے بھی ہون تو نہین مانتے

اور بنظر خندہ زنی حضرات مخالفین گیان خواہ مخواہ طریقہ آبائی کے ایسے پابند ہین کہ باوجود مفہومات اور معلومات علت نمائی کلام پیشوایان جس سے نکل نہین سکتے کیونکہ اس دام سی نکلنا بغیر برمہ گیان کمال غیر ممکن ہی اور جب تک حضرات گم شدہ راقم کی تحریرات دام شکن پر بغور دھیان نکرینگے تب تک رہائی اُنکی پابندی طریقہ آبائی سے کٹھن دشوار ہے اس توضیح سی بھی واضح ہے کہ مذہب اہل ہنود سب مذہبون سے اعلی اور قدیم اور عمدہ ہی کہ جسمین بلا شرکت غیرے وحدانیت بھری ہوئی ہی اور اصول عمدہ ایک یہ ہی کہ بید مین مذہب منحصر ہی کہ بجبر لاشریک پرماتما کے اور کسی کو کچھ دست اندازی اُسکی اہتمام اور انتظام مین نہین ہے اور اُسکا محتاج تمامی مخلوق چہ جوگیشر اور دیوتا و پیغمبر اور اولیا سب ہین اور اُسکی ماہیت پر آج تک کسی کو علم نہین ہوا اور جسکو علم ہوا وہ محض بے زبان ہو گیا بمصداق اسکے قول نظامی ہے شعر ستاند زبان از رقیبان راز ٭ کہ تا راز سلطان نگویند باز ٭ سعدی کا کلام ہے مصرعہ آنرا کہ خبر شد خبرش باز نہ آمد ٭

دفعہ ۔ اوپر بتا چکا ہون کہ دین ہنود کا اصلی جزو پر ۔ تما پوجن نہین ہی اور دوسری مذہب والے اس مذہب مقدسہ کو صرف باعث بالائے معترض قرار دیتے ہین حالانکہ وہ ناواقف محض اور نامحرم مطلق صرف ناواقفان بید اور بید انت کے طریقے کو دیکھکر اصول مذہب ہنود کا پرتما پوجن ہی کو سمجھتے ہین اور لاعلمان مذہب اہل ہنود جو برائے نام ہند وہین گمراہانہ پرتما پوجن ہی کی تائید اپنی تقریرات مین کیا کرتے ہین حیف ہے اُن حضرات بیعلوم کے اوقات و تقریر پر ۔

دفعہ ۔ اب علان اس کا بھی ضرور ہی کہ مذہب ہنود مین پرتما پوجن ایک طریقہ صرف ناواقفان بید کے جی لگانے کے واسطے عقلائے سابق نے اختراع کر دیا تھا اور دقوع اس فعل کا بحکم کسی بید کے ریچون کے نہین ہی دیکھو گیان پرکاش مین منشی کنہیا لال صاحب الکہدہاری نے بھی ممانعت کر کے ایسے مقلدون پر حیف ظاہر کی ہی الحاصل بیدوان و بیدانتی سوائے پرماتما کے اور کسی سے کچھ غرض یا تمنا رکھنا بالکل فضول و محض لاینفع سمجھتے ہین بس اے برادران ہند اپنی زندگی چند روزہ کو برباد نہ کرو اور عقل سلیم سے ہر ایک نیک و بد کو ملحوظ رکھو اتما شناسی جو مدار انسانیت اور عقلمندی ہے غافل اور مہمل انکار نہ ہو اور نہایت

آسان آسان ترکیبین جو اس کتاب مین راقم نے بلا نجالت مری شرح کی ہی اولاً فہرست پر ہو نہ ان بعد استعمال سے حظ وافی اوٹھائو۔

دفعہ ۸۔ الغرض منشاء بیان دفعات بالا یہ ہے کہ مذہب اہل ہنود کا مدار اوپر بید کے ہے نہ اوپر شاستروں کے تو پس بمقابلہ قول پرمیشر کے آدمیون کے کلام کو کیا مناسبت ہے مصرع چہ نسبت خاک را با عالم پاک۔

دفعہ ۹۔ بادی النظر مین راقم کا لکھنا حضرات کوتہ اندیش پابندان منقول کے نزدیک عمدہ اور مناسب معلوم نہووے گا بلکہ مجکو دہریہ وغیرہ ناقص اسماء سے ملقب کرینگے مگر جبکہ وہ اس بات کو غور کرینگے کہ ہزار ہند و جو مسلمان اور کرستان ہو گئی اور ہوتے جاتے ہین اسکی کیا وجہ ہی اور دوسرے مذہب والے اپنی مذہبون کے نقائص کو مخفی رکھکر انکو کیا سمجھاتے ہین کہ جسکے باعث سے وہ دوسرا دین قبول کرتے ہین اور ایسا نفس ور قدیم مذہب بلا سبب سمجھے چھوڑ دیتے ہین تب البتہ بندہ کے لکھنے کو اصلی دماغ تحریر فقیر سمجھ پہونچکر بدل تائید کرکے مداح ہونگے اور برہما برمھ گیانی کا خطاب دیوینگے

دفعہ ۱۰۔ راقم یہ نہین کہتا کہ کوئی اسکی تعریف کرے صرف اصل غرض یہ ہے کہ اگر وے اپنے نفس ناطقہ اور اپنے مفہوم غیر وجود کی مقدرت کو سمجھین تو پرارتھنا کرکے انکو مطالعہ کتب ہذا کی جانب رجوع کرنے مین ساعی ہون اور بنظر مآل اندیشی اپنی آل و اطفال کو یہ کتاب پڑھا دین کہ جسکے استعمال کے باعث سے انکی روشنی قلب جو غیر منور ہو رہی ہے منور ہو جاوی یعنے اپنی اصلی مذہب کو خوب سمجھ کر اور متروکات سے مبرا ہو کر پرماتما کے دھیان مین اپنے کو مشغول کرین اور شرف دھیان سے مشرف ہو کے پرم آنند کے درجہ کو پہونچین۔

دفعہ ۱۱۔ حضرات جاہل اور صاحبان کوتہ اندیش بادی النظر مین سمجھین گے کہ یہ کتاب واسطے جوگیشروں اور فقیروں اور مردان مرتاض کے تصنیف کی گئی ہی اور دنیا دارونکی لیے نہین ہی بجواب انکے کہتا ہون کہ جوگیشر اور فقیر کے دم نہین ہوتی ہے جو ایشر پرماتما مین دھیان لگاتا ہی اور اپنے مالک یعنے فاعل حقیقی کی تلاش مین رہتا ہو وہی فقیر اور جوگیشر کہلاتا ہے اور اسطرح پر پابند ہونیکے واسطے کچھ دنیا دار اور گرہست کی قید نہین ہے

دنیا دار اور مرد مرتاض مین صرف اسی قدر فرق ہی کہ دنیا دار پرماتما کی تلاش اور محبت مین
کم رہتا ہی بلکہ بعض بالکل بے خبر رہتے ہین اور مرد مرتاض کارخانۂ دنیا کو نقش بر آب سمجھکر سب
کام جہان اور جہانیان کا کرتا ہی مگر دل سے اُنکو غیر ثبات اور ایک طلسم اور حباب سمجھکر ہمہ تن
پرمیشر مین دھیان لگائے رہتا ہے اور اپنی کو فاعل کسی فعل کا قرار نہین دیتا اور یہ کچھ ممانعت
نہین ہے کہ دنیا دار کو دیدار نور جمال پرماتما میسر نہو صرف ارجاع دل ور اطمینان خاطر شرط ہے
سعدی کا قول ہی شعر حاجت بکلاہ برکے داشتنت نیست ❊ درویش صفت باش وکلاہ تتری دار
دیکھو باباشیوا رام صاحب کیسے عمدہ دنیادار مرد کامل عیار تھے کہ جنکی پوتھی بھگت جیمال تصنیفی موجود ہی
اور انھین صاحب باکمال کے چیلے باباکنیا رام ہوے کہ جنکے طریقے کس خوبی سی تمام اقلیم مین پھیلے
ہوئے ہین سوائے باباشیوا رام صاحب کے اور بھی بہوتیرے فقیر کامل خانہ دار ہوگئی ہین کہ جنکی
تفصیل موجب طول عمل ہی اتنا ہی کافی ہے کہ ہر شخص نے قصہ راجہ جنک بدہ اور کبیر داس کا
سنا ہے ضرورت تحریر مشرح کی نہین ہے۔

بیان آتما و ظہور وحدانیت و دلائل احدیت پرماتما و تفریق مفاصل لفظی آتما و برہم آتما

ناحق حقیقی ملہم ہی کہ کوئی حکایت نادر اور روایت لطیف بغیر انکشاف و توضیح کسی بشر پر واضح
نہین ہوتی اور سب بیانات سی مقدم بیان آتما ہے بدین نظر ضروری اور واجب ہوا کہ
بیان آتما زیب صفحہ ہو لہذا بدفعات ذیل لکھا جاتا ہے اور پردۂ ظلمت ہر فرد بشر کے
دل سے اُٹھایا جاتا ہے۔

دفعہ ۱۔ آتما تمام موجودات کا موجد اور سب مین موجود اور تمامی مخلوق کا صانع ہی اور اُسکی
کوئی صورت اور کوئی مقام نہین ہی پس محل حیرانی ہے کہ کس طرح اُسکی نشاندہی کیجاوے
اور کس طرح شائقین کو دکھلایا جاوے کیونکہ وہ آنکھون سی نظر نہین آتا ہی عقل سلیم اور
ذہن رسا سے پہچانا جاتا ہی قطع نظر اُسکے انسان نشاندہی اُس شے کی کر سکتا ہی جو حواس
ظاہری اور باطنی سے محسوس ہو سکتا ہی اور تردید اُسکی کر سکتا ہے جسکو امکان بشری ہو

اپنے احاطۂ تصرف مین لاسکتا ہے اور وہ نفی اور اثبات سے بالا ہے۔

دفعہ ۲۔ جیسے کہ آتما کی صورت دکھلائی نہین جاتی ویسے ہی اُسکے وصل کی لذت بتلائی نہین جاتی لیکن جس طرح وہ سب سے اعلےٰ ہے اُسکے وصل کی لذت بھی ویسے ہی درجہ اعلےٰ رکھتی ہے پس وہ ایسا لطیف اور لطیف تر ہے کہ جسکی کیفیت حد بیان اور توضیح سے بالا اور مبرّا ہے۔

دفعہ ۳۔ اندر اور باہر تمام اشیاے ساکن اور متحرک کے وہی ہے مگر بسبب کمال لطافت کے نظر نہین آتا چونکہ حد سے زیادہ نزدیک ہے پس بسبب قربت محض کے دکھلائی نہین دیتا اور وہ فی الحقیقت محیط تمام مخلوق اور غیر مخلوق کا ہے مگر اعمال کے نتائج سے خواہ نیک ہون یا بد اجسام مین مقید ہے اور جُدا جُدا ہر جسم مین نظر آتا ہے ورنہ در اصل وہ نہایت لطیف اور واحد ہے اور کوئی شے علیحدہ ایسی نہین کہ جس سے تشبیہ دیجاوے پس سمجھو کہ جو کچھ ہے وہی آتما ہے اور عین باطن اور حق ہے پس انسان کو چاہیے کہ وہ کمال حاصل کرے کہ اُسکی صفت حلول کرے پھر تو اپنے تئین آپ پہچان لیوے۔

دفعہ ۴۔ جس طرح سے ہوا بسبب لطافت کے باآنکہ ہر قسم کی جگہ سے محیط ہے مکدر نہین ہوتی ہے اسی طرح سے آتما قیام اجسام سے مکدر نہین ہوتا بلکہ آزاد رہتا ہے۔

دفعہ ۵۔ انسان کے جسم مین جو نفس ناطقہ قدیم محلول ہے وہ نور پرم جوت ہے لیکن وہ اس جسم کے حلول کے باعث مطلق سے مقید ہوگیا ہے پس جب حواس اور دل سے لذات محسوسات کو ترک کرے اور بالکل خیال محسوسات بھی چھوڑ دیوے اور عقبے اور بہشت اور دوزخ اور جیون مکت اور بدیہہ مکت تک کو محسوسات کے ذیل مین سمجھے اپنی اصل سے جاملے جیسے کہ سورج اور چندرمان اور جمیع کواکب اقتباس نور کا کرتے ہین اور وجہ ظاہر ہے کہ کُلّ شئے یرجع الی اصلہ۔ ویسے ہی عارف ادراک معقولات کرکے اپنی روح اور طبیعت کو کہ عبارت نفس ناطقہ سے ہے دیکھتا ہے اور جاہل ہر چند حرص اُسکے دیکھنے کی کرتا ہے لیکن بسبب عدم ادراک معقولات اور عدم دریافت غوامض محسوسات باز رہتا ہے۔

دفعہ ٦ - عاقل اپنے قیاس مستجل کے تقویت سے جسطرح دوسرے کے دل کی بابت اور شدنی اور گذشتہ واقعات کو دیکھ اور سمجھ لیتا ہے ویسا ہی آتما کو بھی دیکھ لیتا ہی پس جو عقل رسا اور ذہن ذکا اور تصفیہ قلب کرنے کی لیاقت کا حصہ رکھتا ہوا ور اپنے دل منور کو اس کو مطیع اپنا بنا چکا ہو یا ایام استعمال کے دوران مین ہو وہ بلا تکلف اس محبوب عزیز عالم اور ہر دل مرغوب سے ہم آغوشی کے قابل ہے۔

دفعہ ٧ عقلا کارخانۂ دنیا کو ایک طلسم بے ثبات سمجھتے ہین ویسے ہی جب شائق پرماتما محسوسات کو فانی سمجھے اور مصنوعی تصور کرے اور محنت اور تردد سے دل کو ہٹا دے اور خلوت مین جلوت ہیچ دکھلاوے اور تقلیل غذا اور خاموشی یا کم سخنی استعمال مین رکھے اور بدافعالیون سے محترز اور کنارہ کش رہے اور خودی اور ظلم اور نخوت اور سستی اور غفلت کو چھوڑ دیوے اور ہمیشہ اور ہردم تصور پرماتما مین محو رہا کرے بیشک اور بلاشبہ مقبول پرماتما ہو جاوے

دفعہ ٨ - جو لذات محسوسات کو چھوڑتا ہے اور دل کے آئینہ کو محسوسات کے زنگ سے پاک کرتا ہی وہ پرماتما کو پہچانتا ہے۔ شعر زنگ امکان سے ذرا آئینہ دل صاف کر۔ شاہد معنی کی اس مین دیکھ پھر جلوہ گری۔

دفعہ ٩ - وہ درخت جو لازوال ہی اسکی جڑ اوپر کو اور ڈالیان اور پھول اسکے نیچے کو اس صنعت اور خوبی سے پیچیدہ ہین جسکا دل اور آخر اور اوسط نظر نہین آتا اور اس درخت پر چڑھنے کے لیے آزادی محسوسات ایک عمدہ ذریعہ ہے جو اس درخت پر چڑھے وہ وہان پہونچے جہان اسکا مبدا ہے پس جو کہ تعلقات محسوسات کو قطع کرے اور حواسون کو ضبط رکھے اور مہارت علم الٰہی یعنے برمھ بدیا کا کیا کرے اور لذات محسوسات کو بالکل چھوڑ دیوے اور رنج اور راحت کو مساوی سمجھے وہ اس درخت پر چڑھے اور اس مقام کو پاوے کہ جہان سے پھر واپس نہین آسکتا کوئی حضرت ناواقف رمز فقرا ایسا خیال نکرین کہ کسی نے اس جمیل بے تمثیل کو دیکھا نہین ہے یہ مفہوم غلط ہے کیونکہ جسکو صفائی قلب حاصل ہوے اسکو دیدار اس نازنین کا نصیب ہوا بلکہ ہم آغوشی ہوئی سے

اطلاق دوئی اُسکے فہم سے جاتی رہے۔

دفعہ ۱۰۔ جسنے اُس نور منور یعنی آتما کو پہچانا وہ تمام سے آزاد ہوا لیکن جبتک تمام محسوسات کا خیال دل سے جاتا نہو ہے وہ نور دل مین جلوہ گر نہین ہوتا پس ضرور ہے اور لازم ہے کہ ہر فرد بشر کہ جسکو شوق اتصال محبوب ہو سوائے خواہش اتصال اُسکی اور کسی قسم کی خواہش اپنے دل مین نرکھے اور ایسا مسرور اُس تصور جان جان مین ہوجاویگا کہ ہردم اُسی کا تصور نقش جگر ہوجاوے تب وہ معشوق ہاتھ آوے۔

دفعہ ۱۱۔ آتما لاثانی ہے اور نہایت لطیف اور بے حرکت اور کل شے مین محیط لیکن بغیر سوچ اور بچار آسانی سے اُسکی حقیقت معلوم نہین ہوتی اور حواس ظاہری اور باطنی اُسکو پکڑ نہین سکتے ہین کس واسطے کہ حواس خلقی ہین اور آتما غیر مخلوق پس مخلوق غیر مخلوق کا محیط نہین ہوسکتا۔

دفعہ ۱۲۔ جو تحریر اور تقریر مین آتا ہے اور شبد اور سپرس اور رنگ اور گند رکھتا ہے وہ حادث ہو اور جو ان سب سے منزہ ہو وہ قدیم ہے اور وہ از خود موجود اور کل شے کے اندر اور باہر خلیط اور محیط اور کسی سے متنفر نہین ہوتا اور نہ کسی سے محبت رکھتا ہو کیونکہ دو شخص جب ہوتے ہین اور اُنکا خلق بنوع دیگر ہوتا ہے تو ایک دوسرے سے محبت یا نفرت کرتا ہے اور جو ایک ہی ہو وہ نفرت کس سے کرے اور اُلفت کس سے۔

دفعہ ۱۳۔ جو دل مین مقیم ہے اور کل شے مین موجود اور کل کو محیط ہو وہ گیان اور علم کے آنکھون سے نظر آتا ہے مگر ان آنکھون اور کسی حس سے محسوس نہین ہوتا وجہ یہ ہے کہ وہ دل دانا سے بے حجاب و بے شرم ملتا ہے اور حجاب و شرم اس بارگاہ مین فقط جہل و نادانی ہے چاہیے کہ جہل کو دور کرا اور تابع معقولات ہو کر آتما کو اندر دل کے مشاہدہ کو تا کہ عاشق صادق موسوم ہو کیونکہ جیسے چراغ کی روشنی سے گھر کے تمام اشیا نظر آتے ہین ویسے ہی آتما کے گیان سے تمامی موجودات اور مخلوقات کی حقیقت پیش نظر ہو جاتی ہے اور ایسا آتم گیانی کبھی محتاج غیر نہین ہوتا کیونکہ آتما محتاج غیر نہین ہو تو پھر اُسکا شائق اور حبیب کیونکر محتاج ہو سکتا ہے۔

دفعہ ۱۴۔ واضح ہو کہ دفعہ ۱ سے دفعہ ۱۳ تک جو بیان آتما کیا گیا یہ صرف بنظر ضرورت سمجھانے

عوام کی ہے ورنہ وہ الکہ اور اگنہ اور انربچنی اور تمامی ملفوظات اور اسماء ہین جنترہ ہے
پس کچھ مختصر سا بیان اسکے اور لطف درجہ کہ جس مضمون کو سالگین رگھشر بنوراجہ بریدرتہ
کو سمجھایا اور وہ ترجمہ ہر چہار بید یعنے الکہ پرکاش کے دسوین اپنکہد مین مبندرج ہے
لکھتا ہون بنظر غور تفریق مفاصل بفضلی آتما اور رنج آتما کو دیکھو دایہ نمود سب جھوٹھ ہے فقط
آتما سچ ہے (۲) عوام الناس عام اس سے کہ علم اور عقل رکھتے ہین یا جاہل مطلق ہین سب
کرم اور اوپاشنا اور جوگ اور تپ کے نتایج کے متوقع رہکر آتما شناسی جہان سب سے
نیاری ہی غافل ہین اشارہ جانب بریدرتھ اور ہامعین حال۔ (۳) تو بھوڑا
غور کرکے سمجھ کہ جب وہ مفہوم ذہنی اور ہوا اور تو اور تب اسکی تلاش کی فکر بھی ضرور ہو اور
اسکی ملاقات کی تدبیر بھی لازم اور رجگ ورجوگ اور اوپاشنا بھی واجب اور جب تو اور
وہ ایک ہی ہے اور دوئی کو اسمین دخل بھی نہین اور وہ جان ہے اور تو جسم ہے اور
وہ جسم ہے اور تو جان ہے اور وہ جسم ہے اور تو عکس ہے اور وہ عکس ہے اور تو جسم ہے
اور وہ مغز ہے تو پوست ہے اور تو مغز ہے اور وہ پوست ہے تو پھر کون کسکی تلاش کرے
توضیح جب دو شخص ہون تو ایک دوسرے کو تلاش کرے اور جب خود ایک شخص کو ہمہ
صفت موصوف ہی اور محتاج کسی کا نہین پھر تو وہ کسکو تلاش کرے وہ تو اپنی ہی کو ہر جگہ
براجمان اور پرکاشوان دیکھ رہا ہے کیونکہ جس قدر مخلوق اور غیر مخلوق اشیا ہین سب مین
وہ پُرا اور محیط ہی قطعہ از منشی شیو شنکر لال صاحب (۵) آنانکہ رموز حق بدانند + خود راز خدا
جدا ندانند + اینانکہ قرس دوئی دوانند + نادان شدید بگیان اند + (۴) دریا مین جو
موجین اُٹھتی ہین اور حباب بنتے ہین دریا کو کیا تلاش کرتے ہین اور دریا سے باہر کب
ہوتے ہین۔
(۵) جب یہ تیری سمجھ مین آجاوے پھر تجھے جگ اور تپ اور کرم اور اوپاشنا کرنا حرکت
فضول ہے اور یہ مشق پریشان بے سود ہے وا رسومات بالا جہلا کے ڈرانے اور بھلانے
کے لیے ہین گپ انی کو جتھا رتھ گیان ہے اور وہی سرور ہے اور وہی مکٹ ہے
وسے قاعدہ یہ ہے کہ جب اہنکار جاتا رہے دوئی زائل ہو جاتی ہے کیونکہ جب کسی نے

اہنکار سے اپنی میں کچھ سمجھا اور آتما کو ادھر تلاش کیا اور نتیجہ کلام یہ ہی کہ جب انانیت محو ہوے
یکتائی خود بخود پیدا ہو جاتی ہی اور دوئی دور ہو کر وحدانیت آجاتی ہی جیسے خودی چھوٹ جانیسے
بیخودی ہو جاتی ہے دفعہ ۴ ۔ اے متلاشیان آتما سمجھو کہ دریا اور موج اور حباب تم ہی ہو دوسرا
کوئی نہ تھا اور نہ ہے اور نہ ہو گا پس جس آتما کو تو تلاش کرتا ہے وہ تو ہی ہی

نمبر ۳ بیان اجتماع دل مع فوائد اسکے اور تعریف گردش دل اور برگھاے اسڈل مع وقوع واقعات اُس کے

یہ دل نہایت لطیف اور عجیب اور غریب خاصہ کا رکھنے والا ہے اسکی کیفیت اُسکے سمجھنے والے پریم پد کو بلا تکلف پہونچ جاتے ہین ۔

دفعہ ۱ ۔ جب آدمی کے مزاج سے پراگندگی دور ہو جاوے اور اجتماع خاطری حصول ہو اور حواس خمسہ ضبط مین در آدین اُسی حالت کا نام اجتماع دل ہے ۔

دفعہ ۲ ۔ باقی رہا یہ سمجھنا کہ اجتماع دل سے کیا فائدہ حاصل ہوتا ہے وہ یہ ہی کہ یہ دل جسکو من کہتے ہین کروڑون کوس بے پر کا اوڑتا اور بے پیر کا دوڑا کرتا ہی یعنے نہایت سریع السیر ہی اور ابھی جا دین تمامی عجائبات اور نفائس ہرسہ عالم چہ متخیلہ اور چہ غیر متخیلہ سبکو دو بدو دکھلاتا ہے ۔

دفعہ ۳ ۔ حالت خواب مین ہزارون کوس دور جو مسافت واقع رہتی ہے اُسکو دیکھتا اور سُنتا ہی اور جسکا ظہور ایک عرصہ کے بعد ہوتا ہی اُسکو بہت مدت پہلے دیکھ لیتا ہی علاوہ اسکے لوح محفوظ کے نقش ونگار کو بھی دیکھا کرتا ہے بشرطیکہ اسمین صفائی اور روشنی دیجاوے ۔

دفعہ ۴ ۔ دل کی قدرت اور طاقت کو دیکھنا چاہیے کہ اپنے جسم اور مکان کو کبھی چھوڑتا نہین مگر ہزارون کوس جاتا ہے اور فوراً واپس آتا ہی اور ہر قسم کا فعل کرتا ہی اور ہر عضو اور حس سے کام لیتا ہی اور جسطرح حالت بیداری مین ہر کام کو کرتا ہی بجنس حالت ملکوت مین کرتا ہی ۔

دفعہ ۵ ۔ اس دل کی ایک عادت خراب یہ ہی کہ کسی ایک مقام مختص پر یہ قیام نہین کرتا اور شئے مفرح اور عمدہ کے جم نہین سکتا پس اسکے جمنے اور قیام مقام کی تدبیر مفصل ور ترکیب موضع بیان مین اناہد شبد کے لکھے جاوینگے کہ بغیر استعمال اناہد شبد کے اسکا قیام

نہایت دشوار کیونکہ جب یہ دل جانب سماعت اناہد شبد کے مشغول ہوویگا تو اُسکے سنتے سنتے اس درجہ کی لطافت اور پاکیزگی اُسمین حاصل ہو جاوے گی کہ توجہ اُسکی جانب شناخت جیو آتما اور پرم آتما کی ہو جاوے گی اور جب یہ دل تفریق مفاصل نقطی جیو آتما اور آتما کی کر لیوے گا اپنے عامل کو پرم پد کو پہونچا کر پرم آنند کر دیوے گا۔

دفعہ ۶۔ پس بوجوہات بیان دفعات بالا قیاس مین آتا ہے کہ دل کو قدرت عظیم حاصل ہے اور یہ نور اعظم کے دیکھنے کو قادر ہے بشرطیکہ عقل اور شوق عمل نیک اور صحبت عالم اور عامل اور نیک خیالون کی میسر ہو اور واضح ہو کہ تمامی قوائے افعالی اور حواس ظاہری اور باطنی اسکے محکوم اور فرمان بردار ہین اور یہ بسبب اسکے کہ جوہر بسیط ہے حاکم حواس عشرہ اور قوائے افعالی کا ہی

دفعہ ۷۔ صاحبان علم اور عقل اور کشف و کرامات دل کو چراغ جسم اور آفتاب چشم قرار دیتے ہین اور تاکید سے بیان ہین کہ اگر دل محسوسات کا خیال چھوڑ دیوے اور لذت محسوسات کو فانی سمجھے پھر یہ وہی ہو جاوے کہ جو سب سے اعلےٰ موسوم ہے اور سبکا صانع مفہوم ہے اور کل موجودات مین محیط ہے اور جوہر بسیط اور لاتعین ہے اور اس سے خالی کوئی ساکن اور متحرک نہین ہے اور منتہائے کلام اور مقام اور نشان ہے۔

دفعہ ۸۔ جو کوئی چاہے کہ بہشت کا آرام اور سیر اعراف کی کرے اور ہر قسم کے آفات اور مکروہات سے بچے اور ہر ایک موجودات اور خلقت ہر سہ عالم کو زیر حکم رکھے اور صانع صنعت سے واصل ہو پس حواس ظاہری اور باطنی اور قوائے افعالی کو قابو کرے اور دل کو محسوسات کی طرف جانے سے روکے پھر تو مراد حاصل ہے دل کی خاصیت ہے کہ جسطرف متوجہ ہو وہی ہو جاتا ہی اگر عالم کی طرف متوجہ ہو عالم بن جاوے و اگر حق کی جانب متوجہ ہو عین حق ہو جاوے۔

دفعہ ۹۔ دل کو ایک دریا فرض کرو اور دریا مین لہرین ہوا سے اٹھتی ہین پس حواس کو ہوا قرار دو اور شے مطلوبہ کو گوہر مقصود سمجھو یعنے جب تک ہوا رہیگی لہرین پیدا ہوتی اور بگڑتی رہینگی اور جب ہوا بند ہوگی دریا کا پانی مثل آئینہ کے صاف ہو جاویگا پھر تو بلا تکلف اُسمین گوہر نظر آنے لگے گا اسی طرح جب دل تخیل محسوسات سے باز رہتا ہے کہ جسکے باعث سے صفائی اُسمین آجاتی ہے تو اُسی موقع مین کہ دل مانند آئینہ صاف ہو گیا رہتا ہی عکس یار اور جمال دلدار نظر آتا ہی

جس طرح آئینہ صاف کرنے کو بعض مصالح ہین ویسے ہی دل صاف کرنے کو بید اور بیدانت اور جوگ شاستر ہے کہ جسکا انتخاب یہ نسخہ ہے اگر دل صاف نہو سب علم اور عمل بیکارہ محض ہے۔

دفعہ ۱۰ - جو آدمی آتے وقت پر میشر مین اپنا دل و دھیان لگاتا ہو وہ بیشک اور بلاشبہ پریم جوت مین ملجاتا ہے پس بالیقین سمجھنا چاہیے کہ دل کو بڑی قدرت اور عظمت اور تصور کامل کو بڑا فخر اور عزت ہے دیکھو تشریح پنجم ادھیاے آٹھوین گیان پرکاش کی۔

دفعہ ۱۱ - ترکیب مندرجہ دفعہ ۱ - اور سب ترکیب سے نہایت آسان ہے اور ہمیشہ کے برت رکھنے اور ہر وقت تیرتھ کے فکر مین رہنے اور بار بار غسل کرنے اور دھوتی بدلنے اور نوع بنوع کی ریاضت کرنے اور جپ اور تپ اور دھیان اور متعدد اوپاشنا کرنے اور دھارنا دھرنے اور لوازمات جگ وغیرہ مہیا کرنے سے سہل ہے اسکے عمل کے لیے اندک امداد علم اور عقل کی چاہیے۔

دفعہ ۱۲ - جو دل سمادھ یعنے استغراق سے صاف ہووے اور سب عالم کو برہم سمجھے و آتما ہو جاوے اور کمال کو پہونچے اور اُسکو جو سرور ملے اسکی کیفیت بیان سے باہر ہے وجہ ظاہر ہے کہ جب کمال کو پاتا ہے مستغنی ہوجاتا ہے اور بعض کا قول ہے کہ یہی دل جیو آتما ہے۔

دفعہ ۱۳ - پرتو کی شغل کی ایک یہ ترکیب نہایت عمدہ ہے وہ نور جو دونون آنکھون مین ہے دونون کے اتصال کی جگہ دل ہے اور وہ رگ جسکا سرا دل سے ملا ہوا ہے اُسکی دو شاخ ہو کر دونون آنکھ کے تپلیون مین لگی ہوئی ہین یہی سبب بینائی کا ہے اور اسی تار برقی کے وسیلہ سے دل مین محل جو پرماتما کا ہے بلاتامل رسائی ہوتی ہے دیکھو دفعہ ۷ تتری ایکھد الکھ پرکاش کا پس چاہیے کہ تخلیہ مین نشست رکھے اور سہج سمادھ سے یا بہ کثرت ریاضت تپلیو کے اولٹے پرانس رگ کی کیفیت دریافت کرے بولا صاحب کے خاندان فقیری مین اسی عمل سے سیدھانت حاصل ہوتی ہے مفصل حال اسکا دفعہ ۹ بیان نمبری ۴ مین لکھا ہوا ہے دیکھ لو۔

دفعہ ۱۴ - فرشتہ دل کے آنکھ سے اُس آتما کو دیکھتے ہین بدین نظر دل کو چشم فرشتہ بھی کہتے ہین۔

دفعہ ۱۵ - اسی دل کی یکتائی مین وہ طاقت ہے کہ جسکے متحرک کرنے سے آتما پایا جاتا ہے

زبان کی تیز زبانی سے ہاتھ نہین آتا اور فخر خاندان جتانے سے نہین ملتا۔

دفعہ ۱۶- جس طرح صاف آئینہ مین مُنھ نظر آتا ہے دل صاف ہونے سے آتما نظر آتا ہے پس چاہیے کہ عقل سے دل کو صاف کرو پھر دیکھ لو۔

دفعہ ۱۷- جوش محبت آتما بھی اسی دل سے اُٹھتا ہے گویا خواہش آتما اسی دل سے ہوتی ہے پس چاہیے شنا یقین بڑھ بڑیا بکمال توجہ سے جانب صفائی دل متوجہ ہون کیونکہ یہ اوّل درجہ برھم شناسی کا ہے۔

دفعہ ۱۸- جبتک دل کو ضبط نہین ہوتا اوسکا دل آٹھ پتی کنول مین جو دل کے گرد ہے سیر کیا کرتا ہے دل کی خاصیت ہے کہ آٹھ قسم کے اشغال کی جانب آدمی کو لیجاتا ہے آٹھون طرف سے جب مشتاق اوسکو ڈھونڈین تو کثرت کو چھوڑ کر وحدت کو پاوین۔ **شبیہ اشٹدل کمل۔**

مشرق جب ال ہن ہستی مین آتا ہے نیک افعالی
کو متوجہ ہوتا ہے اور غیر کا نفع چاہتا ہے

دفعہ ۱۹- جب دل بجائے خود رہتا ہے ترک لذات اور تجرد کے خیالات عالم سے خواہش کرتا ہے اور جانب وحدانیت پرماتما متوجہ ہوتا ہے۔

دفعہ ۲۰ - جب دل کا مالک دروازہ سوراخ دل پر آتا ہے بیداری ہوتی ہے۔

دفعہ ۲۱ - جب آتما اندر دائرۂ دل کے تشریف لیجاتا ہے خواب طاری ہوتا ہے۔

دفعہ ۲۲ - جب کہ آتما چھوٹے سوراخ دل میں کہ چانول کے برابر ہے آتا ہے حالت خواب غفلت ہوتی ہے اور نہایت خوبی سے آرام کرتا ہے۔

دفعہ ۲۳ - جب صاحبدل دل کو چھوڑتا ہے اور مرتبہ تریا میں جاتا ہے تب یہ جیو آتما آتما سے مل جاتا ہے اور آواز اناہد شبد سنا کرتا ہے۔

دفعہ ۲۴ - جب یہ جیو آتما تعینات سے رہا ہو کے آواز اناہد سنکے مست ہوجاتا ہے پرم آتما ہو جاتا ہے

دفعہ ۲۵ - پرنو کی کمالات کی شرح ایک دفتر ہے جسقدر متعلق دل ہے لکھتا ہوں وہ یہ ہے کہ پہلے حرف پرنو کے کہنے سے دل پاک ہوتا ہے اور دوسرے حرف سے دل شگفتہ اور تیسرے حرف کے پڑھنے سے آواز ناہد معلوم ہونی شروع ہوتی ہے چوتھے درجہ میں جو نصف حرف ہے اوس سے محویت ہوتی ہے اور عین نور ہو جاتا ہے۔

دفعہ ۲۶ - خلاصہ بیان چھبیسون دفعات بالا کا یہ ہے کہ میں کسی قسم کی آرزو یا خواہش رکھی نہ جاوے جب پرماتما انسان کے دل کو آلایش خواہش اور ملوثات تمنا سے پاک پاتا ہے بلا استدعاے غیرے وہ ہر دل عزیز تختگاہ دل پر ہمہ نور منورا جلاس فرماتا ہے اور جبکہ اوسکا اجلاس ہوتا ہے ہر رگ اور ریشہ اور حواس ظاہر اور باطن آلایش محسوسات سے پاک ہو جاتے ہیں اور دیدار جمال باکمال پرماتما سے وہ مخزن الانوار بن جاتے ہیں جب انتشکرن روشنیون سے پر ہو جاتا ہے تب عکس جمال عالمتاب مثل آفتاب گوشہ مشرق چشم سے نکلکر باہر ہو رہتا ہے کہ عامل کو ہر مقام اور ہر شے میں پر اور محیط نظر آتا ہے یعنے ایسے عامل کو وہ ہر وقت اور ہر حالت میں اندر اور باہر تمامی اشیا کے جلوہ گر و پر منور دیکھ پڑتا ہے۔

نمبر ۴ بیان ضبطی حواس عشرہ اور فائدہ انضباط کہ جسکو فقراے ہنود سن سمادھ کہتے ہیں

واضح ہو کہ حسب قول حکماے ہند اور یونان پانچ حواس ظاہری اور پانچ حواس باطنی اور پانچ قواے فعالی ہیں اور اونکا تعلق نفس حیوانی سے ہے اور اس نفس حیوانی کے کمالات میں ایک

ایک کتاب موسوم بہ طلسم فرنگ مؤلفۂ پنڈت موتی لال صاحب موجود ہی اسکے معائنہ سے جملہ شکوکات ذہن انسانی رفع ہو جاوینگے اگرچہ پنڈت صاحب نے اس طریق معرفت سے درگذر کر ایک علم قائم فرمایا ہے مگر نام اسکا اسی وجہ سے مقناطیس حیوانی رکھا ہی کہ جسقدر نمایش کمال اُسمین ہوتی ہی وہ باعث نفس حیوانی کا ہے پس قدرت پرمیشر کو دیکھنا چاہیے کہ نفس حیوانی کہ جسکا تعلق جیو آتما سے ہی اُسمین اس قدر کمالات ہین تو نفس روحانی اور انسانی مین کہ جسکا تعلق نفس ناطقہ سے ہی کس قدر کمالات ہونگی بدین وجوہات انسان کو چاہیے کہ یہ پنجبطی حواس عشرہ اور قواے افعالی اس کمال کو حاصل کرے کہ ہر ایک اہل کمال اور اہل معجزہ اُسکے مقابلہ مین مثل شعبدہ بازان روزگار ہیچ میرزا وہ پوچ محض تصور مین در آوین اور آپ اُس درجہ کو پہونچے کہ جان سے پھر خاتمہ گفتگو ہے۔

تفصیل حواس اور قواے افعالی

نمبر	نام	۱	۲	۲	۳	۵
				تفصیل		
۱	گیان اندری یعنی حواس ظاہری	قوت لامسہ	قوت شامہ	قوت ذائقہ	قوت سامعہ	قوت باصرہ
۲	انتہ کرن یعنی حواس باطنی	قوت متخیلہ	قوت مدرکہ	قوت حافظہ	قوت واہمہ	حس مشترک
۳	کرم اندری یعنی قواے افعالی	قوت دست	قوت پا	قوت آتناسل	قوت منفذ مناظ	قوت نطق

دفعہ ۱۔ بیان حواس ظاہری اور قواے افعالی ہر کہ اور مہ پر عیان ہے باقی حالات بطون قابل تحریر ہین وہ یہ ہین قوت متخیلہ کے ذمہ ہی حفاظت کرنا اُسکا جو حس مشترک سے ملے اور یہ خزانچی حس مشترک کی ہی مگر ایک خاصیت اسکی یہ ظاہر ہوئی ہی کہ اشیای محولہ کی شکل کو بدل دیا کرتی ہی قوت مدرکہ دو قسم کی ہی اول متفکرہ اور دوم متذکرہ اسکا کام حافظہ کی موجودات کو تجویز کرنا اگر عقل کے قرین ہو ذاکرہ کہلاوے اور جو جہل کی قریب ہو متفکرہ کہلاوے قوت حافظہ اسکا نام ہی امانت رکھنا جو اسکے سپرد ہو اور حاضر کر دینا وقت طلب کے قوت واہمہ اسکا فعل ہی جو چاہے بنا یوے یعنی سچ کو جھوٹھ اور جھوٹھ کو سچ

اور انسان اور عکس کو مخوف شے بنا دینا اور یہ نقش کر دینا ہی حس مشترک پر دیدہ اور نادیدہ اور شنیدہ اور غیر شنیدہ کو اور وسوسہ اور خوف کا پیدا کرنا اسکا کام ہی جس مشترک اسکا کام ہی قبول کرنا جمیع صورتون کو حواس ظاہری کے بطون مین مرتسم ہوئے ہین اور جمع رکھنا اونکو اپنے خزانہ مین ۔

دفعہ ۲ ۔ بعض مقامات بید مین دل یعنے من اور چت کو ایک ہی قرار دیا ہے اور حکمای یونانی چت کو قوت واہمہ کہتے ہین اور نفس حیوانی اور قوت ارادے کی ذیل مین دونو نکو سمجھتے ہین اور جگر مین قیام فرض کرتے ہین ۔

دفعہ ۳ ۔ حواسون اور اندریون کی بالطبع خاصیت ہی محسوسات کو حس کرنا اور بحالت انضباط عین سرور سے وصل کر دینا اور جب ہی متوجہ باہر کے طرف رہتی ہین انکا قول ہی کہ ادراک تعینات کیا کرین اور جب متوجہ اندرون کے ہون اُس ذات مقصود مین پیوست ہو جاوین ۔ تشریح وجہ یہ ہی کہ جس وقت انسان حواسون کو ضبط کرکے راہ اون کے منفذ کی بند کر دیتا ہے تب ے باعث تاریکی نہایت انتشار اور گھبراہٹ مین آکر مقام روشن کو تلاش کرتے ہین اور سکھنا رک جو دل کے پاس نہایت روشن ہی کہ جسکی تعریف بیان آتما فناسی کے دفعہ ۶ مین مفصل لکھا ہوا ہی باعث روشنی اُسکے اُس مقام پر جمع ہوتے ہین اور چونکہ اسکا سر ام الدماغ مین لگا ہوا ہی اُس راہ سے اُس مقام کو کہ درجہ بدرجہ زیادہ روشن اور برمھ لوگ درست لوگ ہی موسوم ہے روان ہوتی ہین الحاصل انکی ضبطی مین وہ قوت ہے کہ اپنے ضابطہ کو بلا تکلف اور بلا تامل برمھ کو واصل کر دیتی ہین ۔

دفعہ ۴ ۔ بیان عمدہ قوت باصرہ یہ قوت نہایت عمدہ اور روشن گوشہ ہر دو چشم مین نہایت خوبی سے بمناسبت تمام نگہداشت کی ہوتی ہے اور طرفہ یہ کہ بغیر اوسکے پتلی اور عدم موجودگی چشم کے بھی اُسکے باعث سے عجائبات قدرت ایزدی نظر آتے ہین وہ اسی قوت باصرہ کا جلوہ ہے ۔ راقم سمجھا کرتا تھا کہ انسان کے جسم کے اندر ایک چشم اندرونی ہی ہر چند کہ تحقیقات مین اسکے بہت کوشش کی مگر کسی حضرات نے اصل کو بیان نہین کیا مگر اب تحقیق ہوا کہ چشم اندرونی کوئی شے نہین ہے صرف قوت باصرہ کا باعث ہی منشی کنھیا لال صاحب

الکھدہاری نے بھی اس بیان کو گیان پرکاش اور الکھ پرکاش اپنی کتاب تصنیفی مین زیب قلم فرمایا ہے -

دفعہ ۵ - ایک کھیشر کا عین الیقین سے قول ہی کہ تمام حواس پرانکے تابع ہین اور کرم اندری اور گیان اندری اور انتھ کرن کو اونکے مقامات پر دہ برجا رکھتا ہی اور ہمیشہ بیدار رہتا ہی کبھی سوتا نہین اور مختلف راہون سے اطراف اور جوانب مین سیر کرتا ہی اور اپنے ہمراہ ہمیشہ بدن اور حواس کو رکھتا ہی اور جس جس مقام مین وہ جاتا ہی یہ سب بھی جاتے ہین باوجودیکہ ان سب سے وہ علیحدہ ہی کس واسطے کہ بدن اور حواس فانی مین اور پران جاودانی اور اوسکے معنی ہین حرکت جو آتما -

دفعہ ۶ - حواس باطنی کے ضبط سے مکت یعنی سرور دائمی اور حواس ظاہری کے روکنے سے بہشت یعنی آرام اور عیش نوع بنوع کے نصیب ہوتے ہین -

دفعہ ۷ - بسبیل تمثیل حواس ایک مرد مرتاض راہ مین بیٹھا تھا اور ایک شکاری اپنا شکار مفرور تلاش کرتا ہوا آکر سمت اور سراغ شے مفرورہ کا مستفسر ہوا درویش نے جواب دیا کہ آنکھ کا کام ہی دیکھنا اوسکو قوت نطق نہین اور زبان کا کام گویائی ہی اوسکو قوت بصر نہین بس جسکو قوت نطق اور بصر دونون ہو وہ مطابق رویت کے بیان کرے اور وہ صادق ہو پس یہ بظاہر محال ہی کیونکہ جسکو رویت ہی اوسکو قوت بیان کی نہین رہتی بدینوجہ کہ اسکے مفہوم سے خیال دوئی دور ہوگیے رہتی ہی اور جس کے دل سے پردۂ دوئی اوٹھ نہین گیا رہی اوسکو حقیقت سے آگاہی بخوبی نہین ہوتی -

دفعہ ۸ - ان فقرات سے حاصل مطلب سمجھ لینا چاہیے گو یہ مفہوم بہت نازک ہے فاما عقل سلیم کے نزدیک ممکن التعمیل و ذہن ذکا کے نزدیک قابل حل ہے -

دفعہ ۹ - بیان سخن ساوہ انسان شائق کو چاہیے کہ تخلیہ مین بیٹھکر حواس خمسہ ظاہری کو ضبط کرے اور بعدہ حواس باطنی کو بیدار کرکے انکو بھی اونکے افعال سے معطل کر دیوی جبکہ حواس عشرہ بلاکسی ترکیب کے اپنی تصفیہ قلب و عقل رسا کے زور سے ضبط مین رہنا آدمین چاہیے کہ ایک آئینہ بلوریا کوئی شے مجلی اپنی آنکھون کے روبرو رکھے اور بلا گرنے پلکو کے

اپنی آنکھون کی پتلیون مین جو ایک قسم کی روشنی ہی بغور تمام دیکھا کرے۔

۲- اخیر نتیجہ اس دیکھنے کا یہ ہوگا کہ باعث جماد طبیعت حواس خمسہ ضبط مین ورآدینگے جسوقت حواس خمسہ ظاہری اس شی جلی کے دیکھنے سے ضبط ہونگے حواس باطنی بھی اپنے افعال سے معطل ہو جاوینگے بعدہ تشریح دفعہ ۳ بیان ہذا کو دیکھو الحاصل ترکیب لاین ضبطی حواس عشرہ شرطاہی زان بعد کثرت مشق سے عامل کو وہ درجہ میسر ہوگا جو خاتمہ گفتگو اور منتہاے مراتب سے اور ہردم پردۂ زمین سے فلک الافلاک تک شعاع نور تابان اور درخشان اسکی نظرون مین معلوم ہوا کریگی اشعار مثنوی گلزار ابراہیم ۵ پردہ اسپر کچھ نہین ای ذی شعور + ہر طرف ہی موجزن دریاے نور + ہے زمین و آسمان مین پردہ نور + گر نہ دیکھے تو یہ ہے تیرا قصور +

دفعہ ۱۰- ایک اور آسان ترکیب ضبطی حواسونکی تبلاتا ہون گویا آدمی کو فرشتہ بناتا ہون وہ یہ ہے کہ جسوقت آدمی کو غلبۂ نیند ستاتا ہی تمام حواس ایکجا ہو جاتے ہین اور حسب معمول آنکھونکی پتلیین بھی اولٹ جاتی ہین بدینوجہ ملک ملک کی سیر سوتے ہوی کرآیا کرتا ہے پس شائق کو چاہیے کہ جب نیند آوے آنے دیوی مگر احتیاط کرے کہ لشکریان لشکر خواب اسکے متاع ہوش کو لوٹ نہ لیجاوین یعنے ٹال مٹول کرکے حالت شیرین خوابی پیدا کرے کہ جسکو عالم لاہوت کہتے ہین جب چند روز ایسی مہارت بہم پہونچاویگا ایسی ایسی عمدہ کیفیتین دیکھ سکیگا کہ جسکی تشریح طول صرف معاینہ کے تعلق ہی-

نمبر ۵ بیان آتما شناسی اور ظہور جلوہ نور پرماتما کہ جسکے ضمن توضیحات مین بیانات شبہج سمادھ اور اناہد شبد یعنی سلطان الاذکار اور جپا جاپ در نیز دیگر طریقہ ہاے ریاضت جو نہایت نایاب ور بخیلو نکے ذہن شی جنکا ملنا نہایت مشکل تھا اور فی زمانہ بھی دستیابی جن کی اہم ہے درج ہین-

آج تک اس پردہ زمین اور آسمان اور مابین اسکے کہ جسکو تر لوک کہتے ہین ہر متنفس کو خواہش آتما شناسی رہاکی مگر متلاشیان کو جلد تر کوئی صاحب بر مہ بدیا اور عامل علم ابھی تبلا نہ سکتے تھے انواع اور اقسام کی حیلہ سازیان کرکے وقت کو ٹال انکی اوقات کو خراب ور شائق کو کم شوق کر دیتے تھے مگر چونکہ اس راقم کو بجکم پرماتما اخفا کسی اسرار غیبی کا منظور نہین لہذا ایک شعر مثنوی مولوی روم کا

معنے اور مضمون کو بالتشریح شرح کرتا ہون کہ جس سی تمامی اقسام جوگ پوست کندہ مختصر بیانمین معلوم ہوجاوین شعر چشم بند و گوش بند ولب بہ بند * گر نہ بینی نور حق بر من بخند * اس شعر کے اول مصرع مین تین طریقہ معرفت کی جو تحریر ہین وہ بالکل حاوی اور نشان دہ نور پرم جوت کے ہین ہر چند فقرا اس رمز نازک کو ظاہر نہین کرتے نہایت محنت شاقہ اور اثبات شوق کامل شائقین پر بڑی عظمت سے ظاہر کرتے ہین بلکہ مشہور امر ہی کہ علم اکہو یعنی برہم بدیا ہمیشہ سینہ بسینہ چلا آتا ہے سینہ مین دیکھا نہین گیا تھا مگر اب آتما نہایت خوش ہوکے فرماندہ ہے کہ جسکا ظہور بالتشریح کسی نے نہین کیا وہ اب کیا جاوے کیونکہ جنکے مفہوم مین خالق او مخلوق دو ہین وے گمراہانہ تقریر پیش کرتے ہین اور جب کہ ہمہ اوست اور ہمہ از دست کا معاملہ ہے تو پھر حجاب کہان باقی ہی اور جب حجاب نہین تو پھر چھپائے سی کیا حاصل اور کس سی چھپایا جاوے کیونکہ دو آدمی جب ہوتے ہین تب شرم اور حجاب کیا جاتا ہی اور جب خود ہی خود ہر جگہ موجود یعنی سرب بیاپک ہی تو پھر کس کی شرم کون کرے لہذا شرح لکھا جاتا ہے اور ظلمات گیان جو اگیانیون کے جگر پر چھا رہا ہے توضیح بر مھ گیان اور تشریح آتما شناسی سی اس طرح پر اُٹھا دیا جاتا ہے کہ جیسے سورج نکلنے سی تاریکی شب جاتی رہتی ہے۔

دفعہ ا توضیح چشم بند مخفی نرہے کہ فن ریاضت مین جسقدر آنکھ کو شرف دی گئی ہے ایسا مشترف کوئی عضو نہین ہی ہر قسم کے کمال اسمین بھرے ہوئے ہین سہج سمادھ جو اعلے مراتب وصال پرماتما ہی اسی چشم سے متعلق ہے اُسکی ترکیب یہ ہی کہ عامل تخلیہ مین بیٹھ کے اپنے دونون آنکھون کے محاذی اور متصل بینی کو ایک ہاتھ کی دو اُنگلیون سے خوب دباوے پھر جو اُسکو نظر آوے قدرت ایزدی سمجھے چونکہ یہ رمز نہایت اخفا کے قابل ہی لہذا تھوڑا اور مختصر بیان کیا گیا کہ عقلمندون کے لیے اشارہ کافی ہی اور جہلا کے لیے ایک کتاب بھی کافی نہین ہوتی اور اسی طریقہ کا نام جوگ سہج سمادھ ہے اسکے عمل آوری ایسی ایسی روشنی نوع بنوع نظر آتی ہی کہ جسکا مفصل حال دفعہ ۸ بیان نمبری ۶ مین مندرج ہی۔

دفعہ ۲ تشریح گوش بند کانون کے بند کرنے سے آواز ناہد شبد سُنی جاتی ہے اور یہ آواز ہر متنفس کے تہ دل سے بلا ناغہ اور ہر دم بر آمد ہوا کرتی ہے * بیان شرح

اُسکا یہ ہے اُس آوازِ اناہد کا نام آواز برمھ ہے اور یہ دو قسم پر منقسم ہی اول آواز الفاظ مرکب ور دوم آواز مطلق کہ اسمین تمیز حروف کی نہین ہوتی چاہیے کہ دونون کو برمھ جانے اور دونون سے مشغول رہی کیونکہ آواز مرکب کے وسیلہ سے آواز مطلق مسموع ہوتی ہی ۲ آواز مرکب پر نو ہی اُسکے وسیلہ سی عامل بلندی پر پہونچتا ہی اور راشید مین محو ہوتا ہی ۳ جسطرح مکڑی تار کے وسیلہ سے بلندی پر چڑھتی ہی اور موذیونکی آفتون سے بچتی ہے اوسیطرح آدمی پر نو کے شغل سے محفوظ ہمہ آفات ہو جاتا ہی اب طریقۂ عمل تبلاتا ہون گویا خادم کو بادشاہ بناتا ہون اور فقیر منشون کو برمھ مین ملاتا ہون۔

دفعہ ۳۔ چاہیے کہ دو انگلیون سی دونون کان کے سوراخ بند کری پھر دل کی آواز کو جو خود بخود ہر وقت ہوتی رہتی ہے بتامل یک لحظہ اور بضبطی انفاس راست اور چپ ور نجیال بالائے دماغ اور اپنے کو مطمئن کرکے سُنے جو آواز کہ سُنائی دیوی اُسیکا نام اناہد شبد سمجھو اور یہ آواز دس قسم کی ہوتی ہی اور اُسکا جائے صعود مقام وہم ہی بلکہ جس ایوان شاہی مین وہ بادشاہ عالیان رونق حجش رہتا ہی اُس دروازہ پر جو باجے بجتے کیو اسطے معین مین اُنکی یہ آوازین ہین کہ جس سی عالم و عالمیان کو فخر ہوتا ہی اور جبتک کامل مشاقی نہین ہوتی بطرز گوناگون یہ آوازین سُنائی دیتی ہین کہ جنکی تنقیح و تعین و مطابقت آواز دہ گانہ مین نہین ہوتی۔

توضیح آواز دس قسم اناہد شبد کی

نمبر	قسم آواز	کیفیت تصدیق اور سماعت ہونے اُن آوازونکی عامل کو
۱	جوش آواز چڑیا	وقتِ سماعت اُسکے بدن کے بال کھڑی ہو جاتے ہین۔
۲	مسلسل ور دکرر ایضاً	بدن مین کاہلی اور ایک عجیب قسم کی سستی پیدا ہوتی ہی۔
۳	آواز گھنٹہ یعنی جرس	عشق اور محبت کا جوش دل مین ہوتا ہے۔
۴	آواز سنکھ یعنی ناقوس	مثل نشہ کے سر گھومنے لگتا ہے۔

۵	آواز بین	آبحیات ام الدماغ سے تلے کو اوترتا ہے۔
۶	آواز نال یعنی تار بنی	وہ آبحیات بعد اوترنے ام الدماغ کے حلق مین پڑتا ہی۔
۷	آواز نی یعنے بانسری	کشف اور اغتراق ہوتا ہی اور ضمیر خلائق پر آگاہی ہوتی ہی اور دور دور کی آواز سُنی جاتی ہی۔
۸	آواز کھاوج کہ ہاتھ کی مارتے ہی نزدیک کان کی ہوا دیتی ہی۔	اور نادیدہ اشیا کو دیکھتا ہی غرض کہ اس شبد کی سُننے کے ذریعہ سی شائق روشن ضمیر ہو جاتا ہی وہ آواز جو تمام مخلوق کی دل سے برآمد ہوتی ہی عالی کشادہ پیشانی سے سماعت کر سکتا ہی۔
۹	آواز نفیری خرد	اسکے سُننے سے سامع ایسا لطیف ہو جاتا ہی کہ جہان چاہے اوڑ کی چلا جا سکتا ہی اور عوام کی آنکھ سی محجوب ہو سکتا ہی کہ وہ سبکو دیکھے اور اُسکو کوئی نہ دیکھے اور وہ دیوتاؤن کو بھی دیکھتا ہی یعنی راہ ملکوت کی نظر آنیکا پردہ جو اسکی آنکھون پر پڑا ہوا ہی وہ اُٹھ جاتا ہے۔
۱۰	آواز گرج بادل کی کہ دو دو کے موافق ہوتی ہے۔	یہی آواز اناہد ہی اسکے سُننے سی ہر قسم سے مشغول کُل ہو جاتا ہی اور تمام نیک و بد اور خیال و مفہوم عقلی اور کشف و وہب و سیدھی اور کرامات و معجزات کو اوندونکا کھلونا یعنی اشیائے بازی سمجھتا ہی۔

تحقیقات اناہد شبد کی نہایت آسان ہی اور بے تکلف بلکہ اگر کوئی آدمی کسی وقت اپنے دلکو ہر قسم کے خیالات سی روکے تو بغیر کان مین اُنگلی دینے کے اناہد شبد مسموع ہوویگا چنانچہ یہ فقیر بغیر کان بند کیے ہوئے اناہد شبد سُنتا ہی اور اندک تبدیل ہونے خیال و تصور کے وہ کیفیت کافور ہو جاتی ہے اور دوسری ترکیب یہ ہی کہ کانون مین روئی ڈالکر اور اُنکو اولٹ کر عمامہ یا مُوتھیہ سی خوب کس کر باندھے اور اُسکے اوپر ایک رومال بھی باندھی جس شکل سی کہ شائقین بنظر آراستگی داڑھی کو باندھتے ہین بعدازان دونون کان پر یا ایک ہاتھ کی ہتھیلی رکھکر آواز اناہد کو سُنے پھر تو بلا تکلف عمدہ عمدہ سرود و صدائے عجیب سُن پڑیگی چنانچہ فقیر اکثر حالت موسم سرما مین جب اوائل مین مشق کا تھا ایسا ہی کرتا تھا دفعہ ۳- غور اور فکر کرنے سے معلوم ہوا کہ یہ آواز ہر بشر کے اندر ہر وقت باقیام مختلف خود بخود ہوا کرتی ہی سماعت اسکی بسبب استعمال محسوسات کے نہین ہوتی۔

دفعہ ۵ - اگر دل کو محسوسات سے نہ روکے تو کانون کے بند کرنے سے بھی وہ لذت نہ ملے گی آواز سننے گا اور جو محسوسات کو دل سے روکے گا اُسکی کیفیت اُسے خوب معلوم ہوگی دھیانی جبکو ست گرو نے گا اوپدیش ہوا ہی وہ اناہد شبد سے گذر کر اونکار کی دُھن مین بیو بھاسن کی بھارست شبا مین پہونچتا ہے اور ست شبد اور پرماتما مترادف ہین دیکھو دفعہ ۲۳-

دفعہ ۶ - اس عمل کے مشق سے غیب کی آواز سننے کی قدرت ہوتی ہی مگر غیب کی باتونکو کسی سے کہنا نہ چاہیے ورنہ مشاق اس مرتبہ سے گر پڑتا ہی اور جب تک تو آواز سنتا رہے ہمیں اسی خیال مین بھول نہ جاوے ورنہ اصل مطلب سے کنارہ رہجاویگا چاہیے کہ اُنکی جانب توجہ نہ کرے اور متلاشی آواز وہم کا رہی جو عین مقصود ہے -

دفعہ ۷ تصریح بیان بند کرنیکا بیان مین اسم اعظم کی مفصل توضیح کیگئی ہی کہ اجپا جاپ کہ عبارت جینی لفظ اُوم وراو سوہنگ وہنس ہنس وتت ست سے ہی بلا حرکت لب اور زبان کے دل سے جپا کرے کیونکہ یہ اسم اعظم ہر ایک مقصد کا بر لانے والا اور تمامی حاجاتونکا رفع کرنیوالا ہی دیکھو دفعہ ۱ بیان نمبری ۸ کا اور بیان نمبری ۱۳ کی جملہ دفعات کو جو اسی بیان سے متعلق ہین -

دفعہ ۸ متقدمین کا پورانا قاعدہ یہ ہی کہ وے تخلیہ مین بیٹھکر دونون ہاتھ کی انگلیون سے دونون کان اور دونون پر ناک اور دونون چشم اور دونون لب بند کرکے دھیان پر زور کا کرتے تھے مگر اس ترکیب مین عامل کو تکلیف شدید ہوتی تھی اور اسی عمل کو پرانا یام سنسکرت مین کہتے ہین چونکہ وہ قاعدہ نہایت مشکل اور فی زمانہ شائقین سے اسکا استعمال محض دشوار ہی اور راقم نے جو علیحدہ علیحدہ اُنکی توضیح کی ہی وہ نہایت آسان اور قابل استعمال ہی اور ایسا آسان ہی کہ ہر شخص ستیلائے شوق سے بہ آسانی عمل کرسکتا ہی -

دفعہ ۹ بہت مشکل ہی کہ انسان نور پرماتما کے دیکھنے کا قادر ہو ہر چند کہ بتعمق فکر قادر ہو مگر بحکم حاکم حقیقی ایسے ایسی مشکلات کا آسان کرنا اس فقیر حقیر کے ذمہ اور حل کرنا ہر ایک تعائق لاینحل کا اس ذرہ بے توقیر کے تعلق ہی لہذا مفصل بیان پرماتما کے نور دیکھنے کا لکھتا ہون اور ایک عمدہ طریقہ دیکھنے عکس یعنی پرتو نور کا شائقین اس علم اکبر کو بتاتا ہون وہ یہ ہی کہ صبح کیوقت جب سورج نکلتے ہین چندے اُنکی طرف اپنی آنکھ چند مرتبہ لگاوے اور اتنی ہی مرتبہ پھر بند کرے

اگر اس طرح پر چند روز مشاقی بہم پہونچاوے گا دھیان اُسکا غایت مرتبۂ اعلیٰ کو پہونچیگا کیونکہ انسان بسبب کثافت باطنی یک بیک جلوہ نور دیکھ نہین سکتا مگر چونکہ آفتاب مین وہ نور نہایت خوبی بھرا ہوا ہی اور ہر ایک نیر اسی نیر اعظم سی اقتباس نور کا کرتے ہین پس شائقین کو اس مشق اعلیٰ سے وہ کیفیت حاصل ہوگی کہ راقم کے احسانات تحریر بیان سی کبھی سبکدوش نہونگے اور اخیر مین وہ عرفان حاصل ہو جاویگا کہ شائقین اپنے مین آپکو دیکھ لیوین گے پھر تو اسی کا حاصل مقصود اور فہو المراد ہی اور اسی کا نام اقتباس نور عقلا نے قرار دیا ہی اسکے بعد دیکھو دفعہ ۱۲ بیان نمبری ۳ کا اکثر حضرات نو آموز اس فقیر سے پوچھا کرتے ہین کہ درحالیکہ پرماتما کی کوئی مثال در صورت یقین ہی پھر اُسکا دھیان کیونکر کیا جاوے اور گنجینۂ مقصود کیونکر ہاتھ آوے لہذا بنظر جواب کی یہ ترکیب افضل و پسندیدہ لکھی گئی ہی کہ شرف سے اسکے ہر شخص کا دھیان نہایت خوبی سے پختہ ہو جاویگا اور پرماتما کے دیدار جمال باکمال مین روز بروز غلبہ اشتیاق بڑھتا جاویگا۔

دفعہ ۱۔ ایک عمدہ قاعدہ جوگیابھیاس کا یہ ہے کہ جو کوئی سکھمنا رگ کی راہ سے کہ وہ نہایت روشن اور باریک ہے پران کو حبس نفس کی ترکیب سے اوپر کھینچے کہ پران اور دل اور پر نو ایک ہو کر اُم الدماغ مین پہونچ جاوے اور زبان سے تالو کو بند کرے اور حواسوں کو ایسا روکے کہ پھر وہ محسوس نہ کر سکین ایسا مائل ہر طرح کا کمال پاتا ہی اور فرید بران یہ کہ پران کو روکے عین جیو آتما ہو جاوے پھر تصور پرم آتما کا کرے اور جیو آتما کا تصور چھوڑ دیوے کر اور دماغ مین تصور کو قائم رکھے اس عمل سی ہر قسم کے کمالات کا عامل مخزن بن جاتا ہی۔

دفعہ ۱۱۔ ایک اور قاعدہ عمدہ بیان مین توصیف بگیانیون کے بدفعہ ۵ لکھا ہوا ہے دیکھ لو۔

دفعہ ۱۲۔ واضح ہو کہ فن ریاضت مین مقدم درستی تصور ہی جسکا تصور درست ہو گیا اور ہر دم اور ہر لحظہ اُسی پرماتما کے دھیان مین مشغول رہا پھر تو اسی کا نام جوگیشر اور دایا ہے اور اسکے واسطے یہ بھی ضرور نہین ہی کہ خانہ داری کو ترک کرے اور بیہودہ اہیون کی طرح دربدر یا جنگل مین گھومے ہندی مثل ہی۔ کرتے کرم کرے بیدہ نانا + من راکھے جہان کر پایندھانا + کبیر داس کا قول ہی + گرہ اندر جو رہے اودا سی + کہین کبیر تاکے ہم داسی +

دوسرے یہ کہ لذات محسوسات سے بالکل کنارہ ہوکر تخلیہ نشینی سے مستغرق دھیان پرماتما بنا رہے اور کسی طرح کا تخیل محسوسات اپنے گوشہ خاطر مین نرکھے تیسرے یہ کہ ایسے فکر اور غور کا مخزن ہوجاوے کہ اسی سوچ اور بچار مین وہانتک غوطہ کھاتے کھاتے پہونچ جاوے کہ جس تختگاہ دل پر ماتما براجمان ہے چوتھے یہ کہ کبیر داس نے فرمایا ہے کہ سوے بیٹھے رہے اوتانے + کہین کبیر ہم اسی ٹھکانے - یہ کلام کبیر داس کا متعلق بیان سہج سمادھ کے ہے پانچوین یہ کہ صفائی قلب جو گریہ وزاری سے ہوا کرتی ہے روتے روتے پرماتما مین دھیان لگا کے ہو کے اسدرجہ تک پہونچ جاوے کہ آئینہ لوح محفوظ جو آتما کی روشنیون سے منور ہو رہا ہے آتما خود دیکھ لیوے کہ ہر بشر آتما ہے بشرطیکہ اسکی قدر کو جانے اور مغز تحریر راقم تک پہونچے نقیر کو یہ بھی لکھ دینا ضرور پڑا کہ ضمن تصور مین کوئی جاہل لیا نہ روئے جیسا کہ سوڑرہ کا قصہ مشہور ہے چھٹوین یہ کہ تخیل محسوسات کو اس قدر بھولا دے کہ گوشۂ دل مین بالکل خیال محسوسات نرہے پھر تو یہ وہ درجہ ہے کہ فرشتے اور بڑے بڑے جوگیشر اسکے قدمون پر سر رگڑین ساتوین یہ کہ تعلقات اور تعینات سے آزاد ہوانا اور وہم اور گمان اور خیال کے کوچہ سے نکلکر مرتبہ حق الیقین حاصل کرنا یہ وہ مرتبہ ہے کہ راجہ جنک بدیہہ کو جو حاصل تھا + باقی قاعدہ جوگ بیان نمبری ۶ مین درج ہین دیکھ لو -

بیان توضیح صفائی قلب ور قواعد مستحسنہ اتصال برمھ کہ جسکے عمل سی شائقین درجۂ معراج سے بھی اعلےٰ مدارج پر بے تکلف پہونچ جاتے ہین کہ جس مقام سی پھر واپس آنا نہین ہوسکتا

دفعہ - وہ آتما آنند سروپ ہے اور دل مین بصورت نور کے مقیم ہے اور دھارنا اور سمادھ سے نظر آتا ہے بلکہ وصل کرلیتا ہے اور اپنے نور منور مین اس طرح پر ملا لیتا ہے کہ پھر اسکو آواگون کی تکلیفات ہونے نہین پاتی ہین -

دفعہ ۲ - از روے بید برمھ سے ملنے کیلیے چھ حکم نازل ہین اجبس - دوم ۲ - انضباط
حواس ۳ - دھارنا یعنے تصور کسی شے کا بعض کا قول ہے کہ دل کو باندھنا ایک چیز خاص سے
اسکا نام عشق حقیقی اور دھارنا ہے کہ جسکا مفصل حال حصہ دوم کتب ہذا مین لکھا ہوا ہے ۴ مضبوط
اور قائم کرنا تصور کا اُس ذات پاک مین کہ جسکو دھیان کہتے ہین ۵ حق الیقین یعنے یقین کو
درست کرنا کہ جو موسوم بہ گیان ہے بعض کا قول ہے کہ پانچوین جزو ترک ہے یعنے حیرت کو
دلایل عقلی سے دفعہ کرکے مرتبہ بمرتبہ علم الیقین اور عین الیقین اور حق الیقین حاصل کرنا
توضیح تینون یقینون کی + علم الیقین - وہ ہے کہ جو علم کے حصول اور تجربہ کارون کی
صحبت سے میسر ہو اور عین الیقین وہ ہے کہ جو جوگیشرون کو مشاہدہ حال پرماتما سے کشف
اور اشراق ہوتا ہے اور حق الیقین وہ ہے کہ جب ناظر اور منظور اور طالب اور
مطلوب اور عاشق اور معشوق ایک ہوجاتے ہین اور خیال دوئی مطلق جاتا رہتا ہے
۶ - محویت بمعنی فنا فی اللہ اسکو سمادھ استغراق کہتے ہین ان چھون کے مجموعہ کا نام جوگ ہے
اور انہین ترکیب سے جیو آتما کو پاتا ہے جو کہ محض نور ہے + جو کوئی ان چھون ترکیب سے کوئی
ایک ترکیب پر بھی عمل کرے اور ان پر قادر ہوجاوے وہ سب شے پر محیط ہوجاتا ہے
اور اُس حالت مین اگر انا الحق کہنے لگے تو مضایقہ نہین شعر قصہ منصور جب دوئی کا
دل سے پردہ اُٹھ گیا + تب انا الحق کہہ اُٹھے تو جرم کیا -

دفعہ ۳ - چاہیے کہ تمام حواس ظاہری کو کھینچ کے دل مین جمع کرے اور دل کو کھینچ کے
پران مین رکھے اور خواہش لذات محسوسات کو دور کر اطمینان سے بیٹھکر جیو آتما کو آتما مین
محو کرے اس حالت کا نام تریا یعنے لاہوت ہے یہ حالت بہت مشکل سے نصیب ہوتی ہے
مگر طریق آسان وقوع کا بھی کسی مقام پر لکھونگا -

دفعہ ۴ - ازان بعد چاہیے کہ نوک زبان کو تالو سے لگا حلق کے سوراخ کو بند کرے کہ اس
ترکیب سے حرکات دل اور حواسون کے بند ہوجاتے ہین اور دل اُس ذات لطیف
مین محو ہوجاتا ہے پس جو شخص یہ عمل کرتا ہے برمھ کو کہ حد سے زیادہ لطیف اور روشن
ہی پاتا ہے اور حق الیقین سے اپنے تئین آپ بھی کا قادر ہوجاتا ہے اور خیالات

جیو آتما اور پرم آتما اور آتما کہ تفاوت لفظی بنظر امتحان عقل مشتاقان ہی چھوٹ جاتا ہے اور ہر قسم کے شک اور یقین اور وہم اور گمان اس سے دور ہو جاتی ہین + حاصل کلام اس مشق سے صفائی قلب حاصل ہوتی ہی اور نیکی اور بدی فعلونکی رفع ہو جاتی ہی اور نگاہ نتیجہ اعمال پر نہین رہتی تب جیو آتما کے مرتبہ سے گذر کر پرم آتما ہو جاتا ہے پس یہ عین سرور لازوال و ر منتہاے مراتب کمال ہی اور جب مشتاق جیو آتما سے آتما ہو جاوے گا پھر وہ اس قابل بلا تکلف بن جاوے گا مصرعہ آن را کہ خبر شد خبرش باز نیامد۔

دفعہ ۵ - ایک اور طریقہ برہم سے مشغول ہونے کا بعد انتخاب تمامی بید اور شاستر کے یہ ہی چار زانو ہو کے بیٹھے یا جیسی عادت ہو ۲ سر اور گردن ہلنے نہ دی اور بلند رکھے کج ہونے نہ دیوے ۳ دل اور حواس کو کسی طرف محسوسات کے جانے نہ دیوے اور دل کو حواسون سے ملا دیوے ۴ دل کے سوراخ مین جو محل برہم کا ہی بغور معائنہ کری اور دل ناف سے دس انگشت کی بلندی پر رہتا ہی اور اُسی کے اندر وہ نور لازوال جلوہ گر رہتا ہے + وہ صفائی دل کے واسطے نیک افعال اور راست گوئی شرط ہے اور تضرع بھی واجب +

دفعہ ۶ - جس مقام پر یہ شغل کیا جاوے اونچی اور نیچی جگہ نہو ہموار ہو اور کسی قسم کی گرمی یا کوئی اور موجب انتشار طبع نہو اور گذرگاہ عوام بھی مسدود ہو اور ایسا مقام محفوظ ہو کہ غیر کی آواز بھی سنائی نہ دیوے اور مرغوب اور دلچسپ جگہ ہو غرض کہ شغل سے پہلے اسکا بندوبست کر لیوے ازان بعد چاہیے کہ اعتقاد اپنا درست رکھکر حواس ظاہری اور باطنی کو ضبط رکھے اور سہج سمادھ یا اناہد شبد کا بھی استعمال رکھی بعدہٗ اسکو چاہیے کہ فعل نیک کیا کری اور بدفعلی کی جانب کبھی اپنے کو رجوع نہ کری اور جملہ لذات اور خیالات کونین کو دل سے دور کرے اور کثافت ظاہری اور باطنی سے اپنے جسم اور دلکو ہمیشہ پاک رکھی

دفعہ ۷ - جس قدر توہمات اور خطرات اور خوف دل مین ہون سب کو دور کری اور جانے کہ برہم میرا محافظ ہے پس بے خوف اور بے خطر ہو کے محوذات لطف ہو جاوے اس عمل کے حالت سرور مین جو جو کیفیتین نمود ہوتی ہین اور جب برہم کا استغراق ہو جاتا ہی

اوسی مدارج کا نام معراج ہے اب تم سمجھو کہ ایسے مشتاق کو ہمیشہ معراج نصیب ہتا ہی بلکہ وہ
اس درجہ کو بھی ناچیز سمجھکر فنافی اللہ ہو جاتے ہین۔

دفعہ ۱۳ جبکہ انتظام حسب شرائط دفعہ ۵ و ۶۔ کر لیوی چاہیے کہ اس کتاب کے بیان نمبری ۵ کو
بخوبی معاینہ کرے اور استعمال سی حظ وافی اٹھاوے واضح ہو کہ جب پریمشر اپنی کرپا کرکے متلاشی
اپنے کو اپنی طرف رجوع کرتا ہی اس وقت ظہور روشنی عناصر بتدریج عرصہ مین ہوتی ہے
۱- روشنی اودی ۲ سون زرد ۳ سبز ۴ سفید ۵ سرخ بعد جب مہت شت اوراہنکار اختیار
مین آتے ہین تو ان کے عمل در آمد مین گاہی تاریکی اور گاہے مثل دود گیاس وگاہے
مثل روشنی آفتاب گاہے مثل چمک بجلی وگاہے مثل چاندنی ماہ شب گرما وگاہے مثل
ہوا ردان وگاہے سفیدی قلیل یعنی میلی روشنی وگاہے مثل مشعل بعدہ عین نور پرماتما
نظر آتا ہی اور اس وقت ایسا نشہ اور سرور ہو جاتا ہے کہ متلاشیان محو اور اپنی خودی سے
بیخود ہو کر الست ہو کر انا الحق کہنا شروع کرتے ہین اور عین برمھ ہو جاتے ہین اور درجہ
معراج کو بازی اطفال سمجھکر نظر توجہ سے اسے نہین دیکھتے اور ناچیز محض اور بیقدر مطلق
سمجھتے ہین بلکہ اسکے خیال کو بھی وے بالکلیہ چھوڑ دیتے ہین الغرض جو کچھ کہ ہی وہی ذات برحق
ہی اور اسکے تصور کا یہ مرتبہ ہی کہ شائقین کو مستغنی اور الست اور شاہنشاہ عالم بنا دیتا ہی اور
تمام مخلوق کو اسکا محتاج کر کے اسکو بے نیاز کر دیتا ہی اور تھوڑی غور مین یہ امر نازک اور
رمز مخفی قابل سمجھنے کے ہی کہ معراج کے درجہ مین جو ہر دم فائز رہتا ہے وہ برمھ کو ہر گھٹ
بیاپک سمجھکر یکتائی اور خاموشی اختیار کر لیتا ہی اور یہ مفہوم اسکی ہو جاتی ہی کہ جب وہی
نفس ناطقہ ہر جسم مین جلوہ گر ہے پس اپنی پتلی کو جس طرح چاہتا ہے کھیل کھلاتا اور
نچاتا ہی دخل در معقولات بلا مفہوم علت غائی موجب پیش عقلا شرمندہ کراتا ہی جبکا ایسا
مفہوم ہو وے مرد کامل عیار اور رسیدہ سمجھنا چاہیے اور نہ وہ کہ جو تعصب نفسی اور گردنکشی
اور خونریزی خلائق اور جہاد خلقت خالق کو واسطے اقرار اپنے نام کے بہتر جانتا ہو
کیونکہ یہ سب علامات پابندان لذات محسوسات کے ہین اور جو گرفتار دام صیاد
محسوسات مثل مرغان صحرائی کے رہی گا وہ بلاشک کور باطن اور سنگدل ہو جاوی گا

اسی واسطے صاحبان برمھ بدیا کو ضروری ہی کہ خواہش لذات محسوسات کو اپنے گوشۂ دل سے نکال دیوین اور صد ہا مقام کتب ہذا مین اسکی ہدایت لکھی گئی ہی اور آئندہ بھی لکھی جاویگی۔

دفعہ ۹ حضرات بی علم اور صاحبان باعلم کہ جنکی قوت مدرکہ تیز نہین ہی اور جودت طبع ترقی پہ نہین اور آتما شناسی کے دقائق سے بے بہرہ محض اور برمھ شناسونکی صحبت سے بھی ذخیرہ انگیز نہین یا اوسکے خادمون کے بھی زلہ خوار نہین ہین انکی حرکات لغو دیکھو اور بگوش انصاف سنو ازان بعد امتیاز کرو کہ وے کیسے اصل کو چھوڑ فرع کو پکڑ گمراہ ہین اور آتما شناسی جو ان حرکات لغو سے بالکل علیحدہ ہی کس درجہ غافل ہین اور مردان کامل اور مقبول پرماتما سے زیادہ انکے نافل ہین اور قدیم سے تا آخیر ایسے مکارون سے دنیا خالی نہین رہیگی کیونکہ معلوم کہ پرماتما نے کس مصلحت سے عقلا کے ساتھ جہلا کو بھی پیدا کیا ہی جیسا کہ گل کی شاخ مین خار۔ راقم نے بچشم خود دیکھا ہی کہ کیمیا کے بنانے والے اور جادو کے جاننے والے اور گنڈہ اور تعویذ کے باندھنے والے اور غیب سے قسم بقسم کی چیزین منگانیوالے اور لڈو اور گل اور پھول کے برسانے والے اور شراب کو دودھ بنانیوالے یا سورج اور چندرمان کو دور کرکے دکھانے والے یا رات کا دن اور دن کی رات دکھانیوالے اور دریا مین کھچڑی کی پکانے والے یا اس قسم کے جتنی حرکات لغو اور شعبدہ ہاے عجیبہ و غریبہ کی کرنیوالے ہین انکو حضرات مخالفین عقل اور گیان اشرف اور معزز سمجھتے ہین اور اصل مطلب سے کنارہ رہتے ہین اور نہ یہ نہین سمجھتے ہین کہ بظاہر درویش نمایون کی حرکات عجیبہ یا بازی گرون کے افعال خفیفہ بے اصل و بے بنیاد محض ہین پس گرفتاران جہالت ایسے ہی لوگون کو صاحب کمال سمجھتے ہین اور خود حصول کمال سے محروم رہتے ہین حالانکہ نشان فقرا اور گیانی اور مجذوب نمبر ۱ سے ۴۲ تک اس آئینہ تصوف کے درج ہین پس جو ان اوصاف سے موصوف ہو اونکو صاحب کمال سمجھنا زیبا اور روا ہی کیونکہ وہ پرمیشر سے مل گئے رہتے ہین اونکو ضرورت اپنی نمائش یا پیغمبر یا اولیا یا رسیدہ کہلانیکی باقی نہین رہتی فقط بر رسولان بلاغ باشد و بس۔

نمبر ۷ بیان اٹھ جانے پردہ دل یعنی نقاب حجاب کا اور نظر آجانا جمال شاہد معنی

دفعہ۱۔ بیشتر اسکے دوسرے بیانات مین لکھا گیا ہی کہ آتما دل مین مقیم رہتا ہے مگر گیان اور ریاضت کی تجلی کی آنکھون سے نظر آتا ہے اور کیفیت اُسکی مشابہ اِس تمثیل کے ہی کہ جیسے فانوس کے اندر روشنی۔

دفعہ ۲۔ آتما جو سب سے اعظم اور اعلے تر ہی وہ درمیان دل کی مقیم اور حد سے زیادہ لطیف اور عین سرور اور تمامی اقتدارات کا مخزن ہی اُسکو قابو کرنا یا اُسکی ماہیت کو جاننا یا اُسکو محسوسات سی دیکھنا غیر ممکن ہی اُسکو عارف اور حکیم بھی جزو کل سے جان نہین سکتے اور جو اُسکے جاننے کا شوق کرے تم اُسکو لازم ہی کہ پہلے اپنی کو تشریحات ذیل سی معرا کرے ۔ ۱-کمی غذا۔ ۲۔ استیصال بنیاد غضب ۳۔ کنارہ کشی خلائق اور ضبطی حواس ہر ایک جوانب ۴۔ مساوی سمجھنا آثار سردی اور گرمی زمانہ کو یعنی رنج اور راحت اور تکلیف و عیش کو ۵۔ مستغنی ہوجانا تعریف مذمت عوام سے اور نہ متغیر ہونے دینا اپنے چہرہ کو اس وجہ سے ۶۔ نکرنا خواہشیں اور خوف دوزخ یا بہشت یا کسی قسم کے اشیاء فانی دنیوی کا ۷۔ نرکھنا کسی چیز کو بمنفعہ اپنی لیے ۸۔ لاطمع رہنا بدرستی عزیمت ۹۔ رضاجوئی مرشد ۱۰۔ کنارہ کشی صحبت جہلا ۱۱۔ صرف منصوبہ کرنا اپنی تصور کو کہ نور پرماتما اندرون اور بیرون جلوہ کرے اور نہ لیجانا کسی دوسری طرف اپنی تصور کو۔

دفعہ۳۔ انھین گیارہ اشیاء مین دس نمبر تک متعلق دسون اندری اور ۱۱ نمبر کا کام متعلق بدل ہے پس جو اس امر کو سمجھے اپنی منزل مقصود کو پہونچے۔

دفعہ۴۔ دفع کرنا مایا کا نام حجاب ہے اور اُٹھ جانا اس نقاب کا ہر شخص کی گیان سی ممکن ہی ہر چند کہ اُس ذات کو نادان اور جاہل نیست بتاتے ہین اور عاقل اور عالم اور چارون بید اور چھہون شاستر اور اٹھارہون پوران اُسکی ہستی کی مقر ہین اور ہر کوئی بطور اور رنگ مختلف کی جدا جانتا ہی حقیقت مین وہ کچھ اور ہی ہے اور جو مفہوم اور مذکور ہے سب نیارا ہے اور وہ پردہ جو اُسکے دیدار جمال باکمال کی واسطے مانع ہے یہی اشعار نگار اور ابراہیم بھر رہے ہین دل میں دنیاوی خیال + آوے کیونکر اوسمین نور ذوالجلال + چاہیے تجھکو اگر وصل صنم + دل کو خالی غیر سی کر یک قلم + کھینچ خلوت مین بہت سا

اشطار تا میسر ہو تجھے وصل نگار + ہو اگر اس راہ کا تجھکو خیال + غیریت جتنی ہو سب پر خاک ڈال + حب جاہ و مال و فرزند و پسر + الفت لعل و جواہر سیم و زر + طمع کو جس جسطرف کا ہی خیال + ہی یہی بس مانع راہ وصال +

دفعہ ۵ - اٹھنا اس حجاب کا محض غیر ممکن ہی گر ممکن بھی اُس حالت مین ہے کہ جب شایق اپنے دل کو ۱- الفت -۲- عداوت -۳- طمع -۴- حرص -۵- غضب -۶- ترس -۷- شہوت -۸- تکبر -۹- حسد -۱۰- تعصب -۱۱- ہوس -۱۲- غفلت -۱۳- ظلم -۱۴- غرض -۱۵- کینہ علاوہ برین جہل ہر قسم اور جو کچھ کہ شہوت اور غضب اور جہل اور مردم آزاری کے تعلقات مین پاک کر لیوے اور علوم متعارفہ سے تمامی موجودات اور محسوسات کی حقیقت سمجھ کے اور اُسکی ناپائداری پر یقین کر کے متلاشی شے پائدار اور مستقل کا ہووے اور ایسی محویت حاصل کرے کہ تعینات دوئی کا دفع ہو جاوے تم سے سچ کہتا ہون اور بالیقین تمکو سمجھاتا ہون کہ پرمیشر مین ملجانا کچھ بہت مشکل نہین ہی اور عکس اوسکی جمال کا دیکھ لینا کہ یہ ادنے طریقہ برہم شناسی کا ہی کیا مشکل مگر نقص اسی قدر ہی کہ دل سے دوئی جلد جاتی نہین جب دل سے دوئی دور ہو جاوے صرف اُسی کی خواہش اس دل کو رہے تو پھر سمجھو کہ تم پورے آتما ہو۔

دفعہ ۶ - اوس پرمیشر کے پہچاننے اور سمجھنے کے لیے تھوڑا سا حجاب ہے کہ اُسکو سواے اُسکے دوسرا کوئی پہچان نہین سکتا پس چاہیے کہ وہ کمال حاصل کرے کہ اوسکی صفت حلول کرے پھر اپنے کو آپ پہچان لیوے۔

دفعہ ۷ - آتما جسکو چاہو کہو جسکو چاہو سمجھو کچھ گناہ نہین آتما کی شناخت سے آتما ہو جاتا ہی اور تعینات جیو اور برہم کہ یہی حجاب ہی دور ہو جاتا ہے پس اپنے کو آپ پہچاننا یہ اُسکی صفت ہے دوسرے یعنی پابندان دوئی اگر اُسکو پہچانین یہ اُسکی مذمت ہے اسی قدر حجاب سے اسکو دور کرے پھر تو حاصل مراد ہے۔

دفعہ ۸ - جسکے دل سے پردہ دوئی اُٹھ جاوے منصور کیطرح انا الحق کہکر اشعار ذیل کو پڑھا کرے شعر بلدگو مین نے جا بجا دیکھا + کہین ظاہر کہین چھپا دیکھا + دیگر نہ کو ہر مین ہو وہ نہ ہو

نہ بہ سنگ ہین + ولیکن چمکتا ہی ہر رنگ ہین + دیگر ایکہ در ہیچ جا نظاری جا + بو العجب
ماندہ ام کہ ہر جائی +

دفعہ ۹ - آتما جسکو نفس ناطقہ کہتے ہین یہ بقا اور فنا کا حاکم ہی اور ہر طرح کی مقدرت رکھتا ہی
پس اس کا عامل بھی بعد دیدار جمال اُسکے ویسا ہی ہو جاتا ہے کہ جسکے مقدرت کی اظہار مین
قلم دو زبان عاجز اور منشی وقائع نگار حیران + باقی بیان اس پردہ اُٹھ جانے کا بیان نمبر ۹
کی دفعہ ۱۷ مین سے دیکھ لو +

نمبر ۸ بیان پیدائش عالم اور مایا اور تفرقہ مفاصل لفظی جیو آتما اور پرم آتما اور آتما

دفعہ ۱ - جب اُس پاک بے نیاز کو خواہش پیدا کرنے عالم کی ہوئی اسی کی خواہش کا نام مایا
قرار پایا اور اس امر کا علم کہ اسکو خواہش پیدائش عالم کیون ہوئی سوائے اسکے دوسرے کو
آجتک نہوا اور جسکو علم ہوا مطابق قول سعدی ہو گیا + آنرا کہ خبر شد خبرش باز نہ آمد +

دفعہ ۲ - برہم اور مایا اور عالم کا نام موجودات ہے اور اس برہم جگہ مین برہم اور مایا مثل دریا
اور پانچون حس بمنزلہ چشمہ اور پانچوان عنصر لطیف مثل گرداب اور پانچون پران مثل حباب
اور پانچون عنصر کثیف مثل امواج اور انکا رشل سرچشمہ ہے اور یہی سبب ظہور مخلوقات
اور حیات اور ممات کا ہے اور جیو آتما کہ اسکو ہنس بھی کہتے ہین اس مین قیام کرنے والا ہی
اگر یہ جیو آتما پرم آتما سے ملجاوے تو لازوال ہو جاوے۔

دفعہ ۳ - جیو آتما اور مایا اور عالم برہم سے موجود ہوئے ہین اُسی مین پرلین ہو جاتے ہین۔

دفعہ ۴ - پرم آتما اور جیو آتما دونون قدیم ہین پرم آتما کے معنی دانائی کل اور جیو آتما کی اصطلاحی
معنے دانائی جزویات ہی بدین وجہ پرماتما ذی اختیار ہے۔

دفعہ ۵ - مایا کے معنی اجھانا راین اور کل عالم اسی سے صورت پذیر ہے اور جس نے دنیا
اور عقبیٰ کو پیدا کیا اور جو مادہ پیدائش ہر سہ عالم ہے اُسکے ارادہ اور ترک کا نام مایا ہی اور
ارادات ازلی اور خواہش رب العالمین اور اودیا اور علت اولی اور عقل کل مترادف ہین۔

دفعہ ۶ - پرم آتما لا انتہا اور لاتعد ہے اور تمام عالم کا وجود اسکی مایا سے ہی بانیمہ وہ منزل افعال موسوم

دفعہ ۷ - جو مایا اور پرم آتما اور جیو آتما کی حقیقت کو جانے وہ برہم ہو جاوے اور جو برہم

اور جیوآتما کو ایک کر ڈالے آتما بن جاوے۔

دفعہ ۸۔ مایا مقید اور فانی ہی اور جیوآتما مطلق اور لازوال ہی اور اُسکو قدرت ہے کہ مایا کو لذت فنا چکھاوے اور جیوآتما قائم جاودان ہی جو کوئی اس مضمون کو سمجھے اور اپنے دلکو پرماتما مین محو کرے اور تعینات کو درمیان سے دور کرے وہ مایا کی قید سے رہا ہو جاوے پس سمجھو دُکھ کے حجرے مین جو مقیم ہی وہی آنند سروپ آتما ہی اور وہ لا یقین اور بے نام اور نشان اور عالم کا بطون اور لازوال ہی اور عقل ور حکمت اور منقول سے جسکی نفی اور اثبات پر بحث ہے وہ نہین ہی ان سے برتر اور تقریرات سے منزہ مفہوم ہی۔

دفعہ ۹۔ آتما فی الحقیقت محیط عالم ہی لیکن اعمال کے نتائج نیک و بد سے اجسام مین مقید ہے اور علیحدہ علیحدہ ہر جسم مین ہر بشر اسکی موجودگی کا اطلاق دیتا ہے مگر فی الاصل وہ نہایت لطیف اور واحد ہے حتی کہ کسی حواس ظاہر یا باطن سے وہ ادراک مین نہین آتا خلاصہ مفہوم یہ ہے کہ ہر شے مین وہ موجود ہی اور ہر شے کا وجود اُس سے موجود ہوا اور ہر شے سے وہ علیحدہ ہے۔

دفعہ ۱۰۔ آتما نے ست اور رج اور تم تین شے سے ایک نقاب کہ جسکو جسم کہتے ہین بنایا اور اُسمین اپنے تئین چھپایا جیسے کہ فانوس کے اندر روشنی پس حجاب کے اُٹھانے کے واسطے گیان اور دھیان شرط ہی شعر مصقلہ عقل کو بو صاف کر دل کو اگر + اُسمین محبوب ہی جو خود ہی نظر آویگا۔

دفعہ ۱۱۔ جو عوام کے جسم کی حفاظت کرتا ہی اور وہ جب بدن سے جدا ہوتا ہی بدن کو دُکھ ہوتا ہی اور اُسکو کچھ پرواہ نہین ہوتی جب جیوآتما بدن کو چھوڑتا ہے بدن حرکت سے باز رہتا ہے اسواسطے یہ حرکت دہندہ قرار دیا گیا ہی اور جو نادانی اور جہل کو دور کرتا ہے اور عقل سلیم رکھتا ہی وہی آتما ہی اور پران کے معنی اصطلاح مکا مین حرارت جیوآتما ہی چاہیے کہ جیوآتما کو تیر اور آتما کو نشانہ بنا اور دل کو قوی کرکے لگا یا کہ کبھی خطا نہوگی اور عین آتما ہو جاویگا اور جسم کو تلے کی لکڑی اور پرنو کو اوپر کی لکڑی اور تصور کو حرکت چوب خیال کرکے مدام شغل پرنو کا کرے پس جو جوہر ذات کہ پوشیدہ ہی نظر آویگا۔

دفعہ ۱۲۔ جیوآتما کسی سے پیدا نہیں ہوا از خود موجود ہی لیکن اسکو مایا سے اُلفت زیادہ ہی بدیوجہ یہ اپنی حقیقت اصلی سے غافل ہو رہا ہی اور محسوسات کی لذات مین مبتلا ہے گو شتائین

تلسی داس نے راماین مین لکھا ہی جو پائی اشیرانس جیوا بناسی + چتین اہل سہج سکھ راسی + سو مایا بس بھیو گوشائین + بندہیو کیٹ مرکیٹ کی نائین + پس سمجھ کہ جس طرح شرابی شراب کے نشہ مین بیہوش ہو جاتا ہے اور دین اور دنیا سے بیخبر اسی طرح یہ جیو آتما لذات محسوسات کی خواہش کے نشہ سے متوالا بنا رہتا ہی اور محسوسات کے وسواس سی پریشان رہا کرتا ہے جیسے کہ مار گزیدہ بیہوش ہو جاتا ہی یہ لذات دنیا کا پھنسا بے تمیز بن جاتا ہی حالانکہ جس طرح بازی گر کی حرکات کی کچھ اصل نہین ہے اسی طرح اس عالم کی کچھ اصلیت نہین اور جس طرح دیوار پر کسی حسین ماہرو کی شبیہ دیکھنے سی کچھ لذت نہین ملتی اسی طرح خواہش ناقص سی کچھ نفع نہین ہوتا پس جب جیو آتما لذات محسوسات کو چھوڑ دیتا ہے جیو آتما کے مرتبہ سی گذر پرماتما ہو جاتا ہے وہی عین سرور لازوال اور منتہائے مراتب ہی۔

دفعہ ۱۳ - شائقین پر مخفی نر ہے کہ آتما کیونکر ہو گیا اور کس طرح ہو جاتا ہی متحققین کا قول یعنی بید کا ریچا یہ ہی کہ جیو آتما جس اور بخات سی منزہ ہی رج اور ست اور تم یہی تینون اسباب بند اور نجات کے ہین اور جیو آتما بسبب عقل اور دل اور اہنکار کے انکے افعالون کے نسبت کو اپنے تعلق کرتا ہی اور مقید ہو جاتا ہے جس وقت اس نسبت کو چھوڑ دیوی وہ قید سی رہا ہو جاوے اور یہ تینون از خود کوئی فعل نہین کرتے فاعل ہر فعل کا جیو آتما ہی اور نیز ناحق کی تہمت ہی وجہ ظاہر ہی کہ جب کوئی کسی شغل مین رہتا ہی اس حالت مین جب کوئی اس سی متکلم ہوتا ہی وہ اسکی بات کو نہین سنتا اور متکلم جب جواب طلب کرتا ہی مخاطب مجیب ہوتا ہی کہ اسوقت میرا جی اور جگہ گیا تھا پس ظاہر ہی کہ قوت سمع متعلق گوش اور دل کے نہین ہی بلکہ ہر ایک خواہش کا تعلق جیو آتما سی ہی اور جیو آتما سب افسرہی صرف بسبب نسبت کرنے اپنی جانب کے پایہ لطافت سی خارج ہو کر کثافت اور رزالت مین پڑتا ہی اور مین اور تو اور وہ جو قید کے سخن موضوع اور رموز ون ہین مبتلا رہتا ہی غرضکہ جہل اور ظلم اور غضب اور شہوت موجب گرفتاری ہین + جب کہ ان تینون کی حرکات کی نسبت اپنی طرف نکرے وہ آزاد ہی اس رمز نازک کے سمجھنے کے لیے مادہ عقل اور اجتماع کامل قوت مدرکہ شرط ہے۔

دفعہ ۱۴ - جب اس نور پاک لازوال آتما کا کسی قدر حصہ یعنی انش کسی جسم مین متمکن ہوا اسکا نام

بمہمہ قرار پایا اور جب برمہ سے مایا وصل ہوئی جیو آتما ہوگیا گیان ہونے سی پرم آتما ہو جاتا ہی
بیگیان سے نقط آتما رہجاتا ہے جو فی الاصل ہی۔

دفعہ ۱۵۔ یہ کوئی نہ سمجھے کہ ایک حصہ غیر تعین کے دھیان کرنے سی کیونکر اپنے اصلی جز دین
دھیانی پہونچ جاتا ہے لہذا بنظر زود فہمی عوام تشریح اسکی کی جاتی ہے۔
قاعدہ ہے کہ کل اپنے جزو سے ہمیشہ مرکب رہتا ہی اور کبھی جزو کل سے علحدہ نہین ہوتا تو اگر
دھیانی اپنی کل سے ملجاوے بدین دلیل کہ اسکا جزو بھی کل سے ملا ہوا ہے تو پس اس
قرینہ سے تم سمجھو کہ بلا تکلف ہر جزو اپنے کل مین ضرور مل سکتا ہی اسکے وقوع کا سمجھنا علاوہ
عوام جنکو منطق خواہ تحریر اقلیدس کا کچھ بھی بہرہ ہوگا جزو سے کل مشترک رہنا خوب سمجھینگے
لیکن فی زمانہ ہر شخص کی لیاقت ایسی نہین ہی کہ جنکی تحصیل مین منطق خواہ تحریر اقلیدس ہو بہ نظر
سمجھنے اون صاحبون کے ایک عمدہ تمثیل مین نظیر اس عقدہ مالاینحل کی دیتا ہون تاکہ ہر خاص
اور عام کے دل پر بالیقین اس کا ادراک ہو جاوے تمثیل جیسے کٹھ پتلی کے ناچ مین ایک
شخص درمیان ایک پردہ کے بیٹھتا ہے اور ہر ایک پتلیون مین ایک ایک تار اس خوبی
سے لگائے رہتا ہے کہ جس طرح پردہ چاہتا ہے حسب لخواہ اپنے نچاتا ہی اور ہر ایک پتلیین
اسکے اشارہ پر اس خوبی سے اپنا اپنا فعل عیان ہوکر برملا دکھاتی ہین کہ دیکھنے والے مطلق
بلا پایان انتیاز سے گذر جاتے ہین اور ایک نمونہ قدرت ایزدی سمجھتے ہین مگر غور کا محل در
انتیاز کی جگہ ہے کہ تار دالا صرف ایک شخص رہتا ہے اور پتلیین متعدد اور سب
پتلیون کو تار اسی کے ہاتھ مین رہتا ہے اور جب جیسی اسکی خواہش ہوتی ہی ایک بالکل
پتلیون کو اسی خواہش کے اشارہ پر نچاتا ہی اور جب چاہتا ہے انکو پاس ہی تار کے اشارہ سے
کھینچ لیتا ہے پس سمجھنے کی یہ تمثیل ہے یعنی جو اس امر کو عقل کامل و تامل کافی سے سمجھے گویا
معًا فہم کے اپنی کو منزل مقصود پر فائز المرام سمجھے۔

دفعہ ۱۶۔ غور کرنے سے ہر شخص دریافت کرسکتا ہی کہ جواہر شفاف اور مجلی مثل یاقوت اور
زمرد اور تیلم اور بلور اور آئینہ وغیرہ اشیاء مجلی جو کیچڑ مین پڑ جا دین آلودہ کثافت ہو جاتے ہین
اور انکا حسن اور جوہر محجوب ہو جاتا ہی اور جب پانی سی دھویا جاتا ہی اسکی کدورت دور ہو جاتی ہی

اور جیسا کہ اصلی جوہر اُسکا ہے پھر نمایان ہو جاتا ہے اور روشنی چمکنے لگتی ہی اسیطرح جیو آتما کی حقیقت کو سمجھو کہ یہ نور بے نہایت ہی لیکن تخیلات محسوسات اور تمنا و لذات سی اوسکے مکدر نظر آتا ہی جب جیو آتما کو عقل اور گیان ہو اور ریاضت اور نیک افعالی کے پانی سے دھو یا جاوے اور محسوسات اور لذات کی آلایش اُسکے دل کے جسم سی جاتی رہی پھر وہی پرم آتما اور آتما اور نور مطلق ہی اس سے زیادہ اور کوئی مقام اور منزل اعلے نہین ہی یہی منتہا ے مراتب ہی اور اسی کو حاصل کرنا چاہیے تمثیل جسطرح تل مین تیل اور پھول مین بو اور دہی مین گھی اور لکڑی مین آگ اور برگ حنا مین سرخی ہی اوسی طرح جیو آتما مین آتما ہی اب غور کا مقام ہے کہ پھول مین خوشبو نظر نہین آتی مگر یقین ہی کہ دہی اور دودھ مین مکھن ظاہر نہین رہتا مگر محنت شاقہ سے جدا ہوتا ہی اور جدا ہونے کے بعد پھر اُسمین نہین ملتا اسی طرح آتما تمام اشیا مین موجود ہی تمیز کو عقل سلیم درکا ہے نادانی سی پانا غایت مرتبہ مشکل ہی

دفعہ ۱۷۔ اس بیان مین لغایتہ دفعہ ۱۶ ہر قسم کی توضیح کیگئی مگر اصل مطلب نہایت تہ مین رہگیا تھا چونکہ اصل منشا ر اپنا بلا بخالت امر ے شرح ہر امور ہی لہذا نہایت تہ کی بات ظاہر کیجاتی ہی وہ یہ ہے کہ درمیان آتما اور جیو آتما جو مایا موسوم ہے وہ کیا فرق ہے اور کیا وجہ ہی کہ ایک شے کو اوسکے باعث سی دو قرار دیا جاتا ہی اول کثیف اور دوم لطیف پس درمیان مین جو حد فاصل ہی اوسی کا نام نقاب حجاب دوئی ہی جب انسان دوئی سے گذر جاتا ہے یعنے کلہم خیالات دوئی کو بہمہ نوع چھوڑ دیتا ہے تب پرم آتما کا درشن بلا تکلف ہو جاتا ہی اور جیو آتما جو باعث اوسکے حجاب کے پرماتما سے علیحدہ ہے ایک مین ملجاتا ہی اس مضمون کو بشسٹ جی نے سری رام چندر جی کو جوگ بشسٹ مین سمجھایا ہی تشریح سری مہاراج رام چندر جی نے پوچھا کہ کیا وجہ ہی کہ نور پرماتما میری سامنے چمک کر بجلی کیطرح نکل جاتا ہی ج آپ خیالات دوئی کو مطلق اپنی خاطر اور با مقاطر مین رہنے نہ دیوین زان بعد جب یکتائی ہو جاویگی وہ نور لازوال بدرجہ مساوی برابر العین رہا کریگا اور اس تیزروی سی اُسمین قیام ہو جاویگا

دفعہ ۱۸۔ بعض جاہلون کا قول ہی کہ مایا کوئی عورت مجسم غارتگر ریاضت دلیشان ہی اور منتظم خانہ اور کار پرداز پرمیشر مگر یہ مفہوم اُنکا سراسر غلط مگر فقیر نے بنظر قطع کلام اُنکی اطمینان خاطر کی لیے

اونکے ضرور ہوا کہ توضیح کامل کردون اب سمجھو کہ پایا دو قسم کی ہی ایک وہ کہ جسکے معنی کی توضیح بیان ہذا کی دفعہ ۵ مین کی گئی ہی اور دوسری وہ کہ جسکی تشریح دفعہ ۶ مین ہی اسکے خلاف جو سمجھتے ہین اپنی غلط فہمی کا ایسا ٹھوکر زبردست اور ایسا طمانچہ سخت کھاتے ہین کہ جسکے صدمہ سے سنبھلنا محض دشوار ہو جاتا ہی اسپر دلیل یہ ہی کہ ہر شخص اپنے عقیدہ کا نتیجہ پاتا ہی کہ جسکی توضیح دفعہ ۳ نمبری ۱۲ اسکے کی گئی ہی۔

نمبر ۹ بیان واصل ہونے پرماتما سے حسب مقولہ گوشائین تلسی داس اور ملجانے پرم جوت مین حسب مقولہ مولوی روم اور شاہ بو علی قلندر مردان مرتاض اور واقف اسرار خداوند حقیقی۔

دفعہ ۱۔ گوشائین تلسی داس نہایت مردم رسیدہ اور کامل تھے اور قول اونکا قابل اعتبار اور اعتماد بلکہ رامائن بھاشا تصنیفی اونکی فی زمانہ سند گردانی جاتی ہے اونکا ایک کلام یہ ہے۔

دو ہا ست بچن اور دینتا پرتریا مات سمان * یا ہو سے ہرنا ملین تو تلسی جھوٹ زبان * پس ثابت ہوا کہ پرماتما تین کام سے اپنے متلاشیون کے نہایت خوش ہو کے اپنا درشن دیتا ہی اولاً راست گفتاری ثانیاً ترک زناکاری ثالثاً اختیار عجز اور انکساری۔

دفعہ ۲۔ الکھ برگاش ترجمہ ہر چہار بید کے دوسرے انکند مین لکھا ہی کہ جب پران حواس ظاہری اور باطنی پر غالب ہو ستی موسوم ہو جاتا ہی اور جو ستی کی حقیقت کو سمجھو اور جھوٹھ نہ بولے اوسکی زبان سے جو سہواً کوئی بات غلط بھی نکلجاوے بلا شبہہ سچ ہو جاتا ہے۔

دفعہ ۳۔ پس ہر گیانی کو چاہیے کہ ایشر سے پرارتھنا کرے کہ قول اور فعل اسکے یکسان ہو جاوین اور احکام بید فراموش نہون اور ورا گنی نصیب ہو جاوے۔

دفعہ ۴۔ علم اور عقل سب سے اعلی ہی کیونکہ بغیر اسکے نیک اور بد اور خرد اور کلان اور کذب اور راست کی امتیاز نہین ہوتی ہی کیونکہ علم اور عقل کے سوائے کوئی رہبر اور دستگیر اور شفیع اور دور کرنے والا حیرت اور بیم اور رجا کا نہین ہے۔

دفعہ ۵۔ اور آرام اور جسم کو بغیر نیک افعالی میسر ہونا محال ہے اور نیک افعالی

وہ ہے جس سے کسی متنفس کو تکلیف اور رنج اور نفرت ہو۔

دفعہ ۶۔ راست گفتاری اور حصول علم اور اختیار نیک فعالی اور ضبطی حواس ظاہری اور باطنی اور قوا افعالی جانب لذات محسوسات سے اور امداد دینا ہر خاص و عام کو محبت و مروت اور شجاعت سے اور تمامی مخلوق کو یکسان تصور کرنا اور ایسی حرکت نکرنا کہ جس سے کسی کی دل شکنی اور باعث ملال ہو اوسی کا نام عبادت اور ریاضت ہے اور اسکا مرتبہ سب سے زیادہ قرار دیا گیا ہے

شعر سعدی ؎ راستی موجب رضاے خداست ٭ کس ندیدم کہ گم شد از رہ راست۔

دفعہ ۷۔ خودی کو دور کرنا اور خاک مین ملجانا یعنے اپنے کو مٹا دینا یہ وہ درجہ ہے کہ شاہ بو علی قلندر اور مولوی روم کی شعر مین پڑھنے سے معلوم ہوویگا اشعار تا توئی کے یار گردد یار تو ٭ چون نباشی یار باشد یار تو ٭ تو مباش اصلا کمال این است و بس ٭ تو در وگم شو وصال این ست و بس ٭ ہر کہ این پند از من عاشق شنید ٭ بیشک اندر محفل جانان رسید ٭ ہر کہ او از خویشتن بیزار گشت ٭ بیشک اوکس محرم اسرار گشت ٭ اب زیادہ توضیح فضول ہے اور طول فضول محض بے ضرور ہے۔

نمبرا بیان بدیا اور اودیا اور ہر چہار اوستہا اور وقوع اقسام خواب کی توضیح اسکی اشکال موقوعہ کا

بیان اودیا دفعہ ۱۔ اودیا وہ ہے کہ جس سے توہمات پیدا ہون اور فانی اور ناپائدار چیزون پر رغبت ہوا کرے اور جو اسباب تعلقات اور گرفتاری کو مہیا کرے اور بیم و رجا کر بے حقیقت اجزا کو باحقیقت دکھلاوے اور راہ راست سے ٹیڑھی راہ پر بھٹکا دے اسیکا نام اودیا اور جہل و بیعلمی ہے۔

بیان بدیا دفعہ ۲۔ جس سے وہم اور شک اور حیرت اور حسرت دفع ہو اور جس سے اودیا کو مع اسکے تعلقات کے فنا سمجھے اور جس سے حواس عشرہ اور قوا افعالی یعنی ۱۴۔ اجزا مفصلہ ذیل ایک راے ہو کے فرمانبرداری کرین اور محسوسات کی طرف میل نہ کرین گو کہ انتہا سے انتہا تک سیر کرین وہ بدیا ہے اور علم اور دانش تفصیل چودھون اجزاے کے موکلون کا ا قوت باصرہ ۲ قوت سمع ۳ قوت شامہ ۴ قوت ذائقہ ۵ قوت لمس ۶ دل ۷ چت حاکم قوت متخیلہ ۸ بدہ یعنی قوت مدرکہ ۹ اہنکار ۱۰ نطق ۱۱ قوت دست ۱۲ قوت پا ۱۳ قوت آلہ تناسل

قوت مقعدہ دفعہ ۳ بیان چارون اوستہا یعنے ناسوت اور ملکوت اور
جبروت اور لاہوت جب چودھون موکلان متذکرہ بالا حالت بیداری مین یعنی ناسوت
مین تمیز محسوسات کے بموجب شرائط مندرجہ حکمت علمی اور عملی کے کرین اُسکو جاگرت اوستہا بولتے ہین

دفعہ ۴ - جب جیوآتما ہمراہ تواراانفعالی کے حالت خواب مین جسم کثیف کو چھوڑ جسم لطیف سے سیر
کرتا ہی اور خواب اقسام و انواع کا دیکھتا ہی اُسکا نام سپن ہی اور اسی حالت کو حکماے یونانی
ملکوت اور عالم خواب کہتے ہین -

دفعہ ۵ - محو ہونا اون چودھون اجزاء بالا کا جیوآتما مین اور نہ دیکھنا کسی قسم کا خواب علم
اسباب اور غیر اسباب اور ظاہر اور پوشیدہ اور مجازی اور معنوی اور سفلی و علوی اور سچا اور
برعکس اور جوتھا یہ حالت سکھپت یعنی جبروت ہی بلکہ خواب غفلت اور بیخبری سے موسوم -

دفعہ ۶ - ان تینون حالتون سے گذرنا اور آتما یعنے نفس ناطقہ کا محو ذات پاک مین ہونا اور
مین اور تو اور وہ سب کا خیال چھوڑنا اور خوف اور اُمید سے سوا اور جاگتے اور مرنے اور جینے کا نہ رکھنا اُسکا
نام تریا اوستہا اور اشراق اور حکمت اور کمالات فرید برابر اور جو نام اعلی قرار دیسکے وہ ہی اور
مین علم اور گیان ہی اور معرفت و استغراق + اور اسی کا نام حکماے یونانی لاہوت کہتے ہین -

بیان خواب دفعہ ۷ - آتما جب مایا سے تعلق پکڑتا ہی اسوقت جسم اور صورت اور رنگ اور
روپ قبول کرتا ہی اور جیوآتما موسوم ہی اور تمام افعال محسوسات کا کرتا ہی اور اکل و شرب اور
تمام معاملات ظاہری اور باطنی کا عامل ہوتا ہی اس حالت کو جاگرت کہتے ہین اور جب تماشو سے
سیر ہوتا ہی عالم سپن مین جاتا ہی اور سپن کی حالت مین آپ اپنی اشکال نوع بنوع کی بناتا ہی
اور بغیر اعانت دوسرے کے آپ لذت نیک اور بد حاصل کرتا ہی -

دفعہ ۸ - سکھپت کی حالت مین نہایت آرام اور آسائش ہوتی ہی اور تعینات ظاہری اور
معنوی اسمین کچھ نہین رہتی اور تمام عالم سے غفلت ہو جاتی ہے -

دفعہ ۹ - جیوآتما تمامی اعمال کے عاملون کو اپنے ہمراہ رکھتا ہی اس سبب سے کبھی عالم
سپن مین جاتا ہی اور خواب دیکھا ہی اور کبھی عالم جاگرت مین آجاتا ہے -

دفعہ ۱۰ - بدن کثیف عبارت جاگرت اور بدن لطیف عبارت سپن اور اودیا عبارت سکھپت سے

سے ان تینون اجسام سے بچون کی طرح کھیل کرتا رہتا ہے۔
دفعہ ۱۱۔ جب اُن تینون اجسام سے نکل کے تحویت اُسمین ہوتی ہو جو کہ قسمت پذیر نہین ہے اور پیدا کرنے والا اور زندہ رکھنے والا اور فنا کرنے والا تینون حالتونکا ہی تب جیو آتما سو آتما ہوجاتا ہے پس اسی درجہ کا نام تریا ہے۔
دفعہ ۱۲۔ ان تینون حالتون سے جو جدا ہی اور سب مین شامل ہی اُسی کا نام آتما ہے۔
دفعہ ۱۳۔ جیو آتما حالت سکھپت مین اور برہم حالت جبروت مین ایک ہوکے لذت سرودری حاصل کرتے ہین اُسوقت دوئی درمیان مین نہین رہتی ہی اور تفریق جزو اور کل کی معدوم ہوجاتی ہے۔
دفعہ ۱۴۔ حالت سپن مین آتما ادراک لطافت کرتا ہی اور لطافت حواسون سی ادراک محسوسات لطیف کا اور روشنی قلب اور ہرن گربہ اسی حالت سے مراد ہی۔
دفعہ ۱۵۔ حالت سکھپت مین اعتبار واحد اور جمع اور غیریت کا نہین رہتا اور حواس کسی طرف مطلق متوجہ نہین ہوسکتے جیو آتما اور آتما ایکسی ہوجاتا ہی اور دانائی سی پر ہوجاتا اور کمال حالت سرور مین جا رہتا ہے۔

دفعہ ۱۶۔ بیان اشکال وقوع خواب ہاے ہر قسم

راقم کو جتانا اس امر کا بدل منظور ہی کہ ہر شخص خواب دیکھتا ہے گر جس شخص سے اُسکی اصلی کیفیت استفسار کرتا ہے کوئی واقعی شرح نہین کرسکتا عمدہ عمدہ عامل اور فاضل اور پنڈت اور فقیر اسکے اظہار سے متعذر اور مجبور رہتے ہین لہذا حال مفصل لکھا جاتا ہی تاکہ عوام بلا اعانت غیر سے صرف انھین دفعات کے معائنہ سے فائز المرام ہون۔
دفعہ ۱۷۔ انسان کے جسم مین جو دل ہے اُسکا خاصہ اُسکے بیان مین درج ہوچکا ہی یہان بھی شمہ اُسکا لکھا جاتا ہی واضح رہی کہ دل آفتاب جسم کا ہی اور حواس اُسکے شعاع یعنے کرن ہین طلوع آفتاب دل سے سب شعاع نمود ہوتی ہین اور غروب سے سب اُسمین سما جاتی ہین قس علی ہذا جب آدمی خواب غفلت مین ہوتا ہے حواس ظاہری اپنے افعال سی معطل ہوجاتے ہین پس اُسوقت نہ کچھ دیکھتا اور نہ سُنتا اور نہ سونگھتا و نہ لمس و نہ کسی عضو سے محسوس کرتا اُسی

حالت کا نام سواپ ہی سواپ کے معنی ہین کہ اپنے تئین آپ پاتا ہے۔

دفعہ ۱۸۔ حالت سکھپت یعنی خواب غفلت مین جیو آتما جو دل مین مقیم ہی پرم آتما کے پاس پہونچتا ہی یعنے اپنے عین الکمال مین ملجاتا ہی اور حالت بیداری مین جو کہ دیکھتا اور سُنتا اور چکھتا یا ذائقہ کرتا ہی حالت سپن مین اُسکو مکرر تحقیق کرتا ہے اور تخیل سے نادیدہ اور ناشنیدہ بھی دیکھتا ہی بسبب اسکے کہ جیو آتما فاعل ہر فعل کا ہی اور جسم کثیف سے جدا ہو کے جسم لطیف سے شل اپنی عادت کے فعل اور تمیز کرتا ہی اور اُس حالت مین ایک رگ ہو سومہ افضل العروق کہ جس سے صفرا پیدا ہو کر دل مین آتا ہے وہ راہ آمد و رفت حواس ظاہری اور باطنی اور قوا افعالی بند کر دیتی ہی بدینوجہ کوئی خواب نظر نہین آتا اور نہایت سرور حاصل ہوتا ہے اسکا نام سکھپت ہی اور برعکس اسکے واقع ہونیکے خواب دیکھتا ہے اُس حالت مین تمام حواس اسطرح بے حس ہو جاتے ہین کہ جیسے پرندے درخت پر وقت بسیرے کے آرام کرتے ہین۔

دفعہ ۱۹۔ جب روح حیوانی باہر سے اندر کی طرف متوجہ ہوتی ہے اُس حالت کا نام خواب ہی حقیقت اُسکی یون ہی کہ جب ابخرے کثرت سے دماغ کی طرف بسبب رطوبت بدن کے جاتے ہین حواس ظاہری ادراک محسوسات سے باز رہتے ہین اُسوقت طبیعت آرام کو چاہتی اور کاہل ہو جاتی ہے پس تمام قوا اپنے افعال سے باز رہتے ہین جب کسی متنفس پر خواب کا غلبہ ہوتا ہے حواس ظاہری معطل ہو جاتے ہین اور حس مشترک اُس حالت مین فارغ اور محض بیکار رہتا ہے اور کوئی کام اُسکے ہاتھ مین نہین رہتا کیونکہ نیند کے وقت طبیعت غذا کے ہضم کرنے کو متوجہ ہوتی ہی اور آرام طلب کرتی ہے اُس حالت مین نفس اور حواس ادراک معقولات سے معطل ہو جاتے ہین پھر قوت متخیلہ لوح حس مشترک کو صور محسوسات سے معرا پاتی ہے پس جسقدر کہ صور محسوسات اُسکے خزانے مین ہوتے ہین لوح مشترک پر نقش کرتی ہے اُسکا نام خواب ہے۔

دفعہ ۲۰۔ دیکھنے والا خواب کا چند اقسام کا خواب دیکھتا ہے اُس وقت سمجھتا ہی کہ یہ سب ظہور حالت بیداری مین ہوتا ہے اور اپنے کو بیدار سمجھتا ہے بعد تحقیقات عقلا نے خواب کی تین قسمین مقرر کی ہین اول رویائے صادقہ۔ دوسرا رویائے معبرہ تیسرا اضغاث

اور احلام

دفعہ ۲۱۔ رویاے صادقہ کی تعریف یہ ہے کہ جو کچھ خواب مین دیکھے وہی پیش آوے طریقہ نمود اُسکا یہ ہو کہ نفس ناطقہ اُس حالت مین کسب اشباہ عالم عقول اور جوہر عقیلہ سے کرتا ہی پس جو دیکھتا ہے سچ ہوتا ہے الفاظ عالم عقول اور عالم روحانی اور جوہر روحانی اور لوح محفوظ مترادف ہین پس سمجھو کہ جسکے نفس ناطقہ کا آئینہ زنگ ملوثات اور کدرات سے صاف اور مسجل ہوگیا ہوا ور جسکو فرصت اور فراغت حواس ظاہر کے اشغال سے زیادہ ہو بیشک عالم عقول سے اُسکا نفس ناطقہ متصل ہو کر جس قدر صورتین کہ اُسکی لوح محفوظ مین ہونگی دیکھنے سکیگا ۲۔ جیسے کہ مقابل اُس آئینہ کے جسمین کوئی نقش یا تصویر نہو دوسرا آئینہ رکھا جاے اور وہ بھی مثل اُسکے صاف ہو ایک کا عکس دوسرے مین پڑے اُسی طرح سے آئینہ لوح محفوظ کے نقش آئینۂ نفس ناطقہ مین ہوجاتے ہین پھر قوت حافظہ حفاظت کرتی ہے جب تک کہ وہ خواب سے بیدار ہو بدینوجہ جو وہ دیکھتا ہے سچ ہوجاتا ہو اور جو کہتا ہی صحیح ہوتا ہی قوت متخیلہ اُسمین کچھ اپنا تصرف کرنے نہین پاتی بدین نظر اسکا نام رویاے صادقہ ہی۔

دفعہ ۲۲۔ رویاے معبرہ کی تعریف یہ وہ ہے کہ جسکی تعبیر بعینہ واقع نہو بلکہ ضد یا ہمشکل اُسکے ہو ۲۔ جب قوت متخیلہ کسی کی قوی ہوتی ہے اور نفس ضعیف پس قوت متخیلہ سبقت کرکے نفس ناطقہ کے دیکھے ہوے کو اُس حالت سے بحالت غیر تبدیل کردیتی ہے اور مانند اُسکے کوئی اور صورت بنا لیتی ہی ۳۔ قاعدہ ہے کہ جب ذہن مین ضعف ہوتا ہے اُس حالت مین جو خواب دیکھتا ہے اُسکی ضد پر ذہن انتقال کرتا ہے مثل اُس کے دیکھتا ہے۔

دفعہ ۲۳۔ اضغاث اور احلام کی تعریف اس کے معنے ہین خواب ہاے پریشان کہ جسکی تعبیر نہو اسکے وجود محض بے اصل ہین کیونکہ اس قسم کے خواب بسبب زیادتی آلائش دنیا کے نظر آتے ہین اصطلاح فلاسفہ مین مذکور ہے کہ جنکے افکار نامعقول ہین وے ایسے خواب دیکھتے ہین۔ دیکھو بیان الف غیاث اللغات اور بیان خواب انوار ناتناہی مین۔

نمبر ۱۱- بدیہہ مُکت اور جیون مُکت کی شرح کہ جسکے شرف علم اور عمل سے راجہ جنک بدیہ ثانی بن سکتا ہے

دفعہ ۱ مُکت عجیب کیفیت کا نام ہے اصلی معنے اُسکے سرور دائمی ہین اور تعینات سے دل کو دور کرنا اور خواہش سے آزاد ہونا یہی مُکت ہے اور پابند خواہش رہنا اسیکا نام بندھن ہے

دفعہ ۲ اب اقسام مکت ظاہر کی جاتی ہے پرمیشر مین ملجانے کی راہ دکھلائی جاتی ہے جسکو شوق ہو عمل کرے اور جسکو ذوق ہو استعمال مین لائے پہلی قسم کا نام جیون مُکت ہے کہ جسکے معنی ہین کہ عین حیات آزادی ہو جاوے اور دوسرے نوع کا نام بدیہہ مُکت ہی کہ بعد انتقال آزادی ہوتی ہی تشریح جیون مکت صاحب جیون مُکت کو جہان اور جہانیان ست دکھلائی دیتے ہین مگر اُسکے تصور مین سب معدوم معلوم ہوتے ہین جیسے کہ سورج وقت شام کے باآنکہ انتقال کلی نہین کرجاتا لیکن نظر نہین آتا ہے اور ایسے شخص کا کاروبار دنیا کوئی ہووے یعنے جیساکہ دنیادارون کا دستور ہی رہتا ہے مگر تمام مخلوق مین اُسکو آتما ہی نظر آتا ہی اور رنج اور راحت سے وہ متغیر نہین ہوتا یکسان اپنا حال رکھتا ہی اور کسی کی صحبت سے اُسکو گریز نہین ہوتی و نہ کسی کی ہمنشینی سے خوشی کیونکہ دوست و دشمن مین اُسکو امتیاز ہی باقی نہین رہتی کیونکہ حسد اور بغض اُسکے انتشکرون سے نکل گیا رہتا ہی اور جیون اور مرون کو بھی برابر تصور کرتا ہے تشریح بدیہہ مُکت یہ درجہ اُس شخص کو نصیب ہوتا ہے جسکو جیون مُکت نصیب ہو گئی ہو اور دم واپسین کے وقت مین کسی شے کی تمنا باقی نہ رہگئی ہو یعنے جسقدر اشیاے خواہشی ہین سب کو وہ پہلے ہی سے ترک کر چکا ہو ایسا شخص بعد مرنے کے اپنی اصل سے جا ملتا ہے یعنی جو کل شے مین محیط ہے اُسمین سما جاتا ہے جو بیان احاطۂ تحریر اور تقریر سے باہر ہی یعنے یہ وہی ہو جاتا ہے کہ جو بیان آتما کا ہے فقط بر تمثیل اس بیان کے ایک حکایت الکھ امواج مین لکھی ہے خلاصہ اُسکا یہ ہے کہ اندردومن نامی ایک راجہ اہلا نام اپنی جورو سے جو نہایت حسین تھی مسرور رہا کرتا تھا اندر نام ایک شخص کہ اس شہر مین بستا تھا اُسنے روایتون مین سُنا تھا کہ اہلا نام زوجہ گوتم رکھیشر پر اندر راجہ دیوتان

عاشق ہوا تھا پس مجھپر بھی فرض ہی کہ بلحاظ ہم نامی راجہ کی زوجہ اہلا پر عاشق ہو کر اپنا تصرف کرون
چنانچہ اُسنے ایسا ہی کیا اور جب اُسکا عشق ظاہر ہوا زوجہ راجہ بھی اسپر عاشق ہو گئی آخر کار
غلبہ عشق نے جسطرح دونون کے دل کو ملایا تھا دونون جسمون کو بھی ملادیا اور ہر قسم کا خوف
اور شرم درمیان سے نکل گیا الغرض راجہ کو جب خبر ہوئی عقوبت ہائے نوع بنوع اُنپر کی
تاہم اُنھون نے اپنے غلبہ عشق سے کنائی باہم کو نہ چھوڑا تب واسطے فہمائش کے راجہ نے
طلب کیا نتیجہ فہمائش پر دونون کا جواب یہ ہی کہ ہم عشق کی بدولت دوسے ایک ہو گئے اور
رنج اور راحت جسمانی کو چھوڑ روحانیت مین پہونچکر بیغم ہو گئے اب ہم نہین جانتے کہ تو کون ہے
اور کیا ہے ہمارا دل جو باہم ملگیا ہے کسی طرح جدا نہین ہو سکتا۔ تو سمجھ کہ یہ عشق جسپر ہم سوار ہین ایسا
بیباک ہی کہ دوزخ سے نہین ڈرتا اور ایسا غنی ہے کہ بہشت کو نہین چاہتا ہے اور سوا ے
معشوق دوسرے کو دیکھنے نہین دیتا تم بدن کو تکلیف دیا چاہتے ہو ہم پہلے ہی سے اسکی
محبت چھوڑ چکے ہین ہمارا دل ہزارون بدن سے خوبصورت بنانے کو قادر ہی اور ہم وہ شے
ہین کہ بدن کے معدوم ہونے سے معدوم نہین ہوتے ہین۔ حاصل کلام یہ ہی کہ جب آتما سے ایسی
محبت کرے کہ اپنے کو بھول جاوے تب وے درجے نصیب ہوتے ہین۔

دفعہ ۳ اگیان کے سبب جسم سے محبت کر غم اور خوف ہوتا ہے اور جب گیان نصیب ہوتا ہے
انندروپ کے درجے کو پہونچتا ہے۔

دفعہ ۴ کرمون سے بالکل کنارہ کش ہو جانا گیانیون سے بھی غیر ممکن ہی پھر گیانی کس طرح سے
متوالبلا اسکا ہو سکتا ہے۔

دفعہ ۵ ہر قسم کا فعل متعلقہ جسم انسانی مثل خورد و نوش و خواب و بیداری وغیرہ اور تدبیر اُنکے
لوازمات کے حصول کی کرنا اور نیز محافظت اور نیز جنکے سبب سے بظاہر یہ سامان مہیا ہوتا ہے
اُنکی خدمت کرنا عین حیات ترک ہو نہین سکتا چنانچہ فقرا بھی ضروری سمجھکر خواہ مخواہ کرتے رہتے
ہین پس دنیادار کسطرح اُنسے بری ہو مگر دل سے اُنکو فانی جاننا اور روا رکھنا استعمال کرنا جیون مکت کے
درجے مین پہونچاتا ہے اور یہ تیسری سیڑھی اُس کوٹھے کی ہے۔

دفعہ ۶ جب تک آدمی اپنے کو فاعل ہر فعل کا سمجھتا رہے گا پابند محسوسات رہیگا اور جب تک

خواہشین اشیاے فانی اُسکے بطون مین رہینگی حصول مدعا سے وہ بہت ہی دور ہو جب دونون نقص دفع ہو جاوینگے صفت آزادی کی اُسمین حلول کریگی پس اُسی مرتبہ کا نام مکت ہے۔

دفعہ ۷ صفائی دل سے شاہد مقصود کا جلوہ نظر آتا ہے اور بجالت خواہش کامل وہ خود اپنے جمال باکمال دکھلانے سے دریغ نہین کرتا اور جسکو بسبب کثافت عقل کے علانیہ نظر نہین آتا مگر جبکہ اپنا تصور وہ کما حقہ مضبوط رکھیگا وہ خواب مین دیکھ سکتا ہی اور عالم ملکوت یعنی خواب مین اسطرح نظر آویگا جیسے کہ متحرک و رساکن پانی مین اپنا مُنھ نظر آتا ہی پس اُس حالت مین حق کو مثل روشنی اور عالم کو مثل سایے کے دیکھیگا نور حق دیکھنے کے تین درجے ہین اول داوسط وادنی اول مرتبہ عارفون کا ہے کہ دل کے آئینے مین اپنے کو آپ دیکھتے ہین اور دوسرا اور تیسرا مرتبہ سالکون کا ہے کہ پرماتما کے دھیان کے شرف سے فائز المرام ہوتے ہین۔

دفعہ ۸ جو عارف محسوسات سے جدا ہو کے محویت پیدا کرتا ہی بے اندوہ ہو جاتا ہی پس ہر شخص کو واقف ہونا چاہیے کہ وہ بالاتر عقل و رحواس سے ہے پس حواس سے دل کو اور دل سے عقل کل کو اور عقل کل سے اُس ذات پاک کو جو بے نشان ہے تصور کر کے اس ترکیب سے عامل تمام قیود سے بری ہو جاتا ہے اسی کا نام جیون مکت اور بدیہ مکت ہے۔

دفعہ ۹ ہر شخص بے کیفیین راجہ جنک بدیہہ کی سُننی مین زیادہ لکھنا فضول ہی ہر کہ اور مہ کو لازم ہی کہ شوق پیدا کرے کہ ویسی ہی کیفیت اور ویساہی درجہ نصیب ہو۔

نمبر ۲۱ بیان نہ جگانے سوتے ہوے آدمی کو کہ جسکی توضیح نہایت فائدہ بخش اور سودمند ہے

جب آدمی سو جاتا ہی تمام حواس ظاہری اور باطنی اور قوا افعالی دل سے ملجاتی ہین اور انپر اپنے مقامات کو چھوڑ کے رہتی ہین جب اپنی خوشی سے آدمی جاگتا ہی حواس آہستہ آہستہ اپنے مقام پر حاضر ہوتے ہین اور ناگاہ جگانے سے احتمال رہتا ہی کہ کوئی قوت یا حواس اپنے محل پر پہونچ نہ سکے جس باعث سے اسکی آنکھ کی بصارت یا کان کی سماعت مین خلل ہو جاوے قس علی ہذا دوسرے حواسو نکی نسبت بھی ایسا ہی سمجھنا چاہیے ایسے مرض کا علاج حکما سے بھی نہین ہو سکتا ہی دیکھو صفحہ ۲۱۹ - الکہ پرکاش کا۔

دفعہ ۱ اکثر دھیانی بنظر اسکے کہ عوام اسکو نہ چھیڑین اپنی آتما کے دھیان مین مثل آدم خوابیدہ کے

ظاہر اسو جاتے ہین اور سرور لا انتہا مین مست ہو جاتے ہین اُسوقت اُنکو جو کوئی جگا دیتا ہے اور وہ اپنی بیخودی سے جبریہ جاگتے ہین تو اُنکو ایسا فناق گذرتا ہے کہ قہر درویش بر جان درویش ایسے ہی موقع کی مثل ہے بس ایسے موقع کا جگا دینا نہایت گناہ عظیم ہے کیونکہ ایک شخص مسرور کو مغموم کر دیتا ہے۔

دفعہ ۳ اسی جگا دینے کا وہ نتیجہ ہوا کہ جسکے واسطے سری مت بھاگوت مین راجہ پریچھت کی کتھا کا نشان دیدینا کافی ہے۔

دفعہ ۴ بیان مین اقسام خواب مختص رویاے صادقہ کے درج ہے کہ حالت خواب مین نفس ناطقہ واسطے ملاحظہ نقش و نگار ہواسون کے تشریف لیجاتا اور اپنی خوشی سے آمد و رفت رکھتا ہے حالت جگا دینے انسان کی بغیر جگنے اُسکے ایک قسم کی کلفت اُس پرماتما کو بھی ہوتی ہے لہذا سوئے ہوئے آدمی کو جگا دینا زیادہ تر ممنوع ہے۔

نمبر ۱۳ بیان اسم اعظم یعنے اجپا جاپ کہ جسکو شغل پرنو کا کہتے ہین اور بید وان اور بیدانتی کا اسی طریقہ پر عمل ہوا کرتا ہے

چونکہ امور مخفی اور اسرار غیبی کا ظاہر کرنا اپنے فیض رسانی اور فیض بخشی کا ایک شمہ ہے لہذا اس بیان مین اسم اعظم کا ذکر لکھا جاتا ہے کہ جسکا مختصر ذکر بیان آتما شناسی کی دفعہ ۲ مین لکھا ہوا ہے۔

دفعہ ۱ بید مین لکھا ہوا ہے اُوم تت ست یہ نام پرماتما کے مہا اُوتم ہین اور عوام صرف کتابون مین نام اسم اعظم کا پڑھتے ہین مگر تلاش کرنے کی جہد اتنی نہین کرتے کہ اس عمل سے عرفان کے درجے مین پہونچین۔

دفعہ ۲ ذکر کرنا اسم مذکورہ کا تین صورت سے مقرر ہے۔ بلند آوازی سے کہ دوسرا سنے ۲۔ آہستہ زبان سے کہ غیر نہ سُنے یہ مرتبہ اوسط ہے ۳۔ بغیر حرکت زبان کے دل سے کہے کہ یہ مرتبہ اعلی تر ہے اس ترکیب سے جو عمل کرے گناہون سے پاک ہو کر عرفان کا مرتبہ پاوے اور اسم بزرگ کی اجپا جاپ ہے جو جو کشف اور کمال چاہیگا بلا تردد حاصل ہو کر ہیگا باقی رہی تعریف اس اسم عظمیٰ کی تمامی بید اور بیدانت اور اکثر پرکافی اور گیان ساگر مین لا امال ہے زیادہ لکھنا

آفتاب کو آئینہ دکھانا ہی عامل کو عمل سے خود بخود معلوم ہوجاویگا اور جو بیان مختصر مین ہوئے
مطول کرنے سو کیا حاصل کیونکہ یہ بیان متعلق عمل ہی نہ منحصر او پر سماعت اور قرأت کے۔
دفعہ ۳ہ حاصل امر تو یہ ہی کہ وہ تمامی اسماسے منزہ ہو اُسکا کوئی مختص نام نہین اور سب نام
اُسی کا ہے فاما علاوہ اسمار بالا متقدمین نے سوہنگ و ہنس ہنس رام بحذف میم اور بجاے میم
نون غنہ ان تین نامون کو بھی اسم اعظم قرار دیا ہے اور نانک شاہ نے (واہ گرو) کی لفظون کو
اسم اعظم بنایا ہے الغرض عاملان اس فن کو صرف طبیعت رجوع ہونے کیو اسطے ایک ذریعہ
عمدہ مقرر کردیا ہے ہر چند کہ اسمین مفاد بھی بہت سے ہین فاما گیانی اور آتماشناس انکی جانب
توجہ کامل نہین کرتا ہے اور چونکہ قاعدہ یہ ہے کہ جس شے اور جس نام پر تشخیص کرکے اپنا مفاد اور
صورت کامیابی یا نقصانی سوچے گا صرف اُس تشخیص کا یہ ثمرہ ہے کہ حاصل مقصود کو برا العین
کردیویگا یعنے جیسا ہی اُسکا تصور واثق ہوجاویگا ویسا ہی ماحصل اُس کا ظہور مین آویگا
بشرطیکہ عقیدے مین اپنے کچھ رخنہ نہ ڈالے ہندی مثل ہی بسواسنگ پھل دایکنگ گوشائین
تلسی داس صاحب کا دوہا ہی + آپن این لائے کے تریا پوجت ہین بھیت + سو پھل ہوت
مین کامنا تلسی پریم پرتیت + فارسی مثل ہی۔ اعتقاد من بس است پیر من خر است +
تشریح اسی واسطے ضرور ہی کہ کسی خطرے کو بھی اپنے دل مین جگہ نہ دیوے جیسے کہ ہیضہ کی
فصل آمد مین بہتیرے خوف کو اپنے پر غالب کر لینے سے اُسی کیفیت کو فائز ہوجاتے ہین کہ
مریضان بتلاے ہیضہ کی حالت ہوتی رہتی ہے۔
دفعہ ۴ تم آزما کے دیکھ لو کہ کسی شخص سے کہ جن دو شخصون کے درمیان عداوت قلبی ہو
اور جو دل ضعیف رکھتا ہو کہدو کہ فلان دشمن تمھارا کسی عامل کا فر سے کچھ ترکیب کراکی تمھاری
جان لینے کی فکر مین ہے۔ گو تم غلط کہدوگے مگر وہ ضعیف القوہ اور خام دل صحیح سمجھکر ویسی اپنی
حالت رفتہ رفتہ بنانا از جانب خود شروع کریگا یعنے اندک سردی اور گرمی اور ناسازی طبع مین
اُسکا جو مفہوم بد اور عقیدۂ ناقص جانب اپنی جان اور دشمن کے ہی اس تصور مین عجب نہین
ہی کہ اپنی کو جلد مسافر ملک بقا کرے بشرطیکہ کوئی شخص ہر روز دغدغہ بسخنان خوف اُسکو دلایا
کرے تاکہ اُسکے اعتقاد مین فتور گھٹنے نہ پاوے کیونکہ جب عقیدے مین فتور پڑجاویگا نتیجہ متضاد پاویگا

دفعہ ۳ علی ہذالقیاس کسی چیز کا نشچی کسی کو کرادو اپنے عقیدے کا نتیجہ ضرور پاویگا دیکھو بھگت مال پوتھی میں کہ صدہا جاہلوں کو بے قرینہ عقل کی امداد سے کو چہ گردی بارگاہ پرماتما کی کیفیت کا مختصر وقوف حاصل ہوگیا ہی الغرض پرمیشر نے نشچی کو بڑی عزت اور درجہ اعلی بخشا ہی اور تعلق خاطر کو عجب فخر عطا کیا ہی

نمبر ۴ بیان اقسام سیدھی اور طرز حالات کا اسکے کہ جسکا عامل مختار جمیع اقتدارات ملقب ہوتا ہے

ریاضت پرماتما کی ایسی عمدہ تاثیر رکھتی ہی کہ انسان کو فرشتہ بنا دیتی ہی اور محنت شاقہ پرماتما سے بھی ملا دیتی ہے اسی کا وہ نتیجہ ہی کہ ہر قسم کے اقتدارات کا وہ مخزن ہو جاتا ہی اور شہنشاہ عالم کہلاتا ہی مگر عقلا نے اُن صاحبوں کے حال پر کہ جو ریاضت شاقہ سے بھاگتے ہین اور پردہ دوئی کے نہ اُلٹنے کے باعث سی بیزنا بالغ کہلاتے ہین اٹھارہ قسم کی سیدھین اُنکے حصول مطالب کے لیے موضوع فرمائے ہین۔

دفعہ ۲ پوتھی سکھ ساگر جو ترجمہ سری مت بھاگوت کی ہی اُسکے ایکا دش اسکند کے پندرھوین ادھیاے مین لکھا ہوا ہی کہ سیدھی اٹھارہ قسم کی ہی آٹھ کلان اور دس خرد مزید بران چار سیدھی دیگر ہین کہ جو مردان مرتاض کو ریاضت کے نتیجے ہین پرمیشر عطا فرماتا ہی اُن اٹھاروں کی طریقہ عمل کا لکھدینا اس خیر خواہ عوام ہند پر ضرور ہی کیونکہ اُنکے حصل کا ملنا متعلق بدسیان پرمیشر ہی۔

نمبر	قسم اور صفت	کیفیت حصول ہر ایک سیدھی
۱	صفت اپنی کو لڑکا بنا لیوے	ہر پیچ عناصر مین گرمی و سردی و بہرس اور ضبط اور سختی بصدق دلی و ترجیح کامل معاینہ قدرت حق کرے یہ سیدھی نصیب ہو
۲	جسم خرد کو کلان بنا لیوے	پانچوں بھوت آتما اور پانچوں تت کا جو دھیان دھرے سیدھی حاصل ہو
۳	جسم کو مثل پنبہ کے ہلکا بنا کر جہان چاہے اُڑتا پھرے	بیراٹ سروپ نارائن کا جو دھیان کرے۔ ایضاً
۴	جسم سبک کو گران بنا وے	چتر بھوجی چھوٹا سروپ کا دھیان چاہیے۔ ایضاً
۵	ہزاروں کوس کا حال بیٹھے ہوے دیکھ لیوے	مہت نت روپ کا دھیان شرط ہے۔ ایضاً

۶	ہزارون کوس کی باتین سُنے	اہنکار روپ کا تصور کرے یہ سیدھی حاصل ہو۔
۷	جو چیز جہان سے چاہے منگا لیوے	بشن روپ کا دھیان کرنا مشعر حصول مطالب ہے
۸	سب دیوتا اطاعت مین رہین	باسدیو روپ کا دھیان ایضاً ایضاً

آٹھ سیدھی لکھی گئی باقی اور سیدھون کا وصف لکھا جاتا ہے اور طریقہ عمل یکجا دکھلایا جاویگا ۹۔ جسم پر ضعیفی آنے نہین پاتی ۱۰۔ جس جگہ طبیعت دوڑاوے طرفۃ العین مین پہونچ جاوے ۱۱۔ دوسرے کی شکل کے مانند اپنی شکل بناوے ۱۲۔ اپنی جان کو دوسرے کے بدن مین لیجاوے ۱۳۔ جب چاہے تب مرے ۱۴۔ جس مقام پر جانیکی طبیعت چاہے اور جسکے ساتھ عیش کی خواہش ہو وہان جا کر عیش کرے ۱۵۔ جس چیز کیلیے خواہش ہوئی فی الفور موجود ہو جاوے ۱۶۔ جسکو جو حکم دے وہ بجالاوے اور خود واقف حالات ماضی اور مستقبل و حال کا ہو جاوے ۱۷۔ دوسرے کی طبیعت کی بات جانے اور سردی اور گرمی زمانے کی موثر نہو ۱۸۔ جلتی ہوئی آگ اور بڑھتا ہوا پانی کو روک دے اور زہر خوردہ انسان کو چاہے تو اُسکے جسم مین زہر کا اثر ہونے نہ دیوے۔ یہ اٹھارہ سیدھی مشہور ہین ۱۹۔ جہان چاہے پیدا ہو ۲۰۔ جسکو جس مرض کی دوا دیوے شفا ہو جاوے ۲۱۔ جو کہے راست ہو ۲۲۔ تب سیدھی اسکے حصول ہونے پر ریاضت مین مرتاضون کی کچھ کسی کا زخم کارگر نہین ہوتا واضح ہو کہ ۱۹ و ۲۰ و ۲۱ و ۲۲ نمبر کی سیدھیان باعث ریاضت کے اُن مرتاض کو حاصل ہوتی ہین اور باقی سیدھین ہر شخص کو استعمال سے مل سکتی ہین۔

دفعہ ۳۔ اجمالاً توصیف عمل سیدھون کی یہ ہے اور دھیان مذکورہ بالا مین درج ہے انرکار روپ کا دھیان کرنے والا دنیا کی خواہش چھوڑ کر نہایت خوش یعنے پرم آنند ہو جاتا ہے ۲۔ سیت روپ پرمیشر کا دھیان دھرنے سے انسان پر ضعیفی کا اثر ہونے نہین سکتا ۳۔ پرماتما کے دھیان سے دور کی بات سُنائی دیتی ہے ۴۔ سورج روپ پرمیشر مین تصور قائم ہونے سے ہزارون کوس کی چیزین دکھلائی دیتی ہین ۵۔ بایو روپ پرمیشر کے دھیان سے چشم زدن مین جہان چاہے چلا جاوے ۶۔ جوگ بھیاش کر کے اگن مین من لگانے سے اپنی شکل حسب دلخواہ تبدیل کرنے کی مقدرت ہوتی ہے ۷۔ انتشکرن مین آتما کے دھیان دھرنے سے دوسرے کے جسم مین اپنی جان لیجانے کی طاقت ہو جاتی ہے ۸۔ ستوگن کے دھیان سے جسکے ساتھ چاہے عیش کرتا پھرے ۹۔ ہر پنج عناصر کے

دھیان کرنے والے جلتی ہوئی آگ وربڑھتا ہوا پانی روک دیسکتے ہین ۔ اجو آدمی ہمیشہ آٹھون پہر
اپنی طبیعت مین ہرایک کام کا انجام متعلق بحکم اور اجازت پرمیشر کے سمجھا کرے ضروری اور لازمی
اور شرطیہ ہو کہ سب کام اُسکا پختہ اور درست اور عمدہ اور بہتر ہو اور کسی امر مین زوال نہ آوے
اور ہر دل عزیز قرار پاوے ۔

دفعہ ۴ - جو آدمی اندریون کو اپنے بس مین رکھکر سچے من سے پرمیشر کا دھیان کرتا ہو اور ہر
فعل کا فاعل سمجھتا اور کل شے مین اُسکو محیط جانتا ہو اُسکے سامنے اشٹون سیدھی ہاتھ جوڑ کر
کھڑی رہتی ہے ۔

دفعہ ۵ - پس انسان کو لازم ہو کہ آتما کا دھیان چھوڑ کر کسی دوسرے جانب کو نہ بھٹکے جبتک
او دیا کے تماشائے فانی کو نہ سمجھکر گرفتار تقلید گذشتگان اور گمراہون کا تھا اُتنی عمر اُسکی ضایع اور
بلا حساب رائگان گئی اور جب سے کہ پرماتما مین دھیان لگا کر اپنی خودی سے گذر کر منزل بیخودی کا
مسافر ہوئیگا اُس دم سے شمار اُسکی زندگی کی ہوویگی ۔ اے برادران ہند آتما نی بہت سے مقام پر
نصایح اور وعظ فرمایا ہو کہ پنبہ غفلت کو اپنے گوش سے نکال حاصل مدعا کی جانب پنچ دلکو رجوع کر
وہ درجہ حاصل کرو کہ عوام مین افضل و اعلیٰ قرار پاؤ باوجود اینہمہ حضرات غافل و نیم عاقل کو چہ ضلالت
یا ہر نہ آکر شراب بیخبری کے نشہ مین مدہوش ہو کر ایسے بیخبر اور متوالے خواب غفلت مین سو رہے ہین کہ خوف
ملک الموت اور دہشت عاقبت اندیشی بالکلیہ اُنکے گوشہ دل سے نکل گیا مانند روح حیوانی کے
سیاحی اور اوقات گذاری کو بہتر اور افضل سمجھتے ہین اب سوا ے حضرات ہند ہوش مین آکر عاقبت
اندیشی سے شرف سعادت کونین حصول مین درلاؤ اور لہو ولعب اور بیفایدہ کامون مین اوقات عزیز
کو ضایع ذکرو کیونکہ خوش وضعی اور محبت فرزند و زن یا الفت والدین یا اُنس خوبان روگل
مانع آتما شناسی ہین ۔

دفعہ ۶ - راقم کو بجز تحریر نصایح اور کچھ سود نہین ہو اور یہ بھی خوب جانتا ہون کہ اس نقارخانہ
مین طوطی کی آواز کو کون سنتا ہو فاما چونکہ اس فقیر کا خیر خواہ رفاہ گمراہان خلایق ہو لہذا ضروری
سمجھا گیا کہ اپنی جانب سے وعظ اور نصایح کے جو مدارج ہین اور اس برن پنجم کا بیست و سہ
برنون کا ثمر اور سب برن مثل دانہ مالا کے ہین انکو زیبا اور فرض ہو کر دیے اور لکھدیے جاوین

ہرچند کہ عوام کا دستور چاپلوسی اور خوشامد ہی مگر فقیر کو اس سی کیا مطلب بلکہ اُسی چاپلوسی اور خوشامد
کا نتیجہ یہ ہوا کہ تمام ہند مین سے طریقہ بیدانتی کا مفقود ہوتا جاتا ہی اور گمراہی کا سامان موجود ہوا
آتا ہی تھوڑا سا غور کر کے سمجھو کہ اس ہندوستان یا ساری ہفت اقلیم مین پہلے سب ہندو تھے اور ہر
شخص بید پڑھتا اور دوسرے قسم کے علمون کے حصول سی متمتع ہوتا تھا جب سے حضرات
برہمنون نے بیدخوانی سے عوام کو غیر مستحق قرار دیا اور درپردہ اپنے ہم قوم کی افزائش عزت
ملحوظ رکھی اُسی دم سی علم اور عمل ہند سی اُٹھا اور دوسرے نیگ والون نے لوٹ لیا اُسی کا
نتیجہ یہ ہوا کہ سلطنت ہند باعث بےعقلی اور مشورت حضرات کوتہ اندیش گو برگنیش جواب تک منفتح
بننے سے باز نہین آتے غارت گئی اور اسی علم چھپانے کا ثمرہ یہ ہوا کہ ہزارون ہندو مسلمان اور
کرشٹان ہوگئے اور تاہنوز یہ سلسلہ جاری ہے پس یارو تم بھی غور کرو کہ قابل تدارک یہ فرقہ ہی
یا لائق تعظیم قطع نظر اسکے تم سمجھو کہ اگر تمامی ہندوؤن کو اپنے اصول مذہب سے واقفکاری
ہوتی تو ایسا عمدہ مذہب چھوڑ کر دوسرا دین کیون قبول کرتے خیر ہرچہ گزشت باضی ہوست
یہ عوان اُنھین حضرات ناقص العقل کی گردن پر باندھا گیا جنھون نے علمون کو مثل پارچہ حیض کے
چھپانا جائز رکھا پرمیشر زندہ رکھے جناب منشی کنھیالال صاحب الکھدھاری زاد لطفہ کو جنھون نے
نہانخانۂ عدم سے بید کو ظاہر کیا اور عوام کی اطلاع کے لیے باین کم بضاعتی اپنے ہزارون روپیہ
صرف کر کے الکھ پرکاش اور الکھ امواج اور گیان پرکاش جو ترجمے ہر چہار بید اور جوگ بششٹ
اور سری کشن گیتا کے ہین ترجمہ کر کے چھپایا ہی ورنہ اس مذہب کا درخت خشک ہوا جاتا تھا
صرف منشی صاحب موصوف نے سرسبز اور شاداب کیا ہی ہند مین بہت سے امیر اور مالدار ہین
مگر کسی کی توفیق نہین ہوتی کہ اُن کتابون لکھوکھا جلد چھپوا کر عوام ہند کو کہ صاحب علم ہین تقسیم
کردین یا اُنکی ایسی اعانت یا دستگیری کرین کہ جناب موصوف اپنی قوت بازو کی اعانت
پاوین۔ کس بشنود یا نشنود من گفتگوے میکنم۔

نمبر ۵ ابیان ماحصل کسب کمال و کشف اور معجزہ و بیانیان پر ماتما کہ جو
درجہ جوگیشران نامی کو عطا ہوا کرتا ہے

راقم بجد غور اور تلاش کے دریا مین غوطہ زن تھا کہ فقرا کو کیونکر کشف اور کمال حاصل ہوجاتا ہی اُس غواصی مین پہلے صدف ہاے گوہر پرسیدھون کے ہاتھ آئے مگر نفس ناطقہ نے انکو لڑکون کا کھیل تبلائی اور اصلی کیفیت قسمی اس طرح پر ہدایت فرمائی کہ پابندان لذات محسوسات جو اپنے حواسونکو قابو نہین کرتے اور کور باطن ہونے کا اجزا از خود جمع کرتے ہین اُنکو چاہیے کہ اپنے حواس عشرہ کو ضبط کرین جب تخیل محسوسات کل دل سے جاتے رہینگے اور طبیعت اوپر تصور الٰہی یعنی دھیان کامل پر ماتا کے مستغرق اور مستقل مرتبہ اغراق کو پہونچ جاوینگے اُسدم ہر قسم کی کمالیت اور کشف حاصل ہوجاویگی پس اس ترکیب سے بہتر کوئی دوسری تدبیر عمدہ نہین ہی۔

دفعہ ۲: دوسرا غوطہ جانب صحیح اور راست ہوجانے بیان عابدون کے ہوا تو نفس ناطقہ یون ناطق ہوا کہ راست گوئی ایسی عمدہ خاصیت رکھتی ہی کہ جب لسان ہمیشہ سچ کہنی کی عادت کریگا اور جھوٹ کبھی زبان سے نہ نکالیگا وہ جو بات کہیگا خواہ مخواہ پرمیشر اسکو سچ کر دیویگا یہ شرف راست گوئی کا ہی بیان مفصل اسکا بیان نمبر ۵ مین نہایت فصاحت سے لکھا گیا ہے دیکھو۔

دفعہ ۳: ایک مراد یہ باقی رہجاتا ہی کہ کیا وجہ ہی کہ فقرا دوسرے کے اسرار دل پر آگاہ ہوجاتے ہین اسپر الہام یون ہوا کہ فقرا اپنی صفائی قلب سے کہ باعث ریاضت کے مجلی ہوگیا رہتا ہی پس جب کسی امر کا دریافت اُنکو منظور ہوتا ہے تو اُسے آئینہ ذیل مین کہ محل پرمیشر کا ہی اور پرمیشر حاوی ہر مقام اور ہر مقام اُسمین محیط بدین دلیل کہ ہر جز واپنے کل سے ہمیشہ ملا رہتا ہی ملاتا مل اُنکو امر مستفسرہ باغور کردہ اس طرح پر آئینہ دل مین نظر آتا ہے کہ وہ مقام مطلوب گویا برابر اعین اور حرکات اور سکنات وہان کے روبرو ہوجاتے مین پس دیکھنا چشم ظاہری اور چشم دل دونون یکسان ہی بدین نظر روشن ضمیران جن جن مدارج اور مقاصد کو چاہتے ہین حسب دلخواہ انہو دیکھا کرتے ہین اور جبتک خواہش کرتے ہین وے کیفیتین بدستور قائم رہتی ہین ورنہ مثل فراد طاش اور گنجفہ کے ابتر کر دیتے ہین کیونکہ ایسے خیالات اور تماشا کو وے لوگ محض پوچ سمجھتے ہین وجہ اُسکی یہ ہے کہ اگر وے اسکو پوچ نہ سمجھین اور اُسمین طبیعت کو رجوع لاوین تو وہ بھی پابندی محسوسات کی دل مین داخل ہوجاوین اور انکو تخیل محسوسات سے ہر آن کنارہ کشی کیے رہنا گویا کل مدار ریاضت اور تصوف کا ہے۔

دفعہ ۳ ہر شخص کو یہ مرتبہ مل سکتا ہے جو تخیل محسوسات کو ترک کر دے اور دھیان پرماتما مین ہردم مشغول رہے پس اے میرے برادران ہند اس امر تحیر انگیز کو نہایت غور سے معائنہ کر کے ایسی مشاقی بہم پہونچاؤ کہ اسرار غیبی پر حاوی ہو کر خاتمہ مراتب پر بلا تکلف پہونچ جاؤ۔
شعر کر تو ایسی محنت اے نادان دل + تا نہووے آخر ش تو پا بگل +

نمبر ۱۶ سولہ کلا جسم انسانی کا بیان کہ جسکی توضیح فرشتہ بناتی ہے اور وضاحت معنے اصلی نرگن اور سرگن کے

ہر ایک رمز مخفی اور رمز محجب کو صاف صاف کہنا گویا آدمی کو فرشتہ بنانا ہی ہر ایک شخص کو شک اس بات کی ہی کہ فرشتے نورانی ہوتے ہین اور انسان مخمر آب گل ہی تو وہ کیونکر فرشتہ ہو سکتا ہی اور وہ کون طریقہ ہے کہ راجہ جنک جو بدیہ موسوم ہوے کہ جنکی روایت آجتک مشہور رہی اور وہ درجہ کسی کو میسر نہوا یہ کیونکر ممکن ہی فقط لہذا وہ عمدہ بیان جو آیا لکھتا ہون شعر خوشتر آن باشد کہ سر دلبران گفتہ آید در حدیث دیگران +

دفعہ ۱ پانچ حواس ظاہری اور پانچ حواس باطنی اور چار قوار افعالی اور ۵ ا پران اور ۶ ادل جبتک یہ ۱۶ جدا جدا بدن مین موجود ہین ظاہرا بہیہ مکت حاصل نہین ہوتی ہی کہ لوازمۂ بشریت کچھ نکچھ باقی رہتا ہی مگر معرفت اور گیان توحید سے باوجود موجود رہی جسم کے جیون مکت ہو جاتی ہی

دفعہ ۲ جیسے کہ پانی سب دریاؤن کا سمندر سے نکلکر نام اور صورت علیحدہ قبول کرتا ہی آخر سب نام اور صورت چھوڑ کے پھر سمندر مین ملجاتا ہی اسی طرح پرم آتما دیکھنے والا اس تماشا کا ہے بدین سبب یہ سب کلا اور صورت پیدا ہوتی ہین اور اس سے تعلق رکھتی ہین اور اخیر مین اُسی مین سماجاتی ہین

دفعہ ۳ جب یہ ۱۶ کلا محو ہو کے اُسمین سماجاتی ہین اور نام اور صورت وغیرہ کچھ باقی نہین رہتا ہی تب وہ پرش کہلاتا ہی وجہ یہ ہی کہ اُسمین پر ہوجاتے ہین اور جب یہ ۱۶ کلا پھر ظاہر ہوتی ہین جیو آتما کہلاتا ہی غرض کہ محویت سے بے زوال اور آزاد وجلہ گرفتاری سے ہوتا ہی۔

دفعہ ۴ جو نام اور صورت اور رنگ بو رکھتا ہی وہ ۱۶ کلا کے اندر ہی اور سرگن کہلاتا ہی اور جو اُس سے باہر ہی وہ نرگن ہی اور وہ جو مفہوم ذہنی ہی وہ دونون مین ہی کیونکہ جسمین ۱۶ نہو تا وہ موجود دو سوم نہوتا اگ

وہ دونون سے باہر ہی بلکہ باہر سے بھی باہر ہی کہ جو موسوم ہی وہ وہ نہین ہے۔

دفعہ ۵ جب تک ۱۶ کلا کے اندر عمل کرے جیو آتما اور بندہ ہی کوئی ہوا اور جو ۱۶ کلا سی باہر ہو پرم آتما ہی کوئی ہو۔

دفعہ ۶ اور جو نفی اور اثبات کلا اور اُنکے شمار سے درگذرے وہ آتما ہی کوئی ہو دیکھو صفحہ ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ کتاب لکھ پرکاش مطبوعہ گیان پریس آگرہ۔

نمبر ۷ ابگیان یعنے عرفان کی تعریف کہ جسکے استعمال سے اولیاء اور مرد کامل عیار اور واصل بہ پرماتما ہو جاتا ہی

بگیان ایسی عمدہ شے ہی کہ جسکے علم اور تیقن سی ہر فرد بشر اولیائون کے زمرے مین گنا جاتا ہی اور مرد کامل عیار اور واصل پرماتما خطاب پاوے واضح ہو کہ آتما نہایت خوش ہوکے اپنے پیرو کارون کیلیے بلا واسطہ عرفان بتلاتا ہی اور گمراہان طریقہ معرفت کو کیا عمدہ ہدایت جو قابل دلنشینی ہی فرماتا ہی

دفعہ ۱ جو اس قابو کرنے سے جوگی اور دل کے قابو کرنیسے عارف کہلاتا ہی اور نہ لذات محسوسات اور ادراک مظنونات سی کنارہ کشی اختیار کرتا ہی وہ خطرات دنیا اور عقبیٰ سی آزاد ہو کر عرفان کی گھوڑے پر سوار ہوتا ہے۔

دفعہ ۲ اس طریقے کی پیرو کارون کے لیے تین طریقے بید مین قائم کیے گئے ہین پہلا اوپاشنا بمعنی عشق یعنے ایسی محبت صادق کرے کہ دوئی درمیان سی جاتی رہی دوسرا کرم کانڈ جسکے معنی ہین نیک افعال مین سعی کامل کرنا از روے علم معقول یعنی بید تیسرا گیان جسکے معنی ہین معرفت اسرار پرماتما۔

دفعہ ۳ انسان جب پیروی حصول مدارج عرفان کی حسب ہدایت بالا کر کے منزل مقصود پر پہونچ جاتا ہی مراتبات سہ گانہ بالا از خود ترک ہو جاتے ہین۔

دفعہ ۴ عارفون پر جہالت اپنا اثر نہین کرسکتی اور تمامی مخلوقات اُنکی نظر مین یکسان اور مساوی نظر آتے ہین کیونکہ پردہ دوئی کا اُنکے دل سے اُٹھ گیا رہتا ہی اور جلوہ نور پرماتما اُنکے دل مین ہر دم درخشان اور تابان بنا رہتا ہی۔

دفعہ ۵ - کسی طرحکا گنہگار اور سراپا عصیان سی بھرا ہوا ہو جب عرفان کی درجہ پہ پہونچے گا آتش سوزان عرفان اُسکی تصورات کے خرمن کو اس جلدی سی جلاکر پاک و صاف کر دیتی ہی کہ جیسے سُنار میلے سونے کو جلاکے زرخالص بنا دیتا ہی اور جب زرخالص ہوئیگا بے بہا ہو جاوے گا۔

دفعہ ۶ - عارف کو تمناے دولت اور خواہش جاہ و ثروت اور التجا حشمت اور شوکت کچھ نہین رہتی مستغنی ہر ایک خواہش سی عرفان کر دیتی ہے۔

دفعہ ۷ - ہرچند کہ عرفان سے کچھ دولت اور حشمت حاصل نہین ہو جاتی مگر عارف کے نزدیک ان نعمتون کی کچھ قدر باقی نہین رہتی کیونکہ ان نعمتون کو وہ فانی اور ناپایدار سمجھتا ہی اور اپنی خواہش کو اُنکی جانب رجوع نہین لاتا کیونکہ بنیاد خواہش متعلق حواس ہی اور عارف حواسون کا ضابطہ ہوتا ہی اور بگیان ایسی عمدہ شے ہی کہ تمام خواہشون کو جلا دیتی ہی۔

دفعہ ۸ - کرم کا کرنا اور چھوڑنا حسب موقع او رمناسب ہی جبتک خودی معدوم نہو کرم کو کرتے رہنا چاہیے اور جسکی نظر سے دوئی جاتی رہتی ہی وہ کرمون سے آزاد ہو جاتا ہے یعنے اُسکو پھر ضرورت کسی کرم کرنے کی باقی نہین رہتی

دفعہ ۹ - جو کہ کرم جوگ کرتا ہی وہ صافی دل ہو کر اپنی جسم اور حواس پہ قادر ہو جاتا ہی پھر پرماتما اُسپر دیال ہو کر اُسکے ناقص اعمال کو حساب سی منہا کر دیتا ہی یہ بھی بیان ویسا ہی ہے کہ جیسے تنکے کی اوٹ مین پہاڑ ہو دیکھو بیان نمبر ۲۶۔

دفعہ ۱۰ - برہم کا جاننے والا یعنی بگیانی باوجودیکہ سب فعل کرتا ہی مگر اپنی کو فاعل کسی فعل کا نہین سمجھتا بدین وجہ اُسکے افعال قبیحہ اُسکو گنہگار نہین کرسکتے ماسوا اسکی افعال قبیحہ کے گنہگار کرنے اور نکرنے کی رمز کو وہ خوب جانتا ہی اور دنیا مین ایسی لوگ اپنی مسکن ابائی مین رہتے ہین مگر عالم سے کشیدہ خاطر اور بیزار اور اُن پر تکلیفات یا خواہش دنیوی اپنا اثر نہین دکھلا سکتی ہین جیسے کہ پانی اپنا اثر کنول کے پھول یا پورین کے پتی پہ نہین کر سکتا باوصفیکہ ہمیشہ وہ پانی ہی مین قیام رکھتے ہین۔

دفعہ ۱۱ - عارف افعال کے نتیجہ کی تمنا کو ترک کر اور ہر ایک تمنا سے آزاد ہو کر پرماتما سے ملتا ہی اور تفرقہ کا گرفتار اپنے اعمال کا بدلا چاہا کرتا ہے لہذا وہ مقید رہا کرتا ہے +

دفعہ ۱۲ - بیگیان سے طرح کی قوت حاصل ہوتی ہی لہذا بیگیانی کسی کا محتاج نہین رہتا اپنے آتما کے دھیان مین مست رہتا ہی جس محویت کیوجہ سے صاحب نفاے ہر نوع کا پیش نظر رہتا ہی پس جب اصل مالک سے جا ملا تو اسکو پھر تمنا کسی چیز کی کیونکر باقی رہی

نمبر ۸ ابیان شناخت بیگیانی کہ جنکی تعظیم اور تکریم بقبول پرماتما عوام پر فرض ہی

دفعہ ۱ - عارف کو لازم ہی کہ جسقدر کام کرے پرمیشر کو اسکا فاعل سمجھے اور اسکی سزا اور جزا کا اپنے کو متوقع نکرے پس وہ صاحب کمال ہی -

دفعہ ۲ - نیک فعال ہونا اور توہمات سے منزہ اور اپنے حال موجودہ مین خوش اور کسی سے کچھ غرض یا التجا نرکھنا اور شہوت و غضب سے بری اور دل او راندریون کو زیر حکم عقل کے رکھنا اور تکلیفات رسمیات سے آزاد اور قانع اور رضا برمرضی پرمیشر پر رہنا اور جو کچھ میسر آوے اسپر شاکر رہنا بقول ہر چہ آید بیش بگذار و درویش و کسی کے جاہ اور جلال و رکمال پر حاسد نہونا اور برآمد اور غیر برآمد مدعا کو مساوی سمجھنا اور کسی حیوانات کو نکھانا اور کسی جاندار کو ستانا کیونکہ جان بخشی اور خواہش گوشت خواری سے دل سیاہ ہوجاتا ہی کہ جس دل کے صاف کرنے کے لیے ہزارون فکر لازم آتی ہین اور کرنی پڑتی ہین اور لذات محسوسات کو ترک کرنا اور حق کا نگران رہنا مین بیگیان اور عرفان ہی -

دفعہ ۳ - حواس عشرہ نہایت سرکشی مین رہتے ہین اور دل کو اپنی طرف کھینچا کرتے ہین مگر جبکہ عارف بدل نفس ناطقہ کی طرف متوجہ رہا کرے گا اُس حالت مین حواس اُسکے تابع ہو رہینگے الغرض عشق پرماتما عجیب اثر رکھتا ہے -

دفعہ ۴ - عارف جب کہ شہوت اور غضب کو روکے اور دلکو قابو کرے پھر اوسکے حواس جو محسوس کرین اور لذت محسوسات حاصل کرین داخل گناہ نہین ہی -

دفعہ ۵ - ضابطہ حواس ہمیشہ بیدار دل رہتا ہی اور جب دل صاف یعنے بیدا ہوا صاحب کشف اور کمال بن جاتا ہی -

دفعہ ۶ - اپنی خواہش و رطلب لذت سے شہوت رانی نکرنا اور بمراد تولید اور

تناسل رضاجوئی اپنی زوجہ کی کرنا یا کوئی غیر عورت بھی جو خود بخود باستدعاے تمام اور استدعاے کمال اپنی رفع شہوت کی التجا پیش لاوے اُس ضرورت کو رفع کر دینا اور واسطے قیام جسم اور حواس کی کھانا کہ جس سے خدمت خالق اور کاردنیوی کرتا ہے اسطرح کا کھانا اور حسب طرز بالا مباشرت کرنا داخل حساب یادتی گناہ یعنی مجموعۂ فرضی نہین ہے پس خلاف تمیز بالا شہوت رانی عارفونکی حق مین ایک آتش سوزان ریاضت ہے فقط واضح ہو کہ ایک فقرہ مباشرت زن غیر جو لکھدیا گیا ہے وہ ایسے دھوکے کی بات ہے کہ عقلمندان درجہ اعلی کیلیے نہایت صاف اور پاک ہے اور جاہلونکی واسطے مخزن آتشک اور سوزاک ہے اور اُس سے گذرنے پر جہلنی نہ خاک ہے یا وارثان مستورات کے چھوڑے اور بدفعلون کی ناک ہے زیادہ تشریح اصلی مقصود کی صرف بنظر امتیاز جہلا اور عقلا کے نہین کی گئی اور جس امر کو حکماے سابق نے خوف بے امتیازی جہلا سے لفظ گناہ فرضی قائم کر دیا ہے اُسکو مصلحتہً فقیر نے ظاہر نہین کیا اُسکے سمجھنے کیواسطے عقل سلیم درکار اور فکر رسا ضرور ہے۔

دفعہ ۷۔ حواس ظاہری اور باطنی اور قواے افعالی مصدر ہر فعل کی ہین جب یہ لذات محسوسات کیطرح مائل ہوتی ہین آتما سے غافل کر دیتی ہین پس لازمہ عرفان یہ ہے کہ حواسون کو ضبط کرنا بلکہ اُنکے قتل کی فکر کرنی چاہیے اور بالیقین سمجھنا ضرور ہے کہ معدوم کرنیوالے گیان یعنی عقل اور بیگیان یعنی عرفان کے یہی حواس نامعقول ہین۔

دفعہ ۸۔ الغرض خلاصہ کلام یہ ہے کہ دوسرون کی استدعاے ضروری سے اپنے جسم کو نہ چورا وے جیسے کوئی سائل کسی قسم کے سوال غرضانہ سے پیش آوے یا کوئی مستور مغلوب الشہوت التجاے مباشرت پیش لاوے بلاتامل اُسکی خاطرداری کرنی چاہیے رفع احتیاج سائلان ضرور ہے کسی قسم کی ہو کچھ گناہ نہین ہے کیونکہ بنظر رضاجوئی اور خاطرداری ایک سائل محتاج کی یہ فعل کیا گیا ہان جب خود مرتکب ورخواہشی اور مستدعی مباشرت ہوگا داخل جرم اور امتناع ہے الحاصل اس طرح کے فعل کرنے والون کا نام پرواہ کاری ہے کیونکہ بحالت استدعا رفع ضرورت نکرنا محض بے انصافی اور گناہ مفروضہ ہے؛ اب شائقین کو ایک ضرب المثل سناتا ہون کہ جو سری کرشن گیتا مین درج ہے مختصر ضرب المثل ایک دفعہ سری کرشن جی نے برج کی گوپیون سے فرمایا کہ تم لوگ دریاسا کھیشر کی ضیافت کرو اور جناجوش پر ہے تم سب اُس سے کہدینا کہ اگر سری کرشن جی اچھوتا ئید مین

توتم تھاہ ہوجاؤ چنانچہ جب گوپیان گئین اور جمنا اُنکے کلام فرمودہ سی گھٹ گئی وے پار چلی گئین اور سولہ ہزار تھال جو نوع کی غذایون سے پُر تھا پیش کرکے مستدعی اُنکی خورش کی ہوئین الغرض دُرباسا نے بالکل کھالیا اور کچھ نہ چھوڑا اور جب گوپیان پار اوتر آئی تھین پھر طغیانی جمنا جیون کی تیون ہوگئی تھی تب گوپیون نے رکھیشر مذکور سے پوچھا کہ اب ہم کس طرح پار اوترین اُنھون نے کہا کہ جمنا سے کہدینا کہ اگر دریا سا دوب کی خورش سے رہتی ہون توتم جانے کو راستہ دو چنانچہ اسی کلام کے کہنے سے جمنا مین قابل آمدراستہ بنگیا اور گوپیان اوتر آئین تب باخود بانہایت متعجب ہوئین کہ یا پرمیشر یہ کیا معاملہ ہی کہ سری کشن جی باوجود حظ اوٹھانے سولہ ہزار سکھیون کے اچھوتا نند کہلاتے ہین اور دُرباسا باوجود خورش نعمتہاے عظیم دوب خورندہ موسوم ہین جب فرط وہم نے اُنکے دلون کو نہایت گھبرادیا تب وے سری کرشن جی کی قدمبوسی سے سرفراز ہوکر اپنے راز دل کو ظاہر کین جناب مہاراج موصوف نے اپنی زبان مبارک سی اسطرح پر فرمایا کہ تم سب کو کیا شک ہی اسی شک مین عوام خلائق ماخود ہے اصل حقیقت یہ ہے کہ ہم اپنی خواہش سے تم لوگون کے ساتھ کچھ نہین کرتے اور جب استدعا تم لوگون کی ہوتی ہی اسکو رفع کردیتا ہون ویسے ہی دُرباسا ہمیشہ دوب کھاتی ہین اور سولہ ہزار تھال کی نعمتون کو صرف تم لوگون کی استدعا پر کھاگئین کچھ اپنی خوشی سے نہین کھایا فقط پس سمجھو کہ جو شخص بغرض خود کوئی فعل نہین کرتا اُسکا ملزم اور مجرم وہ نہین قرار پاسکتا سعدی کا قول ہی شعر چو سائل از تو بزاری طلب کند چیزے + بدہ وگرنہ ستمگر بزور بستاند دیگر تو ہم بر درے ہستی امیدوار + پس امید بر در نشینان بر آر +

نمبر ١٩ تارک الدنیا کی توضیح جو مختص دنیا دارون کے لیے قابل دید اور نقرا کے لیے لائق عمل و شنید ہے

فعلہ ۔ جب کوئی کرم کرکے افعال کی لذات سے سیر ہو تو ترک کرنا افعال کا اوسے دشوار ہوگا پس کمال سے محروم رہیگا ۔

دفعہ ٢ - اگر کوئی بظاہر حواس کو روک بیٹھے اور دل اُسکا تخیل محسوسات کا کرتا رہی وہ کند ذہن اور ہیرنا بالغ ہی اور جو حواس ظاہری اور باطنی اور دل کو بواجبی روکے اور قواے افعالی سے بے غرض نفسانی فعل کرے وہ بیشک قابل قرب پرماتما ہے۔

دفعہ ٣ - جو پہلے کرم یعنے افعال مروجہ کو کرتا نہین وہ تیاگی ہونے کی لیاقت رکھتا نہین اور جو فاعل نیک افعالی ہی وہ برمہ سے لین ہونے کے قابل ہی۔

دفعہ ٤ - جہلا جوگ کے معنی ترک تعلقات جانتے ہین اور ناواقفان زمانہ جنگل ورزی بتلاتے ہین اور اصلی معنی جوگ کے بموقع مناسب فعل کرنا ہی

دفعہ ٥ - بدافعالی کو چھوڑنا اور نیک فعالی کو بھی دل سے بے ثبات اور بے بنیاد سمجھنا ترک مطلق ہی لیکن اون فعلون کی محبت دل سی دور کرنا اور اُنکے نتائج پر متوقع نہ ہونا یہ تارک کی عمدہ صفت ہی شرح چونکہ انسان سے ترک مطلق افعال کا محض غیر ممکن ہی پس جو تمناے نتائج اور ہر ایک تمنا کو بتمامہ دل سی ترک کرتا ہی وہ تارک ہی کیونکہ جو نتائج کا متوقع نرہے گا وہ وہ فعل کرے گا جو پرمیشر کو مرغوب بلا رنج احدی ہی اور جو نتائج کا متمنی ہوگا وہ ہزار کو اپنے مطلب کیواسطے ستا کے جو کچھ کردنی اور ناکردنی ہی مفاد مدعا اپنے سمجھکے اُسکے کرنے سے دست کش نرہے گا۔

دفعہ ٦ - جو کوئی نیک فعالی بغیر طمع عوض کے کریگا اوسکو کبھی نقصان نہوگا کیونکہ نقصان اُسوقت معلوم ہوتا ہے جب نفع کی امید کرے اور نپاوے اور جسکو نفع کی غرض ہی نہین اُسکو نقصان کی آفت بھی نہین پس جو اتفاقیہ بلاخواہش پرمیشر کی کرپا سی اوسکو نتیجہ ملے وہ نفع مین سمجھے اور ایسا مفہوم رکھے گا کمت کو بھی ناچیز سمجھے گا ایسی سمجھ والون سی جو اتفاقًا ازراہ سہو کوئی خطا بھی ہوجاتی ہی اُس سے اوسکو ضرر بھی نہین ہوتا کیونکہ مضرت وہ ہی کہ جس سے غم اور اندوہ ہوا اور تیاگی کو خوشی اور غمگینی کچھ بھی نہین ہوتی اور تحسین اور نفرین کی کچھ پروا بھی نہین رکھتا لہذا پرمیشر بھی اوسکے قصورات کو معاف کردیتا ہے۔

دفعہ ٧ - جو جہلا اور حمقا جگ اور دان اور تپ کے نتائج کی امید رکھتے ہین اُنکو مجبور کرو اسیر کمند مایا ہو کر تاریکی مین بھٹکتے اور ٹھوکر کھاتے پھرتے ہین اور منزل مقصود کو پہونچنے سے

بہت ہی دور پڑے ہوئے ہین اور ہمیشہ اپنے کو گنہگار اور مجرم قرار دیکر حرکات نوع بنوع کی کرتے رہتے ہین۔

دفعہ ۸۔ تیاگی کی عین صفت ہی کہ اپنے زن وبچہ مین رہکر بخوشی مین وخرمی گذران کرے مگر دل سے ان کو غیر سمجھتا رہی اور مردہ اور لاواسطہ کی طرح اپنے دل کو رکھے اور جاہل جنگل مین جا اور گھر کو چھوڑ دوسرون کے ٹکڑے کی امید پر نوع بنوع کی شکلین بنائے گھومتے ہین وے محض بے علم اور بے عقل ور پورانے زمانے کے پیر نابالغون کے مقلد ہین اُنکی شان مین زیادہ لکھنا محض فضول اونکی توصیفات جنکو دیکھنا ہو منشی گردھاری لال صاحب کی گیان ساگر کی چھٹی موج مین دیکھ لیوے کافی اور بس ہی تشریح بید کی سرتی ہے کہ جو اس ہستی کو نیست سمجھے وہ ہستی ظاہری سے نیست ہو جاوے اور جو اسکی ضد پر اور بالعکس سمجھے نتیجہ متضاد پاوے ۲۔ آتم بد ہے کسی بہند مین نہین رہتا پس تعلقات کرم کانڈ سے آزاد ہوا اسکے واسطے وے کریا کرم جو پابستگان تعلقات کے لیے درکار ہین کوئی کرنی لازم نہین ہین۔

دفعہ ۹۔ جو جسم اور دل کو قابو مین کرے اور خواہش محسوسات کو تیاگ دیوی اُسکو لازم ہی کہ خلوت مین بیٹھ کے دل کو آتما سے لگا وے

دفعہ ۱۰۔ ایک ایسے صاف اور ہموار مکان مین جہان نشیب اور فراز نہو سبز گھاس کو بچھا دے اور اُسپر پوستین ہرن یا شیر کا رکھکر سیدھا ہو کے بیٹھے اور بدن کو کسی طرف اور کسطرح حرکت نہ دیوے اور ناک کی نتھنون کو بتوجہ تمام دیکھے اور نظر کو کسی طرف جانے نہ دیوی فقط یہ عمدہ طریقہ آتما شناسی کا ہی فقراے کامل کا قول ہی کہ مہاراج سری کرشن جی شامی دواپر کے شائقینون کو ترکیب بالا کی تعلیم فرمایا کرتے تھے اور بکثرت اس طریقہ کا رواج تھا۔

دفعہ ۱۱۔ جو آتما کا طالب ہو اُسکو چاہیے کہ مستقل مزاج ہو اور ملوثات سے آزاد ہو کر اپنا تابع بناوے پھر پر میشر کے دھیان مین اپنا دل رجوع لاوے کیونکہ دلیل ظاہر ہی کہ جس مکان مین اثر ہوا کم ہوتا ہے وہان شمع روشن کی روشنی مین جنبش کم ہوتی ہے علی ہذا جس دل مین ہوا اور حرص کم ہوتی ہے وہ کسی طرف حرکت نہین کرتا ہے پس جب اس ترکیب سے اپنی ذات کی طرف توجہ کرے پرم پد یعنے غایت مرتبہ کو پہونچیگا۔

دفعہ ۱۲۔ جب انسان اپنے پرماتما مین خوب محو ہو جاوے اور اُسکے سامنے جو کوئی حرکت کسی قسم کی کرے اور اُسکو اصلا امتیاز اور خبر اُسکی نہو اور مستغرق تصور پرماتما بدرجہ کامل ہو گیا ہو کہ جس مترادف فانی اللہ ہے پس وہی حالت استغراق کامل سے موسوم ہی چنانچہ اہل تصوف اس رمز کو خوب جانتے ہین اور بحالت استغراق خوب لطف اوٹھاتے ہین ایک شاعر نے کہا ہے شعر پیش مردن میرا ے نیکو سیر + جان بجانان وہ ز حال خود گذر + دیگر جان بجانان وہ وگرنہ از تو بستاند جل + خود تو منصف باش اے دل این نکو یا آن نکو +

نمبر ۲ توضیح طریقہ حصول سلیقہ برہم گیانی کہ جسکے حلول سے انسان فرشتہ تمثال ہو جاتا ہے

دفعہ ۱۔ حاکم غیب فرماندہ ہو کہ برہم گیانی وہ ہو کہ حقیقت نفس ناطقہ اور روح اور طبیعت کو جو مترادف بالمعنی ہین پہچانے اور تصفیہ قلب سے اُسکی کیفیت اصلی کو سمجھے اس تدریج سے اسکے دلمین گیان کی روشنی ہو جاویگی اور وہ روگن اور تموگن اور ستوگن کے دام سے نکل کر باہر ہو جاویگا اور یہ تینون گن جو مقتضاے بشری اور لازمہ جسمانی ہین اُنکی حرکات پر کچھ التفات نکریگا رنج اور راحت اور مرغوب و مکروہ اور خوشبو اور بدبو کو مساوی سمجھےگا اور کوئی تعظیم یا تحقیر اسکی کرے یکسان تصور کریگا اور دوست و دشمن کو برابر جانیگا اور کسی سے الفت یا نفرت نہ کریگا پس وہ تمامی قیود سے آزاد رہیگا کیونکہ وہ مختص دنیاے دون سے بے تعلق اور اُسکے کارخانے سے دامن افشاندہ ہے۔

دفعہ ۲۔ اعمال کے نتایج کی بالکل امید قوی جو رکھتا ہو قطع کرے کیونکہ یہ مقتضاے پست ہمتی کا ہی اور لایق شان اولو العزمی یہ ہے کہ خواہش کو دل سے دور کرے اور جملہ اعمال یعنی کرمون کو ترک کر دیوے اور سمجھے کہ عمل و عامل و نتیجہ اسکا تمام اسباب فانی ہین فقط آتما کی صنعت و مصنوع ہی کیونکہ آتما جو جاودانی ہی اُسکے پانے کو کوئی عمل اقسام مذکورہ سے درکار نہین ہے فقط گیان سے خود بخود حاصل ہوتا ہے اور عشق پرماتما کے رکھنے سے وہ خود عاشق ہو جاتا ہے۔

دفعہ ۳۔ گیانی اُس چیز کو جو نام اور نشان اور رنگ و بو رکھتا ہی فانی سمجھکر اُسکو یاد نہین کرتا

اور اوس بے چون وچرا کو جو بصفت جاودانی موصوف ہی ہر شے مین موجود دیکھتا ہے پس عوام جسکو در بدر تلاش کرتے ہین اوسکو دل مین پاتا ہے اور لذت بے حد حاصل کرتا ہے ور جو سرگن کے پوجنے والے ہین اور بیکنٹھ کی امید رکھتے ہین اور دوزخ سے ڈرتے ہین اُن کو نادان اور بے وقوف سمجھتا ہی اور اُنکے حال پر افسوس کرتا ہی کہ یہ بھی نہایت تاریکی مین بھٹکتے ہین گیان کا لازمہ یہ ہی کہ نرگن اور سرگن اور ظاہر اور باطن کو واحد سمجھے دیکھو دفعہ ۴ نمبری ۲۶ اکا۔

دفعہ ۴ محسوسات کی لذات کو ناچیز جانے اور تعینات کی الفت نہ کرکے اُنکو فانی تصور کرے اوسکو نہ خوف دوزخ ہی و نہ خواہش بہشت پس ایسے گیانی کو لذات بہشت مسرت نہین بخشتین اور آفات دوزخ اوسکو مکدر نہین کرتی ہین وجہ اوسکی یہ ہے کہ اُنکی اصلیت کے رمز سے وہ خوب واقف ہو جاتا ہے کہ جسکی تشریح بیان نمبری ۲۶ مین مفصل کردی گئی ہے پس ایسا جو گیانی ہے وہ جاودانی شے پر راغب رہتا ہے اور فانی اشیا پر توجہ نہین لاتا۔

دفعہ ۵ گیانی دو قسم کے ہوتے ہین ایک وے جو نرگن کا دھارنا کرتے ہین اور باطن پرستی مین رہتے ہین اور دوسرے وے ہین جو سرگن اوپاسنا کرتے ہین اور بہشت و دوزخ سے ڈرتے ہین اب ان دونون حضرات کے لیے عمدہ طریقہ بتاتا ہون وہ یہ ہی کہ قوت ادراک سے حق الیقین حاصل کرے اور اگیان کو فنا کرے پھر گیان کو بھی فنا کردے اور نرگن اور سرگن اور کثرت اور وحدت کو چھوڑ جیو اور ایشر کو واحد سمجھے اور قیل وقال سے منزہ ہو جاوے

شعر دیوان اسیر آزاد جب ہوا تو خموشی کری قبول + زیبا ہی شور مرغ گرفتار کے لیے۔

دفعہ ۶ یہ بھی لکھدینا ضرور ہے کہ حاصل مطلب کرم کانڈ اور اوپاسنا اور گیان ان تینون سے جدا ہے۔

دفعہ ۷ جو گیانی اور عارف ہی وہ تمام خواہشون کو گیان کی آگ روشن کرکے اودیا کی خواہشون کو بھسم کردیتا ہے اور غفلت کی نیند سے بیدار ہو جاتا ہی اور تعینات کی طرف متوجہ نہین ہوتا ہے اور بے خوف اور بے باک ہوکر سب کو یکسان جانتا ہی انسان ہو خواہ کوئی اور بیداری اور خواب کے عالم سے سکھپت مین آجاتا ہے اور آرام سے اُسکو بھی محو کرکے خود بصورت کل عالم کے ہو جاتا ہے۔

دفعہ ۸ - جو ہر شے مین آتما کو دیکھتا اور کل کا محیط سمجھتا ہے اور ہر فعل کا فاعل اور ہر ایک صنعت کا صانع جانتا ہے وہی برمھ گیانی ہے۔

نمبر ۲ بیان توضیح سلیقہ پرمہنس ور وضاحت طریقہ پرمہنسی کی عملی آوری کا

دفعہ ۱ - پرم ہنس کوئی فعل مثل جگ اور تپ اور برت وغیرہ کے نہین کرتا اور کسی سے کچھ غرض یا تمنا نہین رکھتا اور خوف موت اور توہمات صعوبت دوزخ بھی خیال مین نہین لاتا اوسکے پاس کوئی آوے تو منع نہین کرتا کیونکہ اوسکو خیال ہی نہین رہتا کہ آنیوالا کون ہی یعنے کماحقہ محوذات الطف ہوا رہتا ہے ۲ منتر اور جنتر اور تنتر اور جپ ور تپ ور دھیان اور دھارنا کچھ اوسکے واسطے لازم نہین ہے کسواسطے کہ یہ سب حرکات غرض سے ہوتے ہین اور پرم ہنس کو بے غرض اور لاواسطہ رہنا چاہیے دیکھو سری مت بھاگوت مین توصیفات دتاتری جی کا کہ وہ پابند لوازمات اوپاشنا اور کرم کانڈ کے نہ تھے۔

دفعہ ۲ - پرم ہنس کو ضرور نہین ہی کہ کسی مقام خاص مین رہے کیونکہ کل جہان اوسکا ہی یعنی جس جگہ رات ہو جاوے وہی مقام آرام تصور کر کے شب باشی کر لیوے اور ضرور ہی کہ اس اسم کا موسوم محبت آل ور اطفال اور اپنے خاندان کے بعد آسودگی اونکی لذات کی ترک کرے اور ضابط حواس ظاہری اور باطنی کا ہوے اور بھیم اور جادارین کو دور کرے۔

دفعہ ۳ - جب تک اس مرتبہ کو نہ پہونچے پرم ہنسی بے فائدہ ہے اور جب اس درجہ کو پہونچ جاوے چاہیے کہ جہان مردے جلائے جاتے ہین یا ویرانہ یا جنگل یا کسی درخت کے سایہ مین اپنا قیام کر لیا کرے

دفعہ ۴ - گدائی کو بعد دو پہر روز کے اس طرح جاوے کہ کوئی اونکی تعظیم نہ کرے عندالطلب اگر کوئی کچھ دیوے خوش نہوا ور اگر کوئی کچھ ندے ملول بھی نہووے اور کسیکے دروازے پر زیادہ انتظار بھی نکرے۔

دفعہ ۵ - گوشت اور شہد سناسی اور پرم ہنس کو کھانا نہ چاہیے سوا ے اسکے اور جو کھاوے حکم سمجھے۔

دفعہ ۶ - جو تکلیف اور سختی اوسپر گذرے اُس سے ملول نہو بلکہ اوسکی دافعت مین کوشش
بھی نکرے اور کسی قسم کی لذت کا خیال نہ رکھے پس جس نے کہ خواہش لذت کو ترک کر دیا چوٹی اور جنیو
کہ یہ چراغ واسطے اندھون کے ہے کاٹ کے اور توڑ کے بجھا دیتا ہے اور آزادگی کی طرح کان اور آنکھ
اور زبان بند کرکے مستغرق وجہان رہتا تاکا ہو جاتا ہے دیکھو بابھون دھیاے ایکادشش اسکند
سکھ ساگر کا اخیر -

دفعہ ۷ - پرم ہنس اندری اور حواس کو روک کر ہوشیار دل ہوکے آتما سے شغل کرکے اپنے مین آپ
مست رہتا ہے اور اپنے سے آپ حقیقت کو پاتا ہے یعنے آتما مین محو ہو جاتا ہے پس اپنے کو برہم سمجھتا ہے

دفعہ ۸ - اس دفعہ مین طریقہ اوایل یعنے آغاز اختیار اس پرمہنسی کو بتلاتا ہون گویا اندھون کی
آنکھ روشن کرتا ہون اور دیدۂ غیر مبصر کو مبصر بناتا ہون پہلے چاہیئے کہ دنیاداری کی تمام لذت
حاصل کرے اور علم کو واسطے رفع کرنے جہل اور حیرت کے پڑھکر عامل ہو اور عمل اپنا واسطے قادر ہونے
اعمال کے کرے اور جب گیان اُسکا علم الیقین سے درست ہو جاوے حق الیقین حاصل کرے
اور بعد گیان ہونے کے جب ہر ایک فرد اور کلام تہ آمیز عقلاے سابق سے آگاہ ہو جاوے تب افعال
حسنہ کو چھوڑ کے مثل حیوانون کے گذران نکرے اور ترک دنیداری یہانتک کرے کہ کوئی پارچہ یا
پوشاک دنیداری اپنی پاس نہ رکھے صرف ایک ٹکڑہ واسطے ستر پوشی کے رکھے اور موسم سرما کی آفت سے
بچنے کے واسطے کہنہ کہنہ پارچہ جو پھینکے ہوئے ملجاوین اونکو گوڈری بناکے رفع سرما کیا کرے
یہ مرتبہ ادنی ہے اعلے درجہ وہ ہے کہ کوئی چیز اپنے پاس نہ رکھے اور رنج اور راحت اور سردی اور
گرمی زمانہ کو مساوی سمجھے اور ایسا گرم ہو جاوے کہ سرما نزدیک نہ آوے تمنے قصۂ گرم
دیوان کا سنا ہوگا کہ جنکی پیٹھ پر بہت سے فقرانے کچا آٹا رکھکر روٹی بناکے کھالیا تھا
پس جب ایسا گرم ہو اوسکو تکلیف سرما کیا ستا سکتی ہے ۲ ایسی صفت کے
موصوف کو ایسے امر کا دھیان یعنے فکر پرورشس جسم از خود نہین رہتی ہے اور جسم کو
مردار سمجھ کر اُسکی محبت اور پرورشس مین بھولا نہین رہتا بلکہ سمجھتا ہے کہ مین نے اس
جسم کو معرفت کی آگ سے جلا دیا ہے - اسی واسطے کامل سنیاسی اپنے وداہ کرنے کے واسطے وقت

نزع منع کرجاتے ہین کیونکہ یہ سب رسومات اونکو چاہیئے کہ جو شک و شبہہ مین پھنسے ہین اور جو دوار کا مین جاکر مکت کا داغ لیکر سانڈ بنتے ہین اور وے جو کاشی کروٹ لینے کو بنارس جاتے ہین یہ اونسے علیحدہ ہوجاتا ہے اور ہر مقام کو واحد سمجھتا ہے جیسا کبیر داس کا قصہ اور یہ دوہا اُن کا مشہور ہے + دھیان برھم ہردے دھرے گھر جو سمر یر + ابناسی کے گود مین بہرین داس کبیر +

نمبر ۲۲ مجذوب کے عنوان کی وضاحت کہ جس درجے مین بہت ہی مشکل سے رہائی ہوتی ہے

مجذوب کا درجہ سب قسم کے فقرا سے اعلیٰ ہے اس درجے کا پہونچا ہوا دنیا کو مثل خواب و نقش بر آب کے تصور کرتا ہے اور ہر شے کو فانی سمجھتا اور پرماتما کو ہر شے مین محیط جانتا اور ہر ایک مخلوق کو واحد سمجھتا اور کسی رسم اور رسوم کا مطلق خیال نہین رکھتا ہے اور تمامی مصنوع کے خیال سے گذر کر اپنے خالق کے دھیان مین محو رہتا ہے اور بغیر تعصب کے ربانیت خاموشی کو گویائی پر فوق دیتا ہے اور جو کچھ اوسکی نظر مین گذرتا ہے نور پرماتما سے پرماتما ہے پر نظر آتا ہے اور ہر حال مین سرشار اور مخمور نشہ پرماتما بنا رہتا ہے یعنے تصور کامل پرماتما مین الست ہو کر رہتا

دفعہ ۲ - اس طریقے کے پیر کو چاہیئے کہ ظاہر اور باطن مین نیک افعالی سے آراستہ اور حکیمانہ اعتدال سے پیراستہ اور ظاہر کو خراب مگر باطن کو آئینے کے مانند شفاف اور مجلی رکھے اور بلا خیال درجۂ حاکم اور محکوم کے گذران کرے اور بیم اور رجا کو بالکل بھول جاوے اور قناعت کا مخزن بنجاوے اور دریائے دل مین موج ہراس اور وسواس کو اُٹھنے نہ دیوے اور کسی شئے کا مطلق خیال باقی نہ رکھے اور تمامی ترددات مخلوقات کو نیست و نابود کرڈالے اور زندہ دم فنا آسا بنا رہے پس جو ان وصفون سے موصوف ہو اوسی کا نام مجذوب ہے اور نہ کہ مثل الگھوڑیون کے شراب پی اور گوشت کھا اور دوسرون کو اُسکی ہدایت کرنا احسان سر پر اوٹھاوے اور کھیا رام کے گھر کا نام ہنساوے اور بابا شیوارام کے ٹھاکر جی کی چرنامرت کا لذت کہ جس سے کھیا رام مین روز تک مدہوش تھے نہ پا کے ملعون خلائق قرار پاوے لعنت ہے ایسے اشخاص پر کہ جو شراب محبت الٰہی نہ نوش کر خودی کی شراب مین مخمور رہتے ہین اور اپنی لن ترانی

اور لسانی اور لاف زنی کے بھروسے چاہ ضلالت مین گرتے ہین اور اپنے دل کو لذات محسوسا
زمانہ مین پابند رکھتے ہین مگر آفرین ہے اوپر کہ جو پیمانہ شراب عشق پر ہاتا کا پیکر اوسی سرور مین مسرور
رہتے ہین اور ہر دم فنافی اللہ اور محو ذات اقدس اور انوار رہا کرتے ہین **تشریح** ایک فرشتے کو
شک ہوا کہ کیا وجہہ ہے کہ پابندان قواعد مذہبی پر میشر کے دیدار جمال سے فائز نہین ہوتے اور بوڑھی
عورتین جو کسی مذہب کی مقید نہین ہین واصل پر ماتما ہو جاتی ہین فقط اوسنے معبود حقیقی سے اوسکے
دریافت کے واسطے التجائین پیش کین اوسپر الہام ہوا کہ دو شخص فلان مقام مین اپنے اپنے طریقے
کے مطابق کاربند ہین اون سے پوچھو کہ ستر ہزار شترون کی قطار ایک سوئی کے سوراخ سے نکل
گئی ہے۔ جب اسکا جواب تم پاؤگے شک تمھارا دفع ہو جاویگا۔ چنانچہ وہ آیا اور دیکھا کہ ایک شخص لمبی
داڑھی لئے وضو کرکے چلا چلا کے نماز پڑھتا ہے اور دوسرا دیوانون کی طرح مست پڑا ہوا ہے اوسنے
پہلے نمازی بیخبر حقیقت سے اپنے سوال کو پوچھا نمازی نے کہا کہ دیوانہ ہے خبط الحواس آجتک ایسا ہوا
اور نہ ہوگا تب وہ مجذوب کے پاس گیا اور سوال کا جواب طلب کیا اوس فقیر نے جواب دیا کہ ستر ہزار
شترونکی کیا گنتی ہے لکھو کھا قطار ہاتھیونکی اگر وہ معبود چاہے آدھے سوراخ سوئی سے بکشادہ پیشانی
باہر نکالے فقط اے فرشتہ تو شک مت کر اوسکی قدرت لا انتہا پر کسی کو آجتک علم ہوا اور نہ ہوسکا ہے
مذہب والے اور ہر شخص بےخبر پابند رسومات آبائے لیسے ناقص پھندے مین پھنسے ہین کہ جس سے
نکلنا اونکا محض دشوار ہے پس اپنے شک کو دفع کر اور اپنا راستہ لے۔ ویسے ہی سمجھو کہ پابندان مذاہب
مختلف دینوی کو ہرگز ہرگز وہان تک رسائی نہین ہوتی ہے مگر ہان اوس حالت مین ہر
شخص کو رسائی ہوسکتی ہے کہ جب قیود مجہول سے اپنی قوت مدرکہ کے زور سے نکلکر باہر آویگا
اور بیخود عشق حقیقی ہو دیگا۔ اور از خود رفتہ بنجاویگا وہ البتہ اس درجہ کو پاویگا۔

نمبر ۲۳ بیان طریقہ ریاضت کہ جس طریقہ عمدہ کے اختیار سے مرد مرتاض اور جوگیشر کہلاتا ہے

وقعہ۔ بیوقوفان روزگار اور بےعلمان ناتجربہ کار ریاضت کے معنی پیرو کاران اس طریقہ کو

ترک تعلقات دنیوی تبلاتے ہین یعنی جب آدمی زن و بچہ سے علیحدگی اختیار کرے اور نوکری یا کسی پیشہ جائز سے جو حصول منفعت اور سامان زیست کا کرتا ہو اس سے کنارہ کشی کرے تب اس کوچے مین قدم رکھے اور طرفہ تریہ کہ مریدان نظیر بدیہی دکھلاتے ہین کہ رکھیشر لوگ زمانہ سلف مین جنگل کے پتے کھاتے اور کوئی پوشاک نہ پہنکر درختون کے پتے اور پوستین پہنتے اور آدمیون کی صحبت سے کنارہ کشی کرتے تھے پس تم بھی جب اپنے قابل گوارا ان سب چیزون کی کرلو تب اس راہ کو اختیار کرو اور حضرت خواندہ مولوی روم کے شعر کو نظیر دیتے ہین ؎ چون خداخواہی وہم دنیائے دون این خیال ست محال ست جنون ٭ اور یہ نہین سمجھتے کہ اصل مضمون کنارہ کشی خلایق اور دنیا ر ددون را خواہش چلسیت ابہین ظاہر کرتا ہون کہ جسم سے علیحدہ ہونا نہین چاہیئے بلکہ اپنے مفہوم اور تصور سے علیحدگی خلایق چاہیئے اور دنیا کو چاہنا اور پرمیشر کو چاہنا بیشک منع ہے اور ہو نہین سکتا کیونکہ غرض قایل کی یہ ہے کہ خواہشین جو محسوسات کی ہین اُنکو چھوڑ نہ دنیا کو کیونکہ دنیا کو چھوڑ کر کیا آسمان پر رہیگا۔ جو دنیا کے چھوڑنے کا مطلب نکلتا ہے شعر دل ہے تیرا ایک اسمین اے حزین ٭ الفتین دو دو سما سکتی نہین ٭ اور قاعدہ یہ ہے کہ جب دل مین کسی قسم کی خواہش نہ رکھیگا تب دل صاف ہوجاویگا۔ اور جب دل صاف ہوجاویگا نور پرماتما جو اُس مین پُر ہے خود بخود بلا ریاضت نظر آنے لگے گا دل کو مثل گھوڑے کے تصور کرو اور پرماتما کو اُسپر سوار سمجھو یعنے عنان اشہب دل با ختیار آتما ہے۔

دفعہ ۳۔ مگر تمکو سمجھاتا ہون کہ برہم شناسی کے لیے صرف تعلق محسوسات کو دل سے باہر کردینا ہے یعنے جبکہ تعلق محسوسات دل سے باہر ہوجاویگا دوئی کی اسمین گنجایش نہ رہیگی جب دوئی دور ہوجاویگی قربت پرماتما قریب ہوجاویگی اور بفہمایش تمام تمکو ہدایت کرتا ہون کہ اپنے زن و بچہ مین رہکر عمر بسر کرو ہرگز ہرگز جاہلون کی طرح آوارہ دشت بلا نہو اور غیر کے ٹکڑے کے محتاج اپنے گھر کی آسایش چھوڑ کر نہو کیونکہ بھوک ایسی شے ہے کہ ہر بشر کے ساتھ رہتی ہے جب تم کاش خلاف ہدایت میرے حسب طریقہ جہلا گھر چھوڑ دوگے اور جب بھوک لگے گی تب کیا کروگے خواہ مخواہ جھک مار کے غیرون کے دست نگر ہوگے اور یہ کہو کہ رزاق جو گھر روزی دیتا ہے وہ باہر بھی دیویگا پس تم سے مین پوچھتا ہون کہ جس پرماتما نے تمھارے گھر سامان عیش موجود کردیا اور اوسکو چھوڑ کر پھر بار بغلیا

ڈالتے ہو اس سے کیا نفع ہے یہ طریقہ صرف پرمہنسون کے لیے موضوع ہے دنیا دار کے واسطے نہین دیکھو راجہ جنک بدیہہ کیسے کامل شخص تھے مگر انھون نے دنیا کو نہ چھوڑا یعنی اپنی دارالسلطنت مین رہکر یاد پرماتما اور محویت آتما سے بدیہہ ہو گئے اور آتما پر پوچھا گھر چھوڑنے کا نہ دیا گھر اور لڑکے بالون کو چھوڑنا اشتہاری اور مجرمون کا کام ہے مگر اپنے گھر مین اس طرح پر رہے کہ جیسے سرا مین مسافر بیں بیگانہ وار متعلقان سے گذران کرے اور جسم کو کھانا اور پینا اور مباشرت جائز بھی طریقے کے مطابق دیا کرے جیسے کہ محتاج کو باقی رہا یہ کہ چھوڑنا کیا مرد مرتاض کو زیبا ہے وہ یہ ہین-

۱ جہالت ۲- عدم توجہی پرورش جسم بواجبی کہ جس سے کوئی عضو بیکار ہو جائے اور غیرون کی مدد واقعی ہو سکے ۳- خودی اور نخوت اور تکبر اور نفسانیت ۴ مکر اور تزویر ۵ سنگدلی ۶ جمع عادات اور اسباب خرابی اور گرفتاری ۷ دروغ گوئی اور کذب ۸ نجالت ۹ غصہ اور غضب بیجا ۱۰ نسیان ۱۱ جہل مرکب ۱۲ دغابازی ۱۳ مردم آزاری اور ظلم ۱۴ شہوت رانی بغیر استدعا ۱۵ طمع ناجائز ۱۶ ترک خواہش محسوسات ۱۷ نزاع اور بدمزاجی ۱۸ ادتشام دہی اور سخت گوئی اور بدزبانی ۱۹ بداخلاقی اور زبان درازی ۲۰ کثرت صحبت زنان ۲۱ خود مطلبی ۲۲ ذائقہ کے لیے خواہش کھانا کسی غذا کا ۲۳ معمولی اور ضروری افعال سے نفرت کرنا ۲۴ تمنا یا غرض اپنی لیجانا کسی مخلوق کے پاس ۲۵ پرستش مورت ہائے بغیر مفہوم و غلت غائی ایجاد انکی ۲۶ مغرور اور خود فراموش ہونا اپنی خوبصورتی اور حسن و ملاحت پر-

دفعہ ۳- عقلا ضروری حرکات اور افعال کو لازمہ جسمانی جانتے ہین جیسے بھوک اور پیاس اور مباشرت بحالت قوت بصرف فرق درمیان جہلا اور عقلا کے یہ ہے کہ عقلا از روے قانون حکمت اور اعتدال اور حسب استدعا صرف بہ نظر رفع ضرورت کرتے ہین اور جہلا بنظر ذائقہ اور حظ منجانب خود

دفعہ ۴- مرد مرتاض کو چاہیے کہ مہمان نوازی اور تواضع اور تسلی دنیا اور راست گوئی اور شیرین زبانی اور سخن معقول کہنا اور بید و شاستر پڑھنا اور عوام کو راہ نیک بتانا اور دل کو وسواس سے آلودہ نکرنا اور خاموش رہنا یعنی موقع سے تکلم کرنا اور ضبط رکھنا حواس کو اور باطن کو صاف رکھنا ملوثات دنیوی سے اور تصور کو درست اور مضبوط بنانا پرماتما مین اور شہرت نام کو مکاری سے نہ بڑھانا کیونکہ وہ سریع الزوال ہے یہ سب افعال حمیدہ سکیے -

نمبر ۲۴ بھگت کے نام کی شرح اور اُسکی توصیف

دفعہ ۱ - بھگت کو لازم ہے کہ جسقدر فعل کرے پرمیشر کو فاعل سمجھے اور اپنے من کو پرماتما مین محو کیئے رہے اور پرمیشر کا شریک کسی کو نہ گردانے یعنی وحدہٗ لاشریک کا مفہوم رکھے کہ جسکو بید مین لکھا ہے کہ ایکو برہم دویتیو ناست اور اُسکا مخلوق سبکو سمجھے وہی بھگت ہی اور جو اس طرح پر ہمیشہ اپنا دھیان پرماتما مین لگائے رہیگا اخیر نتیجہ اُسکا یہ ہوگا کہ اوسی کشتی دھیان پر چڑھکے بھو روپی سمندر سے پار اوتر جائیگا۔

دفعہ ۲ - جس قدر خیرات کرے یہ نہ سمجھے کہ پرمیشر کو دیتا ہون کیونکہ اُسکی کیا چیز ہے کہ پرمیشر کو دیوےگا اور وہ پرمیشر کہ جسکا تمام مخلوق محتاج ہی مگر ہان اس مفہوم سے دیوے کہ پرماتمانے جو اندازہ ضرورت سے زائد رزق زیادہ دیے ہین وہ حق محتاجان اور غربا کا ہے مگر یہ بھی نہ چاہیئے کہ اپنے زن و بچہ کا حق کہ جنکی پرورش اُسپر فرض ہی دیدیوے اور خیرات دینے کے واسطے کچھ خصوصیت قوم برہمن اور مقام تیرتھ کو نہین جس مقام پر اور جسکو چاہے محتاج سمجھکر اور دیکھکر دیوے اور اپنا صدقہ قبول ہوا سمجھے اور یہ بھی خوب سمجھتا رہے کہ جنکے ہاتھ پیر درست ہین اور گرستی اور نوکری سے اپنا گذر کرسکتے ہین گو بیہودہ نہ جٹا بڑھائے اور گروا اور سیلھی پہنے اور قسم قسم کا تلک اور چھاپا لگائے گھومتے ہون اُنکو کچھہ نہ دے کیونکہ وہ مکار اور کاہل الوجود ہین بلکہ اُن سے ہم کلام بھی نہو مگر جبکہ وے نرے نان شبینہ کے محتاج اور عدیم التوشہ ہون تامل دیکھکر اُنکے شکم بھرنے کے اندازسے دیوے نقد ہو خواہ جنس یا سرما جو نہایت ستاتا ہو اور برہنگی سے وہ تاب سرما برداشت نکرسکتے ہون اور جبکہ یقین کامل اسکا ہوجاوے کہ اپنا سرمائی پوشاک پیچھے گھر نہ چھوڑ آیا ہو کوئی زمستانی پارچہ یا کمل دیوے کیونکہ عین رضامندی پرماتما کی پرورش محتاجان و اشخاص مذکور سے پیدا ہوتی ہی اور ایسے موقع کی سخاوت ایسی عمدہ ہے کہ اگر مفصل تحریر ہو تو ایک کتاب آئینہ سخاوت کی بنجاوے

دفعہ ۳ - شیرین سخنی اور نرم کلامی سے متکلم ہونا خاص جوہر ذاتی بھگتون کی ہے اور عجز و انکساری مُہر اُن کے لیے موضوع ہے۔

دفعہ ۴ - بغیر غرور کے زندگی قطع کرنا اور خود نمائی چھوڑ دینا اور کسی پر ظلم نہ کرنا اور متحمل اور بے تعلق رہنا اور مرشد کی فرمانبرداری کرنا اور صاف اور ظاہر اور مستقبل مزاج رہنا اور حواسونکو قابو مین رکھنا اور نفرت محسوسات کی لذات سے کرنا اور عیبون کی پردہ پوشی کرنا اور پردہ فاش کی نیت نہ کرنا اور اپنے عزیز اور اقارب کی خاطر سے ناانصافی نکرنا اور عبادت یعنے دھیان پرماتما کرے اور خلوت نشینی اور تنہائی اور کم سخنی اختیار کرے اور خلوت بیٹھک بازی سے پرہیز رکھے اور مفسد اور عیاش اور قمار باز اور کبوتر باز اور دیگر بدوضعان اور مفتریان اور جاہلان سے کنارہ کشی کرے یعنی دنیا مین سلامت روی سے گذران کرے اور علم اور عقل اور صنعت اور زراعت اور تجارت وغیرہ عمدہ پیشون سے زر حاصل کرکے واجبی اور ضروری مصارف مین صرف کرے اور عیش و آرام سے زن اور بچہ مین اپنی اوقات کو پرمیشر کے استقلال قایم رکھنے کے لیے توکل پر میشر قطع کرے اور پرماتما چرن کی جانب نرگن برمہ کا دھیان چھوڑ کر بھول نہ جاوے اور برہمنان اباہ فریب کے سخنان مرغوب اور محوف کو نہ سُنے کیونکہ اُنکے بزرگون نے بہت سے اشلوک صدہا پستکون مین جہلائے ہند کے پھسنے کے واسطے بنا رکھے ہین کہ جہلا پر کیا اور حضرات اُسی ذریعہ سے عقلاے ہند کو بھی ٹھگتے ہین ۔

دفعہ ایضاً ۔ بھگت کے لفظی معنی یہ ہین کہ بھور دپی سنسار کی گتی اوسپر بیاپان ہو یعنے لذائذ محسوسات کا اثر اوسپر غالب نہو ۔ پس جو ان صفتون سے موصوف ہو بھگت کہلائے خالی ترکال اشنان وچھاپہ لگانے اور سرخ و سفید چندن جسم پر چڑھانے اور لمبی دھوتی پہننے اور لمبا مالا جپنے اور لذائذ محسوسات مین مبتلا رہنے سے مرتبہ بھگت کو نہین پہونچتا ہے ۔

دفعہ ۵ ۔ اپنے گھر مین اس طرح رہے جیسا کہ اس شعر کا مضمون ہے شعر دنیا مین رہ کے سب سے جدا ہو تو جانیے ۔ شہ ہین سلطنت مین گدا ہو تو جانیے ۔ خوبان کم سنون پہ سبھی ہوتے ہین فدا ۔ معشوق پیر پر جو فدا ہو تو جانیے ۔ ایسی سمجھ والے مرتبہ بھگت کو پہونچتے ہین ۔

نمبر ۲۵ ترکیب عجیبہ جاہل سے عقلمند ہونے کا بیان

دفعہ ۱ ۔ بہت مشکل ہے کہ جاہل عاقل ہو جاوے یعنے مورکھ سیانا بن جاوے مگر چونکہ اس

کتاب مین ایسے ہی بیانات قلمبند ہوئے ہین کہ جو نہایت نایاب ہین اور مشکل اور تردد عظیم سے ہاتھ آتے ہین لہذا وہ رمز بھی بیان کیا جاتا ہے کہ جہلا درجہ عقلا مین فائز ہون وہ یہ ہے۔

دفعہ ۲۔ جو کوئی اپنے نتیجہ افعال کو ایشر کے شنکلپ نہین کرتا اور فائدے کا متوقع رہتا ہے وے سخت غافل اور نادان ہین جو کہ بامید نتیجہ ملنے کے اُنکو بہتر جانتے ہین اور آتما کو نہین پہچانتے تاکہ اسکے پہچاننے کو فضول اور بے ضرر جانتے ہین وے پورے احمق ہین اور اس حماقت کا سبب یہ ہے کہ انکا دل حد سے زیادہ اپنے زن اور بچہ اور خویش اور اقارب کی محبت اور حواسون اور اندریون کی لذت مین غرق رہتا ہے اور زن اور زمین زر کے اسباب کو بنہایت مراتب ہر ایک نعمتون کا جانتا ہے پس جو فعل کرتا ہے برائے زیادہ ہونے اور قایم رہنے اُن اشیاؤن کے کرتا ہے اور نتیجون کا توقع رکھتا ہے

دفعہ ۳۔ نہایت غور سے سمجھنے کی بات ہے کہ جسم آدمی کا شہر برھم یعنے برھم پوری ہے اور عقل سے اُس مین روشنی ہے اور دل مین جو ایک سوراخ نہایت عمدہ ہے وہ خاص محل آتما کا ہے وہ متحرک کرنے والا اور صاحب حکومت ہے اُس سے محبت کر اور شک نتایج اعمال و کرم وغیرہ کو دور کر کیونکہ یہ سب قیود مجہول مطلق کی حرکات ہین اور وہ برھم غیر مقید ہے۔

دفعہ ۴۔ جب خواہش ہر قسم کی چھوڑ دیوے اور محویت پرماتما اختیار کرے وہ برھم کو پاوے اور وہ گیان سے پایا جاتا ہے۔ ریاضت اور اعمال کا محتاج نہین اور وہ دوگانگی سے منزہ ہے اور جب تک دل دوئی سے پاک نہو وہ بہت دور ہے۔

دفعہ ۵۔ دل عجیب لطیف ہے یعنے اُسکی خاصیت ہے کہ جسکا تصور کرے اُسکو خواب مین دیکھے پس کسی طرح غیر ممکن نہین ہے کہ آتما کی خواہش جسکو ہو تمام منزل کے رجوع کر دینے سے اُسکو آتما نہ ملے۔

دفعہ ۶۔ جس طرح جہلا دولت دنیا اور لذات محسوسات کو چاہتے ہین ویسے ہی خواہشی ہوتے ہین اور اسی تصور مین مستغرق رہتے ہین پس جو جہالت کو دور کرنا چاہے اور عاقل ہونے کی خواہش رکھے اُسے چاہیئے کہ ترک لذات محسوسات کی کر کے محویت پیدا کرے پھر وہ ایسا عاقل ہو جاویگا کہ اچھے اچھے دیوانون سے باتین کرے اور اُنکی خود رفتگی کا عمدہ جزو دین جاوے اور سے خود رفتہ بھی اُسکو کچھ سمجھین۔

دفعہ ۶ - چونکہ ترک تعلقات دنیوی نہایت مشکل ہے اور یکبیک خواہش حواسونکی چھوٹ جانا نہایت دشوار ہیں شائقین کو چاہیئے کہ واسطے دفع واتبات بالا استعمال درس کتب ترجمہ ہر چہار بید یعنی الکھ پرکاش و ترجمہ جوگ بششٹ یعنی الکھ امواج و ترجمہ سری کرشن گیتا یعنی گیان پرکاش و آئینہ مذہب ہنود و یعنے کتب ہذا کا کرے و بغور مطالعہ کرکے اُنکے جوہر عقل افروز سے اپنے فیض کو پہونچے کاش مضامین ادق ہین اُسکے ذہن کی رسائی نہو سکے تو گیانیون کے مقابلے مین ان سب کتابون کے بیانات کو خوب حل کرے پھر عقل کا تیلا بن جاوے -

دفعہ ۷ - جب آدمی کو اشتغال دنیوی سے فرصت ہو مختص رات کے وقت تنہائی مین بیٹھکر تصفیہ قلب کرے اور اپنے برھم سے اپنے سوالات کا جواب طلب کرے یعنی جسقدر اُسنے دن بھر مین کام کیا ہو یا کلام اُسکے حُسن اور قبح کو دریافت کرے کہ مین نے کون کون سے کام اور کلام عمدہ کیے اور کون کون سے خراب اور کیا کیا خراب تھے کہ جنکا ترک ضروری ہے اور کیا کیا بر آئینہ کرنا چاہیئے کہ جسکو زمانے کے عاید پسند کرین کیونکہ جو شخص بے دریافت انتہائے کسی کام کے کوئی فعل کرتا ہے وہ مضرت اُٹھاتا ہے اور جو پہلے سے سوچ کرتا ہے وہ منتفع ہوتا ہے ہندی مثل ہے اگر سوچے سدا سکھی -

دفعہ ۸ - اب توضیح کیجاتی ہے کہ درمیان عاقل اور جاہل اور اُنکے اقسام کی کیا فرق ہے پس سمجھو کہ عاقل دو طرح کے ہین ایک عاقل دوسرا نیم عاقل وہ ہے کہ جس کام کے کرنے کو مرکوز خاطر رکھے اُسکا اخیر انجام خوب سمجھ لیوے جب سودمند معلوم ہو اقدام کرے اور پرمیشر کا دھیان دھر کر اُس کام کو آغاز کرے اور نیم عاقل وہ ہے کہ بلا سمجھے اور دریافت اخیر فعل مرکوزہ کسی کام کو شروع کر دیوے اور جب زوال مین پڑے اپنے عقل کی تکلیف کرکے زور سے حل مشکل کرے جاہل کی بھی دو تفریق ہے اول جاہل دوسرا جاہل مطلق جاہل وہ ہے کہ بلا خیال انتہائے کسی فعل کے اُس کا آغاز کر دے اور جب زوال مین مبتلا ہو نکل نہ سکے اور مقید دام بلا ہو جاوے فقط اور جاہل مطلق وہ ہے کہ جو برھم کا گیان نرکھتا ہو اور اپنی کوشش اور محنت کو اپنی تقدیر سمجھتا ہو اور پرمیشر کو جو ہر فعلون کا نتیجہ دینے والا ہے فاعل نسمجھتا ہو اور شبانہ روز نوع بنوع کی فکر کی دریا مین غوطہ زن رہا کرے اور شکل رہائی کی اور برھم شناسی سے نجانتا ہو کاشش جاننا بھی ہو تو اُس طرف

دھیان نہ لاتا ہو الغرض تصفیہ قلب کو بڑا رتبہ ہے بلا تکلف جاہل اس ترکیب سے عاقل ہوجاویگا اگر حد سے زیادہ جو عقلمند ہو اور پرماتما کے دھیان سے غافل ہو جاہل ہے اور جو غایت مرتبہ کا جاہل ہو اور پرمیشر مین محویت حاصل کرے وہ عاقل ہے ۔

نمبر ۲۶ بیان عدم اظہار رمز اصلی کہ جسکے اخفا کو عقلا نے جائز رکھا ہے

دفعہ ۱ ۔ راقم اگر جملہ باتون کے رمز کو صاف صاف لکھدیوے تو نوع انسان نوع حیوان سے بدتر ہوجاوین ہر چند عقلا حسب راے سلیم اپنے کاربند رہین گے مگر جہلا بالا خیال اصلی مرتکب جب انون کی طرح پر استعمال کرینگے اور ایسی ایسی حرکات نالایقہ کے مرتکب ہون گے کہ جس خوف اور پیشبندی سے عقلاے سابق نے دھرم شاستر بنایا اور نوع بنوع کی خوف اور خواہش شاستر ون مین ظاہر کیا ہے وے بالکل شیشہ بر طاق ہوجاوین **مصرعہ** ۔ ہنوز شیشہ بطاق ست و مردمان مستند ۔

دفعہ ۲ ۔ جو کوئی آتما کا گیانی ہوتا ہے وہ تمام مخلوق مین اپنے تئین حاوی سمجھتا ہے بدین دلیل کہ وہ آتما سے وصل ہوگیا رہتا ہی پس اپنے کو آتما سے جدا نہین جانتا ہے وشن اور مہیشر اور برہما بھی اپنے کو جانتا ہے اور عذاب اور ثواب اور دوزخ اور بہشت سبکو اپنا ہی جسم تصور کرتا ہے کیونکہ فی الواقع بہشت اور دوزخ کوئی مقام نہین ہے عقلا کے جہلا کے سمجھانے اور خوف بدافعالی اور رغبت نیک افعالی دکھلانے کے لیے یہ دونون نام وضع اور اختراع کر دیے ہین تاکہ عوام جب تک اودیا مین پھنسا رہیگا خوش ترنگی سے دنیا مین بسر کریگا ۔

اب تم سمجھو کہ جیسے گناہ اور ثواب کوئی شے نہین ہے ایک اسم فرضی مثل دوزخ اور بہشت کے ہر دنیا ہی دوزخ اور بہشت کو سمجھو قس علی ہذا دیگر واجبات کہ جنکی خواہش اور خوف تم رکھتے ہو بے اصل محض سمجھو بجز پرماتما کے جسقدر اشیا نظر آتی ہین سبکو فانی اور بے اصل یعنی محض نقش بر آب مثل خیال اور تماشای خواب سمجھتے ہو اور پرمیشر کے عشق مین اس طرح محو ہو جاو کہ جس مذاق کی تصریح کیفیت مین منشی بایع نگار عندلیب البیان رطب اللسان

دفعہ ۳ ۔ یہ دیوتا جنکی عوام پرستش کرتے ہین ظاہری اور مصنوعی ہین اور وہ جو ظاہر اور باطن سبکا مبدا اور منتہا الاہی اور حقیقی اور تحقیقی ہے وہ ہر ایک جسم مین حلول ہے اسکے پانے اور ملنے کے واسطے

گیان اور پریم شرط ہے تم خوب سمجھو کہ کوئی دیوتا یا رکھیشر متوفی یا پیغمبر یا اولیا فنا شدہ اختیار نہین رکھتا ہے کہ پرمیشر سے ملا دیوے کیونکہ جو خود مفقود ہے وہ کب موجود ہو سکتا ہے اور جب جو مجسم نہین ہو سکتا تو اُسکی رہبری کی کیا اُمید ہے اور شفاعت کی کیا توقع پس جو اُنسے اُمید رہبری یا شفاعت رکھتا ہے عقل کا دشمن ہے اور وہ پرماتما جیسے کہ مفروض غیر محسوس ہے ویسے ہی علم اور عمل کی قوت سے خود بخود نظر آتا ہے بدین نظر حواسوں کو ضبط کر اور پرماتما مین دھیان لگائے رہنا انسان کو لازم ہے اور اپنے ہر مطلب کو پرمیشر سے طلب کرنا چاہیئے جو کوئی دوسرون سے رفع تمنا چاہتا ہے وہ نہایت عمیق اور تاریک چاہ ضلالت مین پھنسا اور گرا ہوا ہے جیسے کہ راجہ نرگ کہ جسکا قصہ سری مت بھاگوت مین ہے اور کسی قدر بیان نمبری ۱۰ دفعہ ۶ اور ۸ بھی اس بیان سے متعلق ہے ۔

دفعہ ۴ ۔ حالت عمل مراتبات سہج سادہ یا سن سادہ یا انہد شبد کی جو کچھ نظر آوے یا خواب مین دیکھے کسی سے ظاہر نہ کرے ورنہ عامل کی محنت بالکلیہ ضایع جاویگی اور حصول کمال سے محرومی ہو جاویگی

نمبر ۲۷ بیان اٹھ جانے پردہ غفلت انتشکرن

شکم سیری بڑی بلا ہے انسان کو بالکل کاہل اور غافل بنا دیتی ہے اگر انسان کسی قسم کے غلہ سے شکم سیری نہ کرے اور بجائے خورش غلہ دودھ پیا کرے تو یہ درجہ اعلےٰ ہے مگر یہ مجاورت بہم پہونچانا ہر شخص کا کام نہین ہے اور اس کتاب مین بالکل منشاء بیان اور فیض رسانی عوام کے ہے لہذا وہ ترکیب بیان کیجاتی ہے کہ ہر شخص کے تہ دل سے پردہ غفلت اُٹھ جاوے اور نور لازوال آتما اُسکے ہر وقت عین اور درخشان بنا رہے اور انتشکرن ہر عامل کا اس پرم جوت کی روشنیون سے منور ہو جاوے پس وہ ترکیب لکھی جاتی ہے ۔

دفعہ ۱ ۔ دن کو ایک مرتبہ یا دو مرتبہ بفراغت تمام کھاوے اور شام کو کسی قدر سوکشم بھوجن کر کے ایک پہر کامل آرام کرے زان بعد بیدار ہو کر اپنے پرماتما کے دھیان مین مہارت حاصل کرے اور جب شاغل کو قبل غروب آفتاب کچھ کھا کر سو رہا کریگا خواہ مخواہ بعد پہر رات یا نصف شب کے اُس کی نیند کُھل جاویگی اور مبادا خود بخود نیند نہ کُھل سکے تو نیند کھلجانے کی ترکیب بیان نمبری ۴۴ کے دفعہ ۵ مین لکھا ہوا ہے دیکھو لوکاش خلاف منشاء اسکے جو پابندی کرے اور آدھی رات یا پہر رات

کو کھائینگی رہ جاویگا کسی طرح پر یہ پردہ غفلت اُٹھیگا تو دل سے نہ اُٹھیگا نہایت تجربہ کرکے یہ ترکیب لکھی گئی ہے جسکو شوق ہو آزمالیوے۔

دفعہ ۲ - راقم نہایت فراخ پیشانی سے اپنے پرلیشر کے ہر ایک مخلوق کو نہایت مبانبانہ کردیتا ہے کہ اے عاقلان غفلت شعار غفلت اور کہالت کو چھوڑکر پرم پدپراپتا مین لینا حاصل کرو اور دھیان مین آتاکے اپنی عمر عزیز کو جو اپنی تمہاری گذری جاتی ہے ایسے شغل لطیف مین بسر کرو تاکہ دنیا مین بھلے آدمی کہلاؤ اور پرمیشر بھی تمکو عزیز سمجھے اور برقع غفلت جو تمھارے چہرہ پر پڑا ہے باد صبا گیان سے اُڑجاوے۔

دفعہ ۳ - نہایت کوشش اور سعی بلیغ کرنا چاہیے کہ اپنے کسب جائز کا حاصل کھانے مین آوے یعنی لقمہ حلال کھایا جاوے اور بدفعلی اور مکاری سے زر حاصل کرنے کا قصد نرکھے کاش اتفاقیہ کچھ ہاتھ لگ جاوے یا کوئی عقل کا اندھا دے جاوے اُسکو خیرات مین بلا تامل صرف کرڈالے اپنے مصرف کے لیے نرکھے اس تمہید مین شاہ بو علی قلندر نے اپنی مثنوی مین کیا عمدہ توضیح کی ہے۔

اشعار

بہر طاعت لقمہ باید حلال ✲ تا نیفزاید ترا رنج و ملال ✲ لقمہ شبہہ چو افتد در شکم ✲ قوت او میکند سر رشتہ گم ✲ گر خوری یک لقمہ از وجہ حلال ✲ نور بارد بر دل از نہر کمال ✲ گر شوی از لقمہ شبہہ نفیر ✲ نفس را سازی بفضل حق اسیر ✲ چون بخواہی لقمہ اے نادان آز ✲ نفس گرداند دہان حرص باز ✲ پر تو باید دست گر این حیلہ ساز ✲ دست بہر ظلم گرداند دراز ✲ سری مت بھاگوت اور مہا بھارت مین لکھا ہوا ہے کہ وقت مرنیکے بھیکم پتامہ نے دروپدی سے کہا کہ تجھپر جر جودھن نے ظلم کیا اور اس محل مین مین بیٹھا تھا اگر مین چاہتا تو تجھپر کوئی ظلم نہ کرسکتا مگر چونکہ جر جودھن مکار اور ظالم تھا اور اُسکے ساتھ میری خورش تھی نتیجہ خورش غلہ حرام کا یہ ہوا کہ میری عقل اور فراست مین فتور پڑگیا اور امداد خیر سے باز رہا حاصل کلام یہ ہے کہ صحبت مکار اور دانہ مفسدان نہایت ضرر کرتا ہے اور نتیجہ بد دکھلاتا ہے۔ پس عارفان کو چاہیئے کہ ایسی صحبت اور ایسی خورش سے محترز رہین۔

نمبر ۲ بیان وجہ لاعلمی عام اہل ہنود علم اور عمل بید اور بیدانت سے

بید اور بیدانت کے مضامین نہایت غامض اور بطور معما کے ہین نہایت عقل سلیم اور ذہن ذکا سے

اُنکا اصل مطلب سمجھ مین آتا ہی اور اب کہ ہند مین علم بہت کم ہوگیا عوام اپنی نادانستگی سے ہزارون مسلمان
اور کرسٹان ہوگئے اگر زمانہ سابق مین مثل کتب ہذا اور کتابہائے مترجمہ منشی کنھیالال صاحب اُنکے جاری
کی دوسری کتابین موجود ہوتین یا اُنکے پڑھانے اور پڑھنے کا رواج ہوتو بلا شبہہ کوئی متنفس دوسرا
دین قبول نہین کرتا کیونکہ علاوہ نشاندہی دوسری کتابون کے عام پر روشن ہی کہ فیضی نے تمامی شاسترون
اور داراشکوہ نے تمامی بیدون کا ترجمہ کرکے متعدد کتابین تصنیف کی ہین اگر اون کتابون کو بھی پڑھنے والے
پڑھتے اور دوسری کتابین واہیات فارسی زبان کی نہ پڑھتے اور بجائے ان کے اسکا استعمال کرتے تو از روے
یقین کامل بیان کرتا ہے کہ باعث واقفکاری اصول مذہب مقدسہ اپنے زمانہ سابق سے حال تک ہر ایک
پڑھنے والے کتابہائے متذکرہ صدر کے ایسے لایق اور واقفکار ہوگئے ہوتے کہ دوسرے مذہبونکو دلائل کتابی
سے معقول کرکے رد کرتے اور ناقص سمجھتے اور جن کافرون نے دوسرا دین قبول کرکے ہندو سے کافر بنگئے
اُن کے مانع ہوتے اور جن لسّان گمراہون نے اپنے اپنے مذاہب کی وحدانیت کا انہام
تفہیم کرکے ہمارے ہند کے باشندون کو بہکا کر دوسرا دین قبول کرایا یہ حضرت ہنود ہرگز اُسپر
توجہ نہین کرتے جسقدر وحدانیت ہمارے مذہب ہنود مین ہے اُسکا عشر عشیر بھی دوسرے مذہبون
مین نہین ہے دیکھو بید اور بیدانت جو ہنود کے مذہب کی اصل پوتھی ہی اسمین صرف پرماتما کا دھیان
کرنا اور اُسکو واحد اور لاتعین سمجھنا لکھا ہوا ہے اور اُسکے پڑھنے کے واسطے کسی بشر کو ممانعت
نہین لکھی ہے اور نہ کسی قوم کی تخصیص کی گئی ہے مگر برہمنون نے مثل پارچہ خون حیض کے علمون کو
چھپایا کہ جو زمانہ قدیم سے واقفکار تھے اخیر نتیجہ اس پوشیدگی کا یہ ہوا کہ اب اُن کے خاندان مین
ہزارون مین سے ایک کو شاید علم ہو تو ہو ورنہ وہ بھی نہین اور جس طرح کہ زمانہ سلف مین اونپر خاتمہ
لیاقت کا تھا ویسے ہی اطلاق جہالت کا فی زمانہ اُنپر عائد ہوا سخت افسوس کی بات ہی کہ زمانہ قدیم
مین تو برہمنون نے بید اور بیدانت کو چھپایا اور زمانہ حال مین حضرت مہتمان مطبع جو قسم ہنود
سے ہین کہ جنہون نے کتب مترجمہ فیضی اور داراشکوہ اور منشی کنھیالال صاحب کو نہین چھاپا
اور عوام ہند گمراہ جنکی عدم دستیابی سے ہوئے جاتے ہین یہ خون اور الزام ان دونون حضرات کی
گردن پر سمجھنا چاہیئے کاش کسی اہل مطبع کو یہ گفتگو ہوکہ مطبع کارخانہ تجارت ہی اس قسم کی کتابین

جو چھاپی جاتین تو خریدار اُسکے خرید کا شوق نکرتے اُسکے جواب مین مین لکھتا ہون کہ مسلمانون نے جو اپنے مذہب کی ہزارون کتاب کو ہزارون مرتبہ اہل مطبعون سے چھپوایا وہ کس مطبع مین پڑی ہوئی سڑتی ہین یا منشی کنھیا لال صاحب نے جو مطبع گیان پرس مین اپنی کتابین یا گیان ساگر کو چھاپا وہ کیا نہین کہتین ہزارون اہل ہنود نے ہاتھون ہاتھ خرید کیا اور لاکھون کو ہنوز شوق ہے کہ اگر وہ کم قیمتین ملین تو مثل حرز جان کے اپنے پاس رکھین مگر ہمارے اہل ہنود جو صاحب مطبع ہین نہ معلوم کیا سمجھکر ایسی ایسی کتابون کے چھاپنے کی جانب توجہ نہین کرتے اب سے بھی پرمیشر اُنکو توفیق دیوے کہ جس سے عوام ہند واقف مذہب اہل ہنود سے ہون۔

دفعہ ۲ - غور کرو کہ دو ہزار سال پیشتر ہند مین ہر قسم کے علم اور عمل اور عالم موجود تھے اور علم کا بڑا رواج تھا بلکہ دوسرے ملکون کے حکمانے اس ہند سے بہت سے علم اپنے ملک کو لیگئے کہ جو وہان کے باشندے نام تک نہ جانتے تھے۔ دیکھو گلدستہ اخلاق کی جلد دوم۔

دفعہ ۳ - سری مت بھاگوت جو اب سنسکرت مین موجود ہے سوت نام قوم کا سودر اٹھاسی ہزار رکھیشرون کو جو قوم کے برہمن تھے سناکر درجہ مکٹ پر پہونچا دیا اور آج وہ دن ہے کہ برہمنون کو بھی وہ لیاقت اور آگاہی نہین دیکھو گیان پرکاش مین ادھیائے ۱۰ کے دفعہ ۹ کی تشریح اور الکھ پرکاش مین چھاپکلی اُپنکھند کو دیکھو کہ جس مین بتصریح یہ حکایت مندرج ہے کہ چھاپکلی نام ایک شخص جو خاندان اصلی برہمن سے نہ تھا ایک مجمع گمراہ برہمنون کو برہم شناسی کے طریقہ کو نہایت خوبی سے بتلا کر پورا برہمن بنا دیا۔ پس خیال کرو کہ یہ برہم بدیا کسی قوم اور کسی نطفہ اور کسی رنگ اور عورت اور مرد پر منحصر نہین ہے جسکے جی مین آوے کشادہ پیشانی سے حاصل کرے اور برہمن کے درجے کو پہونچ جاوے اور برہم ہو جاوے اور پورا برہمن بنجاوے پس ظاہر ہوا کہ برہمن جنیو پہننے اور چوٹی سر پر رکھنے اور لمبا مالا پہننے اور تلک نوع بنوع کے لگانے سے نہین ہوتا جو برہم کو پہچانے برہمن کہلاوے جسکو شک ہو سوچے اور سدن در میر اور گنگا راو پرہلاد کے قصہ جات پڑھکر سمجھ لیوے اور بعد دریافت اور فہم کامل اُسپر عمل کرے اور اُنکی قومیت اور درجے کو خیال کرے۔

دفعہ ۴ - جو دل اور حواس اور پران کو قابو کرے اور ریاضت اور زہد اختیار کرے اور صبر و قناعت رکھے اور محویت پرماتما مین کرے اور صفائی اور پاکی سے رہے اور عالم باعمل ہو کر

گیان سے بے گیان کے مراتب اعلےٰ پر پہونچے اور صادق الاعتقاد اور نیک افعال ہو اور بدل نیکی کرے اور ظاہر آرائی چھوڑ دیوے اس صفت کا موصوف برہمن کہلاتا ہے اور ایسے شخص کی تعظیم اور تکریم بمفہوم مقبول پرمیشر کرنی چاہیئے اور اُسکی سہو اور خطا سے چشم پوشی کیجاوے نہایت بہتر اور اُسکی ضرورت کو ہر ایک ضرورت پر مقدم تصور کرنا چاہیئے اور نہین تو اُسکے شغل مین نقصان عائد ہوگا کیونکہ انسان ایک مدت ریاضت یعنے دھیان پرمیشر کا کرتا رہیگا تب یہ مرتبہ پاویگا اور جو اس مرتبہ کو پہونچ جاتا ہی حصول معاش کی جانب راغب نہین ہوتا اسکے سامان کی بہم رسانی عوام پر فرض ہی بلکہ ایسے شخص سے کوئی ناگاہ تقصیر بھی ہو جاوے تو معاف کرنا چاہیئے تاکہ دوسرے لوگ اس قدر چشم پوشی کو ایک اعلےٰ مراتب اوسکا باعث ریاضت سمجھکر اس طریقہ النفس کو اختیار کرینگے پس تعظیم اسکی عمدہ صفت انسان ہی اگر اس وصف بالا سے کسی ملک اور قسم اور کسی قوم کا آدمی موصوف ہو برہمن موسوم ہوگا برہمن کا ہونا کچھ نطفہ قوم برہمن اور رحم برہمنی پر منحصر نہین ہی کیونکہ جب کوئی برہمن دوسرا مذہب اختیار کرلیتا ہی پھر وہ برہمن نہین کہلاتا پس نطفے کا اعتبار نہین ہی بلکہ برہمن ایک درجہ عرفان کا ہے جو شخص اس درجے کو پہونچیگا خواہ برہمن ملقب ہوگا چنانچہ یہ اشلوک شاہد حال اور مقال ہے

اشلوک جنمنی جاتی سودرہ سنسکاری دوج اوتمہ بید ابہیاسی بہیو پرہ برمھ جانات برہمنہ **تشریح** جیسے چوڑ اور چھنال ہو جانے کے لیے کسی قوم پر حصر نہین ہے بلکہ طبیعت پر منحصر ہی ویسے ہی برہمن ہونے کے واسطے عرفان شرط ہے دیکھو صفحہ ۱۶۲ بہار نبد راین و صفحہ ۱۴۶ - الکھد پرکاش مین اخیر انکھدم دوم شام کا -

دفعہ ۵ - مردمان اس قوم برہمن کے زمانہ سلف مین بلاشبہہ عابد ہوتے تھے کہ جس کے باعث سے یہ لوگ برہمن یعنی شناسندہ برمھ ملقب ہوئے اور باعث حصول نتیجہ ریاضت کے عوام اُن کی قدر دانی کرتا تھا جیسا کہ فی زمانا بھی دستور ہی کہ عوام الناس فقیر اور مرد مرتاض کی قدر بمرتبہ غایت کرتے ہین اور افتخار روزگار سمجھتے ہین کیونکہ بیشک یہ مرتبہ نہایت اعلےٰ ہی مگر جس جس درجے سے یہ زمانہ گذرتا آیا حصول علم وحدیث یعنے برمھ بدیا کا کم ہوتا گیا - اور بہ نسبت متقدمین کے اب متاخرین مین وہ جوہر باقی نرہا اور رفتہ رفتہ سلب ہوگیا -

دفعہ ۶ - بعدہٗ اُن برمھ شناسون کے خاندان مین جو لوگ ہوتے گئے ریاضت سے محروم

ہوکر اپنے اپنے مطلب حصول زر کے اشلوکین بنا کر حضرات ہند کو اپنا معتقد بنایا اور یہ اظہار کرنا شروع
کیا کہ قوم برہمنون کی قدر پرمیشر کے حضور مین بہت ہے پس جو اُنکو بہت سا دان اور دچھنا دیویگا
وہ مقبول آتما ہوگا چونکہ عوام ہند جاہل تھے برہمن بچن پرمان اُنکے کلام کو اپنی بےعقلی اور بےعلمی کے باعث
سچ سمجھکر کاربند ہوگئے اور وہ غضب تو تمنے سنا فرید بران یہ سینئے کہ اس قوم کے دلون مین جو افتخار زمانہ
اوایل برہمہ شناسان سمائی ہوئی ہے اب بھی اس تصور پر معتقد بناتے ہین اور یہ نہین سمجھتے کہ اُن
کے بزرگون مین جو فخر حاصل تھا وہ کس باعث سے تھا یا فی زمانہ جنمین افتخار ہو وہ کس وجہ سے ہے بلادیانت
اور خیال اس وجہ خاص کے اپنے کو مفتخر ہند سمجھتے ہین چاہیئے اُن مین تمیز آتما اور جیو آتما ہو یا نہو یا علم
تک بھی ان ناموں کا نہو بعد اُس درجے کے جاہل زیادہ ہوتے گئے کہ جنکا مجمع غفیر فی زمانا ہر سو نظر
آتا ہے چشم بدور بعضے برہمنان عالی خاندان جو صاحب حشمت اور دولت اور لیاقت ہین ایسی اگر
سب قوم برہمنون کی ہوتی تو مطعون نہ کی جاتی مگر اُن سے زیادہ بلکہ لاکھ گونہ جاہل اور خفیف الحرکت ہین۔
دفعہ۔ یہ نفسانیت کہ جسکو اہنکار کہتے ہین اس اجہل فرقہ کے دلون مین اسقدر سمائی ہوئی ہی
کہ جس نے اُنکی عقل پر پردہ ڈالدیا اور جب عقل پر دہ پڑا خفیف الحرکاتی اور بیہودہ فعلون مین بکثرت
مرتکب ہوکر حصول علوم اور فنون سے قاصر ہوئے اور بےعلم اور جاہل ملقب ہوئے راقم نے بچشم خود
دیکھا ہے کہ قصبہ اتر ولیا جو ضلع اعظمگڈھ مین ہے جیٹھ کنوار ۱۲۷۲ فصلی مین غول کے غول برہمنون کے
جو مور و ملخ سے بھی زیادہ تھے دروازہ دروازہ ایک ایک لوٹہ شربت کے واسطے جان دیتے تھے اور
باوجود کھانے ڈنڈا کنسٹبلان اسٹیشن کے اپنے مقام سے ٹلتے نہ تھے اب تم ہی سمجھو اور انصاف سے غور
کرو کہ یہ حرکت لغو اور نازیبا کے کرنے سے کیا حاصل ہی اور کس شاستر اور پوران مین یا کسی
بید مین یہ افعال قبیحہ کا کرنا مندرج ہے کاش کسی متقدمین یا متاخرین کا حکم نہین ہی صرف ننگ
پنہا ہے تو کیون اُنکو اس قوم کے لایق اور متمول اور باعلم اچھے طریقے نہین سکھلاتے اور کیون کوئی پوتھی
اُردو زبان اپنے دیس کی بولی مین بنا کر چھپوا دیتے نہین تا کہ وے جاہل جو محض حرکات خفیف کرتے
مین باز آوین اور یقین اُنکو ہو جاوے کہ فعل عمدہ جو عقلا نے مقرر کیے ہین اُن افعال حمیدہ سے
بفراغت تمام شکم سیری ممکن ہی اور اُن کے زن و بچہ کی دستگیری افعال مجوزہ سے بکشادہ پیشانی

ہو سکتی ہے جاہلون پر تو زیادہ حیف ہے کہ وے بے علم ہین گر پنڈتون پر اون سے بھی زیادہ حیف کرنے کا مقام ہے کہ ان لوگون نے اپنے زاتی طمع سے ہندوستانیونکو خراب کردیا۔ وہ یہ ہے کہ اگر یہ لوگ چاہتے تو برادران ہند مین تلک اور جہیز بے اندازاور بے حساب لینے کا جو دستور ہے اور یہ واہیات قاعدہ ہر شخص کو ناپسند ہی اُٹھ جاتا مگر بخواہش اور طمع فیصد پانچ روپیہ کے اس واہیات رسم کو اُٹھنے نہین دیتے اور انصاف نہین کرتے کہ ہزارون گھر ہر سال اس رسم قبیحہ کے باعث سے برباد ہوتے جاتے ہین اور جبتک اسکا انسداد نہوئیگا۔ ہر سال یہ خرابی لاحق رہیگی آفرین صد آفرین ہی لالہ ہربنس لال صاحب رئیس اعظم شہر غازیپور پر کہ جنھون نے چاہا تھا کہ اس رواج عبث اور غیر معینہ کو اُٹھا کو بجائے اُسکے پانچ روپیہ پر اکتفا کیا جاوے ہر چند کہ بہت سے صاحبان باعقل اور مصلحت اندیش متفق الرائے ہوے مگر جاہلون اور مفت خورون اور پاجیون کی بے عقلی سے یہ ڈولا اُٹھنے نہ پایا گو لہ صاحب موصوف کے خاندان مین ہنوز پانچ ہی روپے کا رواج ہے مگر اس طریقہ پسندیدہ کو تا حالیکہ عوام ہند جاری نکرین تب تک خانہ آبادی ہندوستانیان غیر ممکن ہی مگر حضرات باعقل سے امید ہی کہ اس امر قبیحہ اور غیر مستحسنہ کے اُٹھانے مین ساعی ہون کہ جس سے بہتری عوام ہند متصور ہی اور بچشم غور دیکھو کہ زیادہ تلک اور جہیز لینے سے آج تک کوئی متمول نہوا بلکہ جسقدر لیا اسکا المضاعف خرچ کیا پس ایسے فعل سے کیا فائدہ ہوا جس سے لیا گیا وہ مقروض اور خانہ ویران ہوگیا اور لینے والا متمول بھی نہوا یعنے ایسے فعل کے کرنے کا ماحصل کچھ نہین ہی بجز اس کے کہ خانہ ویرانی اُسکا نتیجہ اور اپنے قرابت مند کو تباہ کرنا اسکا ثمرہ ہے فقط فقیر کو بجز الحذر کہنے کے اور کیا ہاتھ ہی جسکا خون اُسکی گردن اور جسکا فعل اُسکے ساتھ ہے۔ الحذر الحذر۔

دفعہ ۸۔ دیکھئے جہالت کتنی بڑی بُری شے ہے کہ جب سے یہ فرقہ مراتبات برہم شناسی اور نوشت خواند بید اور بیدانت سے محروم ہوئے اور کسی قسم کے علوم کے حصول کی لیاقت باقی نرہی تب سے اسقدر جہالت دامنگیر ہوگئی کہ اُن کے ذہن سے لطافت انسانی اور کثافت شیطانی اور قدر جامہ بشریت اور تنفر طریقہ شیطانیت کی تمیز نرہی یعنے بہتیرون کو دیکھا گیا ہی کہ ادنی ادنی باتون پر باعث جہالت اپنا جان کھو کر شیطان ہوگئے کہ جنکی چوری جابجا بہت دیکھنے مین

آتی ہین ۔

دفعہ ۹ ۔ طرفہ تو یہ کہ جب کوئی برہمن خسر و دشمن کسی وجہ بے وقوفی آمیختہ سے اپنے کو ہلاک کر ڈالتا ہی اُسکے ہم قوم چہ جاہل اور چہ عالم اُسکو برمھ کہتے اور پوجتے اور پوجواتے ہین حالانکہ یہ نہین جانتے کہ برمھ کسکا نام ہے اور وہ مرتبہ کسکو ملتا ہے ہرچند کہ بچشم خود وے لوگ دیکھتے ہین کہ فلان شخص جو باعث کم عقلی اور جہالت کے اپنے کو ہلاک کیا شیطان ہوکر عوام کی تکلیف وہی کر رہا ہی جیسا کہ مثل مشہور ہے شیطان جان نہین مارتا حیران اور عاجز کرتا ہے بیشتر بھی یہ عقل کے دشمن اس حرکت ناشایستہ کو حرکت نازیبا نہین سمجھتے اور اُسکی تقلید از خوف انگریز بہادر ہو کرنے مین آٹھا نہ رکھین اور اوران کا تخیل یہ رہتا ہے کہ یہ شیطان نہین ہی بلکہ ایک حصہ علیحدہ ہوکر برمھ ہوگیا اُسپر دلیل یہ ہی کہ ایسا نہ سمجھتے تو برمھ کیون کہتے اور کتنے پیپل کے درخت پر چڑھکر جنیو توڑ جاتے اور اُلٹا لٹکتے ہین ہرچند کہ اس مین پنڈتون اور دیگر لیئق برہمنون کا قصور نہین ہے پر وے بھی کیا کرین جاہلون اور جاہنازون سے کسی کا بس کچھ نہین چلتا مگر آیندہ سے اگر حضرات اس قوم کی احتیاط کرین اور حرکت کب اس حرکت ناشایستہ کے نہون تو احمقان ہند نہ کہلادین ۔

دفعہ ۱۰ ۔ برہمنون نے فی الحقیقت اپنے ہم قوم کی پرورش کے لیے بہت بہت سے رسومات حضرات ہند پر ایسے مقرر کردیے ہین کہ بڑی وقت اور کاوش سے اُنکا انسداد ہو ویگا ہر ایک تقریب نہین جو اس فرقے نے اپنے دچھنا لینے کے لیے رسومات اور مقامات قائم کردیے ہین اگر اُن اوقات پر ادا نہ کیا جاوے تو وے ابلہ فریب سمجھاتے ہین کہ نادہندون کا بھلا اور انجام بخیر ہی نہوگا اگر اُنکی ہرزہ گوئی محض لاطائل در پوچ سمجھ لیجاوے کہ ان لنترانیون سے کیا شدنی ہے صرف یہ رسومات ابلہ فریبی کی براہ حرفت اور چالاکی قوم مذکور کی ہے اسکے ادا اور غیر ادا سے دہندہ کا کچھ نقصان یا نفع نہین ہی تو کوئی شخص ایسا نہین کرتا مگر جو لوگ اسکو خوب سمجھتے بھی ہین خواہ مخواہ طریقہ آبائی کی پابندی سے مستعمل کرتے ہین اور جب یہ سمجھ لیا جاوے کہ کرنا ہر فعل کا پرمیشر پر ہے اور وہ اپنی دچھنا سے خوش ہوتا ہی کچھ لوٹیرون اور دھورت بازون کے دینے سے اُسکی خوشی ممکن نہین ہے تو

یقین باور کرو کہ فی الاصلہ کچھ اسکا بُرا انہو کیونکہ اس ہنے کا حاصل کچھ نہین ہی جیسے ٹھگ
لوگ مسافرون کو ٹھگتے ہین ویسے ہی یہ قوم عوام ہنود کو عقل سے خارج سمجھکر جتنے ہین اب
تمکو نظیر بدیہی مین اصل حقیقت کو کھولتا ہون خوب سمجھو مثلاً مسلمان یا انگریز ہمارے ہندون
مین قوم کمینہ اس طریقے سے شادی نہین کرتے کہ جس طریقے سے مالدار ہنود کو برہمنان گمراہ
بنا کر کراتے ہین تو بس غور اور تصفیہ کا مقام ہی کہ اس طریقے قدیم موحدہ عقلاے سابق کو
اگر کچھ اصلیت سے تعلق ہوتا تو بہ نسبت اُنکے اس طریقے کے پیرو کاران کو زیادہ فروغ ہوتا
حالانکہ یہ امر نہین ہے بلکہ غور سے دیکھو کہ جنکی شادی بڑی دھوم دھام اور مجمع عام پنڈتون
مین ہوئی از انجملہ کتنے لاولد اور بیوہ اور رنڈواہ ہو گئے اور حق تو یہ ہی کہ علم جوتش بھی پنڈتون
نے اپنے حصول زر کی نیت سے بنایا ہی کاش یہ علم صحیح بھی ہو سکے اور اک عومض معقولات
تک ما نہ حال کے پنڈتونکو لیاقت ہی نہین ہے دیکھو جواب نمبر ۱۲ کتاب کاشف دقائق مذہب
ہند کا تمثیل دیگر فی الاصلہ فرقہ کے اکثر حضرات مین دم بازی اور مردم فریبی غایت مرتبہ
کی سما گئی ہی کہ جسکی تشریح بدرجہ غایت مطول ہی ازان جملہ ایک تازہ واقعہ جو خاص اس فقیر
فقیر کی سرگذشت ہی سُننے کے قابل ہی واضح ہو کہ اس فقیر کے دو لڑکے ایک سری لشن بہجانند
سہاے مدعمرہ اور دوسرا سری کرشن اچھو تانند سہاے مرحوم کو پرماتما نے عطا فرمایا تھا ایک دن
میرے صاحبان خانہ نے ان لڑکونکا زائچہ مجھکو واسطے بنوانے زائچہ مشرح کے دریا ہین لیکن
تامل مین ہوا تب وہ میرے تامل سے قیافہ لڑا کر کہنے لگی کہ ہر چند تم ان باتون کو محض
فضول اور مطلق بے ضرور سمجھتے ہو لیکن قاعدہ اور دستور خلائق کو کیا کروگے ضرور یہ ہی کہ
انکے زائچہ رہین کیونکہ سب کی راے عام ایسی نہین ہی کہ جیسی خاص تمھاری ہی بلکہ مشہور ہی
کہ برہم گیانی اور عارف کم ہوتے ہین اور جاہل اور مقلد گذشتگان زیادہ بلکہ ایسے اشخاص سے
زمانہ بھرا ہوا ہی فقط خیر ناچار قہر درویش بر جان درویش دونون کاغذونکو اپنے پاس
رکھ لیا ۲۔ اتفاقاً پنڈت بھیرون دت ساکن جلال پور پرگنہ اکبر پور ضلع فیض آباد کہ جسکی
شناسائی منشی لالہ رگھو بنس سہاے صاحب سب انسپکٹر اہر دلا سے رہی اور کم ان سے بندے
کو بھی زیادہ تر نیاز حاصل تھی قصہ کوتاہ بتحریک اُنکے دونون کاغذات بالا کی نقول بغیداس

امر کے کہ کاش علم جوتش کچھ صحیح ہویا پنڈتون کے کہنے اور گنتی مین کچھ ثبات ہو دیدیا اور اُس نے اُسی وقت دو روپیہ شگون کا لیا ۳۔ اب طرفہ یہ سُنیے کہ کئی مہینے گذرنے پر اُس گوبر گنیش نے ایک زائچہ سری کرشن اچھوتا نند سہائے میری چھوٹے لڑکے کا دیا اور پڑھکر سُنایا علاوہ اور سب توصیفات اُسکے کے اس لڑکے کی عمر اسی برس کی بتلائی الحاصل سخنان تملق کو پڑھکر آٹھ دس روپیہ اور جھٹ لیا ہم بندہ مطمئن تھا کہ اب وہ لڑکا آفات زمانہ سے بموجب تحریر اس بیوقوف روزگار اور ہمراسرنا واقف اسرار پروردگار کے محفوظ رہیگا ۵۔ اب غضب پرمیشر کا دیکھیے کہ چھ سات مہینے زائچہ لینے کے بعد وہ لخت جگر ظاہرا بیروئمین پھنسیون کے نکلنے کے عارضے سی مانند سری کرشن جی کے عالم بقا کو چلدیا ۶۔ اس فقیر نے توبموجب قول گوشائین تلشی داس کی گرہ سوت نبتا + آدسوار تھ رت کر ہو نہ یہہ نہین تے + انتہو تو ہی تجنگے پاور تو نہ تجو ابہین لے + من پچھتیہو وسر بیتے + عمل کیا کیونکہ عارف کا کام دنیاے دون کو نا پدار اور اُسکے کارخانے اور رنڈ اُنڈ کو غیر ثبات سمجھنا ہو قانع اور صابر مرضی پرماتما ہوا ۷۔ بدین نظر کہتا ہون کہ پنڈتونکے دم جھانسے مین نہ آؤ ورنہ یہ جھٹنے سے باز نہ آوینگے اور تم جٹانے سے روک نہ سکوگے ۸۔ ایسا ہی ایک دفعہ سال ۱۸۶۱ء مین کہ جب راقم بعہدہ محرر اولی انکم ٹکس شہر بنارس مین نوکر تھا منشی لالہ جٹا دھاری لال صاحب سررشتہ دار کمشنری بھی ایسے ہی واقعہ جانکاہ مین مبتلا ہوئی تھی اور بسبب لکھدینے زائچہ پنڈتان مشہور شہر بنارس کے دھوکا اٹھایا تھا بیان کرتے تھی پس سمجھو کہ اس جٹو فرقے نے ہزارون گھر جھوٹ اور فضول کہکر خراب کردیے تسپر بھی ہنوز حضرات ہند اُن کا پیچھا نہین چھوڑتے بلکہ بعض حضرات ہندان کا پیر دھوکر چرنامرت لیتے ہین اور سعدی کی قول پر عمل نہین کرتے شعر زجاہل گریزندہ چون تیر باش + نیامیختہ چون شکر شیر باش + فقط ۹ حاصل تحریر یہ کہ صاحبان ہند حضرت چالاک سے نہایت ہوشیار اور ان گوبر گنیشون سے بدرجۂ غایت کنارہ کش اور بیدار مغز رہین ورنہ دھوکا کھاتے اور جٹاتے ہمیشہ رہینگے اور یہ فرقہ جٹو ہمیشہ جٹتے اور دھوکا دیا کرینگے پس ہر بشر کو لازم ہے کہ جملہ کام اپنا بلا استفسار ان گمراہان آتما کے صرف پرماتما کا دھیان دھرکر اور اپنے کو فاعل سمجھکر کیا کرے تب یقین واثق رکھو کہ ایسے کرنے والونکا کام ہمیشہ انجام بخیر ہوگا اور جو اسطرح پر عامل ہوگا اُسکی کسی کام مین ہرگز ہرگز

نقص واقع نہوگا اور انجام کا بوجھا ذمہ پرمیشر کے رہیگا کہ جو نتیجہ دینے والا اور انجام بخیر کرنیوالا ہر کام کا ہے دیکھو دفعہ ۴ و ۵ بیان نمبری ۴۲ کا۔

۱۱ **نظیر ثالث** ۔ اب ایک اور کیفیت سنیئے کہ اس قوم کے بعض ایسے کوتاہ اندیش اور خودغرض ہین کہ صرف بدین نظر کہ کوئی مخلوق اُنکی اطاعت سے باہر نہ جاوے اپنے کو اشرف اور دوسرون کو خادم یعنے شیودک قرار دیا ہے جیسے کہ قوم کایست کو یہ برن پنجم اور اشرف اور منتظم تمامی جودات کے ہین کہ جنکی شان مین مہادیو جی نے اپنی پوتھی تصنیفی موسومہ رودر جامل تنیتر مین پنج برنا کرکے لکھا ہے اور مہا پوران اور پدم پوران اور پوتھی پیدائش خاص سری چترگوپت جی مین یہ روایت بتوضیح تام مندرج ہے ایسے برن شریف کو وے حضرات ناواقف شاستر اور پوران نے سودر کرکے مشہور کیا ہے اور دلیل اپنی یہ پیش کرتے ہین کہ بید مین صرف چار برن اور چار آسرم مندرج ہین اسکے سوا جو ہین وہ داخل برن اور آسرم نہین ہین بجواب اُنکے مین بھی کہتا ہون کہ فی اصلہ بید مین چار برن اور چار آسرم مندرج ہین مگر تم لوگ یہ سمجھو کہ ظہور اور برنہاے پنجمین کس کس درجے سے ہوا جب تمھارے ذہن مین تدریج ظہور برنہاے اور آسرم ہاے پنجگانہ آجاوے شک رفع ہو جاوے ۲ مختصر یہ ہے کہ پہلے چار برن اور چار آسرم ظاہر کیے گئے اور اُسی کے ساتھ چارون بید نمایان کیے گئے اور جب برن پنجم کایست اور آسرم پنجم کرل قدرت معبود سے نمود ہوے تب رودر جامل تنیتر مہادیو جی نے تصنیف کیا کہ جنکی فضیلت مفصل اُس مین درج ہے ۳۔ اب تمکو مفصل سمجھاتا ہون کہ رودر جامل تنیتر اور پدم پوران وغیرہ سے واضح ہوتا ہے کہ ظہور جناب چترگپت جی صاحب بعد گذر جانے ایک چوکڑی جگ کی ہوئی ہے یعنے اولاً ظہور خلقت شنبھو مُن اور ست روپا سے ہوئی جب اِن خلقتون کی رفتہ رفتہ زیادتی ہوئی اور اس عرصے مین ایک چوکڑی جگ گذر گیا اور باعث کثرت خلقت انتظام ملکی اور سیاست مدنی مین نہایت تفرقہ اور ابتری ہونے لگی تب برہما مراقبے مین بیٹھکر پرماتما کے دھیان مین لین ہوے اور دعائین مانگنے لگے کہ یا پرمیشر انتظام خلقت کیونکہ ہوگا اور یہ مجمع غفیر بے دانش کیونکر راہ راست پر چل نکلے گا چونکہ پرمیشر ہر قلب مصفا مین جلوہ گر ہے

برمہا کی استدعا کو قبول فرما کر ایک شخص نہایت حسین اور خوبرو اور کشیدہ قامت دربایات
کو خواہش خاص اور نور منور عام سے ظاہر کیا کہ جیسے پہلے برمہا کو ظاہر کیا تھا بلکہ اُنکو بھی اس
خوبی اور لطافت سے ظاہر نہ کیا تھا اور ایک قلمدان قلم کا یعنی جواہر نگار پُر بہار مع ایک
تختہ کاغذ زرفشان مرصع کار کہ جنکی صفائی اور نفاست اور چمک مجھسے ادا نہین ہو سکتی کیونکہ
وہ دست خاص پرماتما سے ملے تھی برمہا کے مراقبے کے روبرو اسطرح پر نمایان فرمایا کہ جیسے
سورج کو صبح کے وقت واسطے روشنی خلائق اور رفع تاریکی کے نمایان کرتا ہی بفور طلوع
پرجلت ہونے اس مجسم نور کے کہ جو رسول پرماتما تھے دیدۂ دل برمہا وا ہوگئی اور چشم ظاہری
بھی کُھل اُٹھی برمہا نے بفور نگاہ نہایت محظوظ ہو کر نام اُنکا چترگپت رکھا اور پنجم برن کایستھ سے
موسوم کیا اور اشرف المخلوقات اور مغز موجودات اور منتظم کائنات کا خطاب دیا بعدہ انتظام
سلطنت دنیا انکے تعلق فرمایا اور سمجھا کہ پرمیشر نے میری پرارتھنا پر اسی کام کیواسطے اپنا نائب
اور رسول بھیجدیا ہے ہمزمان بعد رفتہ رفتہ اُنکے حسن وجمال بے مثال کا شہرہ ایسا پھیلا کہ
سورج دیوتا جو چھتریون کے خاندان کے موجد اور سوسرمان رکھیشر جو برمہا کے بیٹھے اور برہمنون
کے خاندان کے سرتاج تھے اپنی اپنی ایک لڑکی کی شادی جناب چترگپت جی صاحب سے
جو پانچوے برن پنجم کایست کے موجد تھے کردی کہ زوجگان رسول پرماتما سے جسقدر اولادین
ظہور مین آئین تشریح اُنکی یہ ہی طفلکی سورج سے چار فرزند ا سوریج دھج ۲ سری باست ۳ سکسین
۴ کلسرست اور طفلکی سوسرمان رکھیشر سے آٹھ فرزند ۱- ماتھر ۲- نیگم ۳- کرن ۴- گوڑ
۵- امشٹ ۶- ایٹھانا ۷- بھٹناگر ۸- بالمیک۔ آپ نہایت تعمق و غور سے ذہن کرانا چاہیے
کہ جس بزرگ مانند اور نور مجسم پرماتما جناب موصوف کی شادی برہمنون کے سرتاج اور چھتریونکے
خاندان کے موجد اور مورث اعلی نے اپنے سے اشرف اور اعلی سمجھکر اپنی اپنی لڑکیون سے
کیا کیا وے لوگ اگر سود رسمجھتے تو اپنی لڑکیونکی شادی کیون کرتے اور طرفہ یہ کہ جنکی بارات مین
تمامی دیوتا موجود تھے کیا وے مانع نہوتے پس اس سے بھی ظاہر ہی کہ برن پنجم کایست چار وبرن
سے افضل و اعلی ہی کیونکہ ابتداسے درمیان خاندان برہمن و چھتری کے یہ رواج ہی کہ وے
لوگ اپنی اپنی لڑکیون کی شادی اعلی تر اپنی خاندان سے سمجھکر کرتے ہین چنانچہ اُنکی نزدیک کون نے

اعلے اور اشرف اپنے سے سمجھکر جناب موصوف کی شادی کی کہ جنکی اولاد مین کڑورون خاندان کالیستون کے پردۂ زمین پر نہایت خوبی سے قائم ہین ۵-اب اُنکی خاندان کی حضرات بے علم اور ناواقف روایات مندرجۂ پوران ہائے مصنفۂ بزرگان قدیم اس برن پنجم کالیست کو جو منتظم مہمات دنیوی ہین سودر کہین تو بجز اسکے کہ اُنکی حماقت اور نالیاقتی اور بے علمی کا باعث سمجھا جاوے اور کیا کہلا سکتا ہی ۶-اگر اس قدیم طریقے کے مطابق کالیست لوگ اپنی شادی برہمن اور چھتری کے خاندان مین کرین تو از روے پدم پوران جائز ہی اور کسی طرح نازیبا نہین دیکھو کاشف دقائق مذہب ہند مین جواب نمبر اول کا-۷-ازان بعد جناب محتشم الیہ دفتر مین پرمیشر کے سررشتہ دار اور پیشکار کی طرح پر منتظم دفتر ہوے اور ہر ایک شخص کے اعمال نیک اور بد کا نتیجہ عطا فرمایا بلکہ جو براہ معذرت پیش آوے اُسکے جرم کو معاف کرادیا اُنکو تا بقاے دنیا اور عقبی پرمیشر نے تفویض فرمایا-۸-اب براہ غور اور انصاف کے دیکھو کہ کسی جوگیشر یا پیغمبر کو ایسا درجہ میسر نہین ہوا بلکہ جتنے پیغمبر یا جوگیشر کہ جنکا مرنا ثابت ہی وے سب بعد انتقال قدمبوسی جناب موصوف سے سرفراز ہوتے ہین اور دست بستہ حاضر ہوکر اپنے اعمال نامہ کو سنتے ہین اور اپنے اعمال کا نتیجہ پاتے ہین بدین نظر اس سول پرماتما کو تمام پیغمبرون اور کلہم مخلوق سے معزز اور مشرف سمجھنا چاہیے کہ سب کے وہ محاسب ہین-۹-لہذا کماحقہ منکشف کر دیا کہ جس مین ہر بشر اہل قوم برہمن کی عقلمندی سے واقف ہوجاوے اور حضرات کالیست اپنی کو برن پنجم سمجھین اور جو انکو سودر کہے وہ کافر اور منکر ہے بلکہ نکیر کا برادر ہے۔

دفعہ ۱۱-نفس ناطقہ سابق کی خودغرضی اور عوام ہند کی گمراہی دیکھکر نہایت طیش کہاتا ہی اور رفعالیشانہ چند سطور لکہتا ہی کہ اے حضرات برہمنان عوام ہند کو ناحق کیون بھٹکاتے ہو بے وقوف بناکر اُنکے زر اور زمین کو کیون دغابازی سے لیتے ہو کیا تم لوگ یہ نہین سمجھتے کہ مکاری اور فریب ہی کی سزا سرکار انگریزی مین نہایت سخت ہی بلکہ مجموعۂ تعزیرات ہند کی تشریح دفعات ۴۱۵ و ۴۲۰ کو بغور دیکھو اور سمجھو ورنہ ایک روز خواہ مخواہ دھوکا کھاؤگے کیونکہ جب عوام ہند تمہاری ابلہ فریبی سے واقف ہوجاوینگے ماحصل اسکا یہ ہوجاویگا کہ تمہاری قدر نظر ہند سے بحذف فانجز ہوجاویگی ورنہ با آواز بلند کہا جاتا ہے کہ اب سے بھی اپنا اپنا ہوش اور عقل

سمبھالو اور عوام کو بہکانے اور اوچک ور بھیانک باتون کے سنانے کو مسدود کرکے حسب ہدایت بید کہ جو ہنود کے واسطے ذریعہ برہم شناسی ہو حتی الامکان سیکھو اور سکھلاؤ ورنہ جیجارتھ باتون کہنے سے دریغ نکرو اور جسقدر تم لوگون سے ہوسکے عوام کو طریقہ نرگن یعنے برہم شناسی کی قاعدے تبلاؤ۔

دفعہ ۱۲لہ۔ پرتما پوجن کے باب مین چند دفعات لکھنے کا قصد تھا مگر بخیال چند قلم انداز کیا اور سمجھانا اُسکا اوپر معائنہ اور مدعا فہمی ترسٹھوین ادھیاے سُکھ ساگر کے جو دہم اسکندمین لکھا ہے یعنے مہادیو جی نے سری کرشن جی پر ارتھنا کیا ہے چھوڑ اُس داستان طول کا لکھنا فضول سمجھکر خلاصہ اُسکا صرف اس قدر لکھ دیتا ہون کہ جس پرماتما کی کوئی صورت اور شکل نہین ہے اور جسکی بارگاہ ملنے تک پہونچنا بھی کسی پرتما پوجن سے نہین ہوسکتا صرف وہان تک کی مداخلت کے واسطے ست گرو کی دیا اور سنتون کی صحبت یعنی ست سنگھ کافی ہوتی ہے۔۲۔ پس اے میرے دوستو بلا تامل پرتما پوجن کو چھوڑ کر اُسکی پوجن کرو کہ جسکی پرتما نہین ہے صرف اُسکی قدرت سے تمامی کارخانہ نظر آتا ہے بلکہ جسقدر ہوسکے آہستہ آہستہ بتصفیہ قلب کی رو سے اس راہ کج کو چھوڑ سیدھے دھیان پرماتما مین لین ہوتے رہو دیکھو دفعہ ۳ بیان نمبر ۱ کا۔

دفعہ ۱۳لہ۔ پرماتما کی نصیحتین اور فرمان اپنے گوش ہوش سے سُنکر راہ راست پر چلو اور اپنے بزرگون کے اُن طریقون پر نہ چلو جو اب ناپسند ہین کیونکہ پرانی چال اور ڈھرے پر چلنے کا کام انسان کا نہین ہے بلکہ اُنکا ہے جو پیٹھ پر بوجھا لیے لیک لیک چلتے ہین۔

دفعہ ۱۴لہ۔ ذرا غور سے دیکھو کہ پرمیشر نے جو عقل سلیم اور جوہر ذہن ذکا اور فکر فراست رسا ہر ایک بشر کو عطا فرمایا ہے وہ کس مصلحت سے ہے یعنی وے کس مرض کی دوا ہین اب مین تمکو سمجھاتا ہون یعنے یہ سب جوہر اسلیے عطا ہوئے ہین کہ انسان عمدہ عمدہ باتین اختراع کرے اور بہ نسبت پیروکاری قدیم جو نقص دیکھے اپنے ہمعصران کو متفق الراے کرکے رفع کرے اور جو طریقہ نفیس اور صحیح معلوم ہو تو وہی اختیار کرے اور ابلہ فریبون اور مکارون کے دام فریب مین نہ پھنسے اور لالچیون کی بنائی اور اختراع اور ایجاد کی ہوئی باتون پر جو برخلاف اصل مخوف و مرعوب ہین غافل اور پیروکار نہ بنے۔

دفعہ ۱۵ - راقم کی تحریرات کو جو بحکم پرماتما ہین تمام صاحب عقل اور بیدانتی اور ہر ایک مذہب کے عقلا ضرور پسند کرینگے گو نادان اور جہلا اور بے علم مزخرفات سے یاد کرینگے تو کیا پروا مگر جو کہ نفس ناطقہ کے قول کو بیدون کے بچون اور سوترون سے تصدیق کریگا وہ نہایت عمدہ مزا پاویگا اور رسومات آبائی کے طریقہ پر جو غور کرتا رہے گا ضلالت کے سمندر سے نکلنا اُسکا دشوار ہوگا -

دفعہ ۱۶ - زمانہ سابق مین اجرای پرتما پوجن کا نہ تھا ہر ایک دھیان پرماتما کر کے مکت پدوی کو پہونچتا تھا اگر اب کے لوگون کو بید کی پستک خورد آنہ ملے تو شکھ ساگر ترجمہ سری مت بھاگوت جو ہر ایک جگہ موجود ہی اسکے ایکادش اسکند کے اخیر ادھیائے مین صاف لکھا ہوا ہی کہ نرگن روپ پرمیشر کا دھیان دھرو دیکھیے پس پابندان کرم کانڈ اہل ہندوان کے واسطے سری مت بھاگوت سے زیادہ معتبر کوئی کتاب نہین ہی لہذا ہر فرد بشر کو چاہیے کہ پرمیشر کے نرگن سروپ کا دھیان دھرے اور اُسی مین محو ہو جاوے کیونکہ جو پابند کرم کانڈ اور برہمن بچن پرمان ہین وے اصلی منزل مقصود سے بہت دور رہین -

دفعہ ۱۷ - جو برہمن ہونے کی خواہش رکھے اسکو لازم ہی کہ خواہش دنیا اور عقبے کو بالکل چھوڑ دیوے کہ لوازمات اگیان یعنے جہل اور اودیا کے ہین اور جب اگیان سے مخلصی اپنی کر لیوے تب علم بید جو سراسر معقولات سے آراستہ ہے اور برہم بدیا اور عین سرور ہے حاصل کرے اور جب علم حاصل ہو تو دلائل عقلی سے تحقیق کرے پھر وہم اور خیال کو دفع کرے زان بعد آتما کا دھیان دھر کر اسمین محو ہو جاوے -

دفعہ ۱۸ - جب برہم شناسی کا مرتبہ کامل ملجاوے تب عین برہم ہو جاوے اور جب تلک اس راہ سے کمال نپاوے تب تک سخن آزمائی اور لاف زنی سے کچھ حاصل نہین ہوتا کیونکہ یہ مقام حال ہی نہ مقام قال پس جو خواہش کو چھوڑ اور علم حاصل کر برہم مین محویت حاصل کرے وہ بیدانتی اور برہم گیانی اور برہمن ہی زبان درازی اور لاف زنی اور لسانی اور باپ دادا کی فضیلت اور برہمنیت جتانے سے کچھ فائدہ حاصل نہین ہوتا اور نہ کچھ کمال ملجاتا ہی مصرعہ اندرین راہ فلان ابن فلان چیزے نیست جز بندگی باید

پیمبر زادگی منظور نیست ۔ ہندی مثل ہے ذات پات پوچھے نہین کوئی ۔ ہر کو بھجے سو ہر کا ہوے ۔

نمبر ۹۰ بیان دنیاداری باقرینہ اور تعین اوقات و اشکال تولد اطفال

اس کتاب مین بہت سے مقام پر یہ لکھا ہے کہ اپنے زن اور فرزند مین رہکر خوش قرینگی سے دنیا بسر کرے اسکی وضاحت ذیل مین کیجاتی ہے کیونکہ جوگ و ریاضت مانع گرہستی نہین ہین ہر ایک گرہست فراغت سے دنیا کا کام بھی کرے گا اور پرمیشر کے نور مین لین بھی ہوتا رہے گا ۔

دفعہ ا ۔ ہر بشر کو چاہیے کہ جب ہوش سنبھالے علم حاصل کرے خصوصاً وہ علم کہ جسکا رواج اور قدر بیش حاکم وقت کے ہو کیونکہ وہ ذریعہ زرق و نافع دفع حیرت اور جہالت کا ہے اور جیون جیون بلوغ ترقی پاتا جاوے بڑھ بدیا کے حصول مین زیادہ ساعی ہو اور اچھے اچھے علم اور فقیر اور مردان مرتاض سے ملاقات رکھے اور اُنکی صحبت سے نور پرماتما حاصل کرے ۔

دفعہ ۲ ۔ والدین کی رضا جوئی اور اپنے مرشد کی فرمانبرداری اور اپنی بی بی کی دلجوئی مرکوز خاطر رکھے اور جب پرمیشر استطاعت بخشے محتاجان اور بے نوایون کی خبرگیری اور اپنے آل و اطفال کے حفظ حقوق مقدم سمجھے ۔

دفعہ ۳ ۔ جب شادی ہوجاوے بہ نظر قائم رہنے انتظام پرمیشر کے حسب طریقہ ذیل استعمال کرے کہ نسلاً بعد نسل ایفاے خاندان اور نام و نشان کا ہو سواے اسکے پڑھا کرے استادان قدیم کے تجربات کی کتابین کہ جو فایدہ دیوینگی اُسکی عقل اور قوت مدرکہ کو اور استعمال مین رکھے بید اور اُنکے ترجمون کو ۔

دفعہ ۴ ۔ بیان سے بیان تولد اطفال کے ضمیمے لکھے جاتے ہین جو کوئی دن کے وقت عورت سے مجامعت کرتا ہے وہ اپنے پران کو خشک کرتا ہے اور جو شب کو لذت جماع اوٹھاتا ہے اُسکو کچھ نقصان نہین پہونچتا ہے ۔

دفعہ ۵ - شب کے وقت صحبت نہایت مفید ہی اُسکا نطفہ بشرطیکہ کوئی وجہ مانع نہو ضائع نہین جاتا اور جو اولاد اس سے ظہور مین آتی ہین خوش قرینہ ہوتی ہین -

دفعہ ۶ - جو کوئی بعد پاک ہونے عورت کے حیض سے کہ جسکی چار روز کی میعاد مقرر ہی ۱۶ روز تک کہ ایام انجماد نطفہ کے معین ہین صحبت کرے مگر اس قرینے سے کہ قریب نصف شب اور بعد اختتام پہر رات پھر ایک قسم کے تفکرات سے طبیعت کو صاف کرکے بکشادہ پیشانی و بخوشدلی ایک دفعہ لذت ہم بستری سے مسرور ہو کہ وہ داخل برہمچرج ہی اور مثل عبادت کے کیونکہ سبب ازدیاد خلق خالق کو یہ سعی ہی نہ واسطے حصول لذت کے -

دفعہ ۷ - اگر بعد فراغت حیض کے اپنی زوجہ سے ہم بستر نہو اور مابہ احتظاظ نہ اُٹھاوے وہ داخل گناہ ہی کیونکہ ایک شخص منتظر کی عدم برآری مدعا ہی کہ مدار عصمت اور قناعت کا اوسی پر ہے -

دفعہ ۸ - ایام حیض مین عورتون سے مجامعت سخت ممنوع ہی اور اس حالت کی جماع سے مرد و زن کو ایسے ایسے عارضے سخت ہو جاتے ہین کہ جنکی دوا مین حکماے زمانہ ہمیشہ پریشان رہتے ہین اور ایک قسم کی گرمی ایسی منضم ہو جاتی ہی کہ جو قوت مدرکہ اور فہم اور ذکاوت ذہن پر پردہ ڈالدیتی ہی قس علیٰ ہذا دیگر امراض بھی ایسے سخت ہو جاتے ہین ہر چند آدمی کو امتیاز اسکی کم ہوتی ہو مگر پرہیز ضرور ہی بدین نظر شاسترون مین ممانعت ہی کہ ایسی حالت مین عورتون کی شکل نہ دیکھی جاوے -

دفعہ ۹ - واضح ہو کہ ایک پکھ کے ۱۶ ایوم ہوتے ہین تو جس پکھ کے شروع مین حیض ہوتا ہی باستثناء چار یوم حیض کے ۶ و ۸ و ۱۰ و ۱۴ و ۱۶ کے رات کو ہم بستر ہونے سے فرزند پیدا ہوتا ہی اور ۵ و ۷ و ۹ و ۱۱ و ۱۳ و ۱۵ کی شب کو جو جماع کرے دختر پیدا ہوتی ہی -

پس انسان کو حسب طریقہ بالا استعمال کرنا چاہیے باقی ماندہ عطاے نتیجہ باختیار پرمیشر ہی بقول شاعر نہین گھر مین داتا کے ہی کچھ کمی ٭ مگر اُسپہ شاکر رہے آدمی -

دفعہ ۱۰ - جو رات واسطے پیدا ہونے لڑکے کے مقرر ہی عورت کو چاہیے کہ اُس رات کو اپنے معمول سے زیادہ غذا کم کرے تاکہ نطفہ عورت کا کم پیدا ہو اور مرد کا غالب رہے اور فرزند جوانمرد اور روز آور ہو

اگر اسکے خلاف وقوع مین آویگا لڑکا تو ضرور پیدا ہوگا مگر صفات اور عادات زنانہ اُس مین تاثیر
کرجاوینگی اسی طرح پر مرد کو اُن راتون مین لحاظ چاہیے جو ایام پیدایش دختر مقرر ہین ورنہ دختر
بعادت مردانہ پیدا ہوگی۔

دفعہ ۱۱۔ اگر دونون کے نطفے طاق یا جفت راتون مین برابر پڑ جاوین فرزند حیز یا مخنث
پیدا ہو یا دختر بصورت حیز یا عقیمہ کے ظاہر ہو۔

دفعہ ۱۲۔ اگر عورت اُن ۱۶ راتون مین بحالت خواب تصور مجامعت کرے یا مجامعت
کرتے ہوئے مرد کو اپنے ساتھ دیکھے اور اسی تصور مین انزال کرجاوے اُسکو حمل رہجاویگا کاش
بچہ نہ جنے تو ایک مضغہ گوشت کا برآمد ہو اور جو وہ بھی برآمد نہو اُسکا پیٹ رواونچا ہو جاویگا اور
جبتک وہ گوشت شکم سے برآمد نہوگا امید پیدا ہونے اولاد کی نہین ہوتی ہے۔

دفعہ ۱۳۔ اگر خون حیض عورت کا مرد کی منی سے زیادہ ہو دختر پیدا ہو اگر مرد کی منی نطفہ
عورت سے زیادہ ہو لڑکا پیدا ہو جب کہ مرد کا نطفہ اور عورت کا دونون مقدار مین برابر
ہون مخنث پیدا ہو۔

دفعہ ۱۴۔ اگر وقت مجامعت اور قیام نطفہ کے اپان باد کا زور ہو تو اوسکے ۲ حصے ہو کے
توام پیدا ہوتا ہے۔

دفعہ ۱۵۔ مجامعت کی حالت مین مرد یا عورت متفکر یا اندوہگین ہو یا دل منتشر ہو یا کسی قسم
کی اضطرابی اُنکی طبیعت مین آگئی ہو اس صحبت کے ثمرہ مین کوئی جنے مگر کسی قسمون کے عیوب سے
ایک عیب ضرور ہو جاویگا جیسے اندھا یا بہرا یا دیوانہ یا بانجا یا ضعیف القوہ دیکھو دفعہ ۲۸۴
و ۲۸۵۔ الکھ پرکاش اور صفحہ ۲۵ موج سوم گیان ساگر کو۔

دفعہ ۱۶۔ ہر مذہب اور ہر فرقہ مین ممانعت غیر عورتون سے مجامعت کی ہے اور جن عقلمندون نے
اس امتناع کو جس مصلحت سے جائز قرار دیا ہے نہایت مشکل سے اُسپر عبور ہو سکتا ہے وہ یہ ہے
کہ ہر فرد مردم کے لیے حسب قدرت ایزدی تعین پیدایش فرزند اور دختر کی رہا کرتی ہے اور
اور اس نطفہ کا حال کہ جو پیدایش اطفال کے لیے معین کیا گیا ہے کسیکو علم نہین ہو سکتا ہے وہ نطفہ
جس بطن یا بچہ دانی مین پڑیگا وہان پر لڑکا خواہ مخواہ پیدا ہوگا بدین تجربہ اکثر دیکھا گیا ہے

کہ بہتیرے عیاش جو طوائفین یا دیگر عورتین بالائی رکھے ہوئے ہین اُنسے متعدد لڑکے پیدا ہوے اور گھر کی زوجہ سے کوئی اولاد نہوئی وجہ اُسکی یہی ہو کہ وہ نطفہ پیدا ایش اطفال جو زوجہ کی بچہ دانی مین پڑنے کو تھا دوسری کے رحم مین جاتا رہا اور بی بی کا رحم خالی ہوگیا تو پس کہان سے اولاد پیدا ہو جہان وہ نطفہ گریگا وہان اپنا اثر دکھاویگا بدین نظر ضبط شرط ہی اور زنا کاری اور عیاشی کے امتناع اور ضبطی شہوت کی ہدایت ہی

دفعہ ۱۷ ۔ علم سرودہ مین جس مقام پر کہ فضیلت اور اوصاف نفس راست اور چپ کے لکھے ہوئے ہین وہان پر لکھا ہوا ہی کہ اگر عین روانگی نفس راست مرد اور زن کے خط بابلا اختلاط اٹھایا جاوے تو بلاشبہہ فرزند ارجمند اپنے ظہور سے آغوش والدین کو مسرت بی اندازہ بخشنے اور بحالت اجراے نفس چپ طرفین کے اگر نطفے قیام گزین ہو جاوین تو دختر پیدا ہو اور بحالت روانگی سکھنا کہ عبارت اجراے ہر دو نفس سے ہی کاش قیام نطفے کا ہو تو حضرت مخنث پیدا ہون یا نطفہ ضائع جاوے اور خوف اسقاط حمل بھی رہا کرتا ہی قس علی ہذا بحالت عدم مطابقت ہر دو نفس زن اور مرد کے احتمال وقوع اُنھین وارداتون کا ہی کہ جو بحالت اجراے نفس سکھنا کے درج کیا گیا ہے۔

دفعہ ۱۸ ۔ اکثر راقم نے بچشم خود دیکھا ہی کہ بہت سے حضرات کہ جنکو پرمیشر کی نامہربانی سے مسرت اولاد نصیب نہین ہوے اُن انسانون اور صورت بازونکی التجائین کرتے ہین کہ جو خود برلے نان شبینہ محتاج اور ہر حال مین دست نگر دوسرونکے ہین اور بہتیرے دیوتون کی منت مانتے ہین اور درگاہون مین مزارات سے لڑکا پیدا ہونیکی رقع تمنا چاہتے ہین اب مین تم ہی سے پوچھتا ہون کہ یہ خفیف الحرکاتی عقلمند اور شریف کی ہین یا بیوقوف اور رذیل کی یہ مین نہین کہتا کہ اولاد کے پیدا ہونیکی فکر نہ کی جاوے مگر یہ کہتا ہون کہ بحسن قرینہ کرو تا کہ دوسرے ارباب روزگار نہ ہنسین کیونکہ سوکھیت اور اوجھیت کی گھر پر مین نے دیکھا ہے کہ اچھی اچھی نہایت خوبصورت جوان عورتین اپنی بے وقوفی سے جاتی ہین اور بعض مقام پر شب بھر تنہا رہتی ہین اب اے برادران ہند تم انصاف کرو کہ یہ فعل عمدہ ہی یا بد اگر بد ہی تو تدارک اور انسداد کرنا چاہیے اب مین تمکو وہ طریقہ بتلاتا ہون کہ جو پسندیدہ عقلا اور حکما ہی وہ یہ ہے

کہ لڑکو نکی پیدا ہونے مین بجز پرماتما کے اور کسیکو اختیار نہین ہر کیونکہ جو کچھ وہ چاہتا ہے کرتا ہی وہی ہر شخص کو لڑکا دیتا ہی اور ہر غریب کو امیر اور ہر امیر کو غریب بناتا ہی مگر ہر شخص کو اسپر یقین ہی نہین ہی لہذا وہ اپنے حصول مطلب سے کنارے ہی پس ہر شخص کو چاہیے کہ اپنی ہر ایک التجا کو پرماتما سے چاہی اور ہمیشہ بصدق دلی اور بصفائی قلب اپنی دعا مانگنے اور راستہ عاجزی کرنے سے غفلت نکرے اور بحالت جلد نہ بر آنے مدعا کے اُس سے آزردہ بھی نہو کیونکہ معبود ازلی ہر ایک شخص کا امتحان لیتا ہی ازان بعد اُسکی التجا کو مقبول کر کے اسکا نتیجہ عطا فرماتا ہی بہر حال تمامی عرض اپنی اُسی مالک حقیقی سے اظہار کرنا چاہیے اور قانع قدرت و مرضی اُس پاک بے نیاز کے رہنا چاہیے۔

نمبر ۳۲ بیان رستگاری مقلدان منقول اور پابندان قواعد قدیمیہ نامعقول خلاف بید و توضیح مراتبات بیخودی و مدارج اتصال خداوند حقیقی

دفعہ ۱۔ نفس ناطقہ الہام دے رہا ہی کہ سخت افسوس ہی اون لوگون پر جو کرم کانڈ اور اوپاشنا کے پابند اور واہیات رسومات خلاف بید کے مقلد ہین کیونکہ اُنکے تعلقات فضول محض اور مجہول مطلق ہین۔

دفعہ ۲۔ جیسے مالا کا جپنا و پاٹ کا کرنا کام اُن نامحرمون کا ہی کہ جو اجپا جاپ کی قدرت سے محروم ہین اور اُس شغل لطیف سے محض کورے۔

دفعہ ۳۔ بھون مین گھومنا انکو زیبا ہی جنکو بیٹھنے سے آرام نہ ملتا ہو اور اپنے جامہ کو ناحق کی تکلیف دینے سے عار نہ سمجھتا ہو اور بید اور بیدانت کے پڑھنے یا آتما کے دھیان دھرنے اور پرانو کے شغل کرنے کا مذاق نہ جانتا ہو۔

دفعہ ۴۔ ترکال اشنان اُسکو زیبا ہی جو اُسنے دل کی صفائی کی ماہیت سے بے بہرہ مطلق ہو اور دل کے صفا کرنے کی قدرت نرکھ سکتا ہو۔

دفعہ ۵ - گلے مین سالگ رام کی مورت باندھکر گھومنا اسکا کام ہو کہ جو اپنے مالک حقیقی کو اپنے پاس حاضر نہ جانتا ہو اور پرماتما جو ہر گھٹ بیاپک ہو اپنے جسم کے اندر اور باہر کہ موجود نہو کی حقیقت سے وہ اسکے لاعلم مطلق ہو -

دفعہ ۶ - خانہ آباد کو چھوڑ کر جنگل مین بھٹکنا اس نادان کا کام ہو کہ جو اپنے گھر مین کسی جون سے نہ رہ سکتا ہو کہ جیسے اشتہاری اور باغی نہین رہتے یا جنکو فراغت سے خورش اور پوشش کا ٹھکانا نہو مثل بھونڈو اہیر کے کہ جسکا قصہ مشہور ہے صرف کھانے کیواسطے گھر چھوڑ دیا ہو کیونکہ جوگ بیشر کو صرف ترک تعلقات دنیوی دل سے چاہیے نہ جسم سے دیکھو دفعہ ۱ و ۲ بیان نمبری ۲۳ کو -

دفعہ ۷ - خلوت مین بیٹھنا اور بھونہیرون مین رہنا کام ایسے محبوسان محسوسات کا ہی کہ باہر نکلنے سے اتنے ڈرتے ہون کہ کنسٹبلان وارنٹ گرفتہ محسوسات فی الفور پکڑ لیوینگے اور ضبطی حواس اور دل کی نکر سکتے ہون -

دفعہ ۸ - زیادہ تر ان قسم کے مقلدونکا بیان منشی گردھاری لال صاحب نے اپنی کتاب گیان ساگر مین نہایت خوبی سے لکھا ہے جسکو دیکھنا ہو وہان دیکھ لیوی یا شرح ہر صفحہ ۹۰ کے ویسے ہی راے منشی بندرابن صاحب نے بہار بندرابن مین لکھا ہو وہ یہ ہی کہ مسجد طیار کرانا کام بادشاہون کا اور روزہ رکھنا اور ادا ے رکعت ورنماز پڑھنا کام گنہگارونکا ہی اور حج کرنا کام مسافرون کا اور روٹی کھلانا کام دردمندونکا اور پرہیز کرنا کام بیمارون کا اور غسل کرنا کام ناپاکونکا اور گلے مین قرآن لٹکائے گھومنا کام بارکشونکا اور عبادت کرنا کام امیدوارونکا اور گوشہ مین رہنا کام قیدیون کا اور خوف ورجا مین پھنسی رہنا کام لڑکونکا اور عاشق ہونا کام عیاشون کا اور خدمت کرنا کام سعادتمندونکا اور بیخود ہونا کام مردونکا ہے فقط پس ای میرے دوستو ابتک جو تم لوگ بغیر ہادی گمراہ تھے تو خیر گذشتہ راصلواۃ آیندہ را احتیاط یعنے اب نفس ناطقہ کا حکم ہے کہ اس زمانہ کل جگ مین زیادہ تردد اور محنت کرنا کچھ ضرور نہین صرف پرماتما مین من لگائے ہوئے بیخود ہونے کا مرتبہ حاصل کرو اور جب تم ترک تعلقات خودی کو چھوڑ دوگے بیخودی خود بخود حاصل ہو جاویگی جیسے دوئی دور ہونے سے وحدانیت آجاتی ہے ویسی ہی خودی دور ہونے سے بیخودی ہو جاتی ہے -

خودی کا چھوڑ دے سب کارخانہ	نظر آوے تجھے رب یگانہ
خودی کو چھوڑ دے گر دل سے مطلق	تو ہو جاوے گا نور پاک مطلق

شعر مندرجۂ الگھ امواج

جب خودی تجھسے دور ہو جاوے	حق کی سوگند پھر خدا ہین ہم
خودی جبتک ہی تیرے دشمن دلبر	نظر آئے تجھے وہ دوست کیونکر
خودی کو چھوڑ کر کر ہوش نادان	نہ غافل ہو کسی دم اُس سوا جان
چھوٹے گی یہ خودی جب تیری دل سے	نظر آئے گا وہ خوشنود ہوکے
تجھے ہے اس خودی کا عارضہ سخت	اگر یہ چھوٹ جا ہو جاے تو مست
دوا ہے اس خودی کے چھوٹنے کی	سدا آتم کے محویت مین ہو جی
سمجھ تو غور کر یہ جو خودی ہے	نہین دیتی ہے کرنے راہ کو طے
اگر چھوڑے تو یہ راہ خمیدہ	پہونچ جاوے جو ہے منزل حمیدہ
اگر عاشق بدل ہو آمتا پر	خودی فوراً چھوٹے ای ماہ پیکر
ریاضت جس قدر ہین خوش سلیقہ	مقدم سب سے ہی چھٹنا خودی کا

رباعی

خود را بہ شکن کہ بت شکستن این است	بگذر ز خودی ز قید رستن این است
در گوشۂ خاطر عزیزان جا کن	در مذہب ما گوشہ نشستن این است

از خودی واز دوئی بگذر شتاب
تا کہ خیزد از میان دل نقاب

تمام شد

حصہ اول

پرماتمانیمہ

آغاز حصۂ دوم معروف بہ آئینۂ

روشن ضمیری

نمبر ۱۲ طریقہ پیدا ہونے روشنضمیری کامل کے

وجودین کہ جس سی صاحب کمال اور روشنضمیر موسوم ہوتا ہی

دفعہ ۱۔ کون کون سی عجائبات اور غرائبات قدرت ایزدی کے لکھی جادین اور کیا کیا طلسمات کا خزانہ آنکھی شائقین کو دکھلائے جادین ۲ جس مقام پر فہم و فراست فرشتے اور رکھیشر اور منیشر کی حیران ہی اور ہر ایک اُسکی باریکیونکے دریافت پر معترف بقصور اور پریشان ہی پھر اُس مقام کی باتین کرنا اس مشتے خاک سی کب ہو سکتا ہی اور دکھلانا مقدرات عجائب غیبی اس ہیچ میرز سے کیونکر ظہور مین آسکتا ہی مگر ہان عقل کل اسطرح پر رائے زن ہی کہ جس کام کے انجام پر بشر اپنا دل بالتمام رجوع لاوے گا ما حصل دلدہی اور نتیجہ اجتماع خاطر بے شک ایک نئی قسم کا جلوہ دکھلاویگا کہ دیکھنے والا اُسکا مستانہ اور مخمور نشہ شراب ایزدی ہو جاویگا ۳ مگر یہ درجہ کب میسر ہوتا ہی اور یہ مرتبہ کیونکر ہاتھ آتا ہی کہ جب ذہن ذکا ادراک معقولات اور فہم رسا غوامض محسوسات سی ہمیشہ ایک قسم کا ربط اور ضبط رکھا کرے اور تصفیہ و تخلیہ سے صفائی بطون کیا کرے تب تو البتہ روز بروز عجائب اور نفائس مظہرات جیو آتما اور پرم آتما دیکھا کرے۔

دفعہ ۲۔ انسان بسبب عدم حصول علم ما بعد الطبیعۃ اور ما قبل الطبیعۃ یعنی برمھ بدیا اپنے جسم کے حالات سی کہ مراتب عنصر کثیف مین کس کس درجہ تک رہکر مدارج عنصر لطیف پر کسطرح پہونچ جاتا ہی

نہین جانتا اور بسبب عدم ادراک دقائق معقولات یعنی بے علمی بید اور بیدانت اور کتب ہاے
مترجمہ منشی کنھیالال صاحب لکھدھاری کہ جنکو فی زمانہ اچارج مذہب ہنود کہیے تو بجا ہے اور
جو کچھ وصف اُنکی شان مین لکھا جاوے زیبا ہے اور بوجہ عدم دریافت مضامین دیگر کتب تصوف
مترجمہ فیضی و دیگر فقراے ہند اور ہر ملک کیفیات اور تفریحات اور اقتدارات آتما اور
جیوآتما یعنے نفس حیوانی اور نفس روحانی کہ جنکو عرض اور جوہر کی طرح تناسب لفظی ہی فائز
نہین ہو سکتا مگر بہ نظر فیض رسانی عوام جسقدر کہ ہیچمدان کی معلومات ہی اُنکو ان صحائف پر
رکھکر صاف دل ہو جاتا ہی ورنہ یہ سب معلومات علمی نفیر کیوقت تصور مین باعث بی قیدی بنا اپنا
علیحدہ ہی ساز و سامان موجود کر نقصان ہوتے ہین اور تار تصور کی جنبش دید نیز مین نہایت
مستعد یان ظہور مین لاتی ہین - لہذا حکم پڑتا ہے ہی کہ انکو پابزنجیر کر کے ان صحائف قراطیس
مین مقید کر دو کہ بہ تعمیل اُسکے اس نسخہ آئینۂ روشن ضمیری کی تصنیف مین یہ فقیر آمادہ ہوا -
دفعہ ۳ - یہان سے بیان روشنضمیری کی جاتی ہی - واضح ہو کہ روشن ضمیری دو قسم پر
منقسم ہی اول قسم کا بیان شرح آئینۂ تصوف مین بہ نمبر ۱۵ مندرج دوبارہ تشریح موجب طوالت
تحریر سمجھکر قلم انداز کی دفعہ نمبر ۱۵ مین دیکھو دوسری یہ کہ جو طریقہ دھارنا سے حاصل ہوتا ہی
کہ جسکا مذکور آئینۂ تصوف کے بیان سن سمادہ نمبری ۴ و بیان توضیح صفائی قلب نمبری ۶ مین کیا
گیا ہی اب مفصل بیان اُسکا یہ ہی کہ طریقہ ریاضت مین دھارنا ایک قسم کی ریاضت کا نام ہی اور وہ
نہایت مختصر اوقات اور تھوڑی تھوڑی مشق روزمرہ سی حاصل ہوتا ہی اور اسکی بھی دو قسم ہین اول
یہ کہ عامل طریقہ دھارنا سے خود مشاق بہم پہونچاوے اور دوسرے یہ کہ دوسرے شخص کو بٹھا کر
اُسکو منظہرات ایزدی دکھلاوے -

دفعہ ۴ - بصورت اول اور دوم مین فرق اسقدر ہی کہ طریقہ اول مین جو جو عجائبات نظر آتے ہین
اُسکو عامل خود دیکھ سکتا ہی اور طلسمات قدرت پر مشیر کو دیکھکر خود مسرت بی اندازہ حاصل کرتا ہی اور
شکل دوم مین عامل معائنہ قدرت و عجائبات سی محروم رہتا ہی مگر معمول البتہ اس درجہ کو پہونچ جاتا ہی
کہ جس مقام سے واپس آنیکی اُسکی طبیعت نہین چاہتی اور اُس عالم غیر متغیر تک آنا فاناً اُسکی
رسائی ہو جاتی ہی اور اُسکے بھی چار درجے ہین کہ جنکا مفصل حال دفعہ ۶ مین بیان ہوگا کے

مرقوم ہے۔

بیان شغل اول دفعہ ۵۔ جو کوئی اپنے پر آپ عمل کرے اُسکی شکل یہ ہی کہ تخلیہ مین بیٹھکر چراغ کی ٹیم یا کسی اور چیز پر جو اپنی آنکھ سے اُونچے مقام پر رکھی جاتی ہی خوب نظر جما کر یعنے ٹکٹکی باندھکر دو گھنٹے تک برابر اُسکو دیکھا کرے اور نہایت ضبط اس امر کا رکھے کہ پلک آنکھونکی گرنے نپاوے اس ترکیب کی مشق سے رفتہ رفتہ آنکھون کی تپلیان یعنی مردمک چشمہا اندرون پردہ بصارت کے اولٹ جاتی ہین اور جب تپلیان اولٹ جاتی ہین عجائب و غرائب مظہرات پر ماتما دیکھنے مین آتی ہین وجہ یہ ہی کہ جسم انسان مین سہ سہ عالم کی کیفیت بھری ہوئی ہوتی ہی پس شائقین سمجھین کہ یہ بیان منتہاے مراتب غائب بینی اور پیشین گوئی کا ہی۔

دفعہ ۶۔ الغرض مردمک چشمہا یعنے تپلیونکا اولٹ جانا عجیب خاصیت سی پُر ہی کہ جسکی شرح نہایت مطول سے پُر اور معمور ہی اور جسنے اس کیفیت کو دریافت کیا وہ مظہر نادرات روزگار ہوا پھر اُسکو بمقابلہ اس شغل لطیف کے دوسرا کوئی فعل عمدہ نہین معلوم ہوتا۔

دفعہ ۷۔ دستور یہ ہی کہ جب تپلی اولٹتی ہی اس حالت مین جس جس قسم کی کیفیتین دیکھنی منظور ہوتی ہین یا جس جس امور یا اسرار کا دریافت مرکوز خاطر ہوتا ہی بعینہ وہ تمام مافی الضمیر نظر آتا ہی ناظر سمجھتا ہی کہ چشم ظاہری سے دیکھتا ہون مگر وہ سب منظہرات قوت باصرہ کی تاثیر سی دکھلائی پڑتے ہین کیفیت دفعہ کا بیان نمبری ہم کا۔

دفعہ ۸۔ اکثر یہ کیفیات حالت نیم خوابی مین کہ جسکو خواب شیرین بھی نافرد کرتے ہین عائد ہو جایا کرتی ہے اور مسلمانونکے مذہب مین محمد کا جانا معراج کے درجے مین جو مشہور ہی وہ بھی انھین تپلیونکی اولٹ جانے کا باعث تھا باقی رہا یہ امر کہ رمز نہایت مخفی کے قابل ہی لہذا کسی نے آجتک اسکی شرح مفصل نہین کی اور دوسرے یہ کہ بہتیرون کو اس کیفیت کی مطلق خبر بھی نہین ہی باقی دینداری اور لسانی اوسے ہی حقیقت واقعی اسی قدر ہی۔

دفعہ ۹۔ حالت شیرین خوابی کا نام تُریا ہی کہ جسکا مشرح بیان نمبر ۱ مین رقم پا چکا ہی یہ حالت ہر بشر پر طاری ہوا کرتی ہی بشرطیکہ انسان اُسکے امتیاز اور غور مین رہی کچھ پیغمبر ولی اور رکھیشر اور جوگیشر پر حصر نہین ہی اور جو بشر کہ اس غور مین ہمیشہ رہتا ہی عمل تُریا مین نہایت لطافت اور

حظ حاصل کرتا ہے کہ جسکی شرح طول عمل ہے صرف اسکا مذاق اُسی عمل کی تاثیر واقع ہونے پر معلوم ہوتا ہے
تحریرات کے مطالعے سے وہ لطف نہیں ملتا ہے۔

دفعہ ۱۰ – اس حالت مین انسان غیب کی باتین سنتا ہے اور امورات شدنی اور غیر شدنی کو
بار ہا معین دیکھتا ہے اور ہر قسم کے کمال کا مجموعہ ہو جاتا ہے

نمبر ۳ بیان شکل دوم قواعد پیدا کرنے روشن ضمیری کا دوسری کے دل پر کہ جس سے تمامی مخلوقات کی کیفیتین بلا تردد وہ دیکھ سکے

دفعہ ۱ – پیشتر بیان ہو چکا ہے کہ دوسرے پر بھی عمل غائب بینی کے اثر اور روشن ضمیری کے آثار
پیدا ہو سکتے ہین چنانچہ قواعد اسکے ذیل مین لکھے جاتے ہین اور ملک فرانس مین یہ عمل ڈاکٹرونکی
استعمال مین بکثرت اور دوسرے شائقونکی مشق مین المضاعف ارزان رہتا ہے مصداق اسکے نسخہ
طلسم فرنگ شاہد ہے اور وہ کتاب قابل معائنہ ہے بشرطیکہ جسکو زیادہ شوق معائنہ تجربات علم مقناطیسی کا ہو

دفعہ ۲ – قبل عمل کے لازم ہے کہ عامل کی طبیعت اپنے کام پر خوب جمی ہو اور اسکا ارادہ مصمم قائم ہو
اور کسیطرح کا غل اور شور اوس مکان مین یا قرب مین اُسکے نہوتا ہو اور مقام عمل مین کامل خاموشی
ہو اور آمد و رفت بھی کسی کی وہان نہو ورنہ خیالات عامل و معمول کے اُس طرف متوجہ ہو جاوینگے
تو موجب نقص عمل کا ہو دیگا۔

دفعہ ۳ – جسپر یہ عمل کیا جاوے ضروری کہ وہ عمل کے ہونے پر راضی ہو اور عامل کے عمل
ہو جانے کی نیت سے اپنی طبیعت کو جائے رکھے۔

دفعہ ۴ – عمل کے بار اول معمول نازک مزاج چاہیے رفتہ رفتہ حالت کثرت مشق عمل سے ہر
شخص پر عمل چل جایا کرے گا۔

دفعہ ۵ – اگر معمول عمل کے آثار کو روکے یا اپنی طبیعت کو خوب شی پیش نظر پر نہ جاوے
تو اوسپر عمل کا اثر ہرگز نہوگا۔

دفعہ ۶ – بوتل بیلوداریعنے کرسٹل کا اثر نازک طبع آدمی پر ضرور ہوتا ہے اور مقناطیس صلی کا اثر

جو عامل اپنے ہاتھ مین لیے رہی خواہ مخواہ ہوتا ہے۔

دفعہ ۷۔ بعض معمول پر عمل بار اول بلکہ کئی مرتبہ مین بھی نہین ہوتا عامل کو چاہیے کہ ہمت نہ ہارے اور عمل کے چل جانے کی نیت سے ہمیشہ مشق عمل کی کرتا رہے پس یقین ہے کہ اُسکا عمل بہت جلد مؤثر ہوگا۔

دفعہ ۸۔ یہ عمل خلوت مین بہ تنہائی یعنے بجز عامل ومعمول کے کوئی دوسرا نہ ہو کرنا چاہیے کیونکہ خلوت ضرور ہے اور جلوت ممنوع۔

دفعہ ۹۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ عامل ومعمول بہت قریب نہون فقط اس قدر چاہیے کہ طرفین کی آنکھ خوب لڑے اور پلک نہ گرے۔

دفعہ ۱۰۔ اس بیان مین دو تفریق ہے اول یہ کہ ایک شخص کو بٹھاوے اور اپنی آنکھ جاکر اُسکی جانب دیکھے اس قدر کہ سوائے عامل ور کچھ نہ کرے اور دوسری یہ کہ عامل بعد تعمیل شرائط بالا اپنا ہاتھ معمول کے چہرے سے دیر تک وتارے اور دم کرے حاصل مدعا دونون ترکیبون سے ممکن ہے فرق اس قدر ہے کہ صورت اول مین عامل کا اختیار معمول پر کچھ نہین رہتا اور دوسری صورت مین معمول عامل کا تابع اور حکم پرور رہتا ہے اور اسمین پانچ درجے ہین اول ظہور غائب بینی دوم غائب بینی بشرکت حال سوم غائب بینی مع پیشین گوئی چہارم سکوت پنجم سکوت اعلی مع سلب حواس۔

دفعہ ۱۱۔ اب تمکو رمز اصلی سے واقف کرتا ہون کہ عمل مقناطیس حیوانی مین معمول کے چہرے پر ہاتھ گذرانا جاتا ہے وجہ اُسکی یہ ہے کہ دونون ہاتھون کے سرے دو قطب ہین اور سر اور آنکھین اور مُنھ نقاط ماسک کہ جہان یہ روشنی مجتمع ہو کر بھری رہتی ہے یہی وجہ ہے کہ ہاتھونکی گذرانے اور نظر یکسو جمانے سے عمل مقناطیسی کا بہت قوی اثر ہوتا ہے۔

دفعہ ۱۲۔ عملیات مین اکثر حالت دم بھی کیا جاتا ہے کیونکہ آدمی کے مُنھ مین ایک قسم کی کیفیت بھری رہتی ہے کہ جسکا نام اوڈائل زبان فرانس مین ہے اور ہر ایک جسم مین نصف جانب اثر ایک قطب کا اور جانب دیگر اثر دوسرے قطب کا ہوتا ہے پس بدین وجہ نظر جماکر دیکھے اور معمول کے سر اور پیشانی کے قریب مُنھ رکھکر دم کرنے سے بہت اثر ہوتا ہے۔

دفعہ ۱۳۔ جس شخص کو معمول بنانا چاہی چاہیے کہ اُسکو اس ڈھنگ سی بٹھالے یعنی اُسکا پشت سر شمال کیطرف ہو اور اُس کا چہرہ جنوب کی طرف اور دونون پیر اُسکے دکھن کی سمت کو پھیلے ہوے ہون تو بمقابلہ دوسری نشست کے یہ نشست عمدہ اور سریع التاثیر ہی۔

دفعہ ۱۴۔ جس شخص کو حسب طریقہ بالا بٹھا کے پرمیشر کی قدرت دکھلانیکی نیت سے معمول بنا دین چاہیے کہ اپنے دونون ہاتھ معمول کی چہرے سی پیر تک اُسکے اوتارین مگر جسم معمول کا عامل سی چھو نجاوے مگر جسقدر ممکن ہو عامل معمول کے جسم کے قریب تر رہی۔

دفعہ ۱۵۔ اکثر اوقات بجاے سر اور چہری اور شکم کے عامل بنا ہاتھ معمول کے پہلو کی طرف سے اوتارے اور معمول عامل پر اور عامل معمول پر نظر جما کر دیکھے کچھ عرصے تک ہاتھونکو معمول کی قریب گذرانے کا شن مقناطیس مصنوعی بھی عامل کی ہاتھون مین ہو تو اور بھی فائدہ عمل بجلدی تمام نمایان ہو۔

دفعہ ۱۶۔ اونچے مقام پر عامل معمول کے مقابلہ قریب ہو کر بیٹھے اور اُسکی انگوٹھون اور اُنگلیونکو اپنے انگوٹھون اور اُنگلیونمین پکڑ کے نرم نرم دبائے اور جمکر اُسکی آنکھون کیطرف دیکھے اور تمام دل اپنا اُسکے اوپر جما دیوی اور معمول کو بھی چاہیے کہ وہ بھی مطابق طریقہ بالا کے عمل آور ہو اور جب عامل دیکھے کہ کچھ کچھ اثر معمول پر ہونے لگا تو اپنی ہاتھون کو پیشانی سے چہری اور سینے کی طرف نیچے کے رخ حرکت دیا کرے اس ترکیب کے اثر سے یقین ہی کہ پاؤ گھنٹہ یا آدھے گھنٹہ مین اثر مقناطیسی جلد غالب ہو جاوے اور لحاظ رکھنا چاہیے کہ عامل اپنے دست راست مین معمول کا دست چپ اور دست چپ مین اُسکا دست راست پکڑے رہی کیونکہ مقابل بیٹھنے مین ایسا ہی ہو جاتا ہی اس گرفت مین بھی ایک کیفیت نادر ایسی بھری ہوئی ہی کہ جو مثل تار برقی کے صدہا مقامات طی کر کے عامل اور معمول کے دل اور روح مین سلسلہ یکتائی پیدا کر دیتی ہی وہ یہ ہی کہ ترکیب ہاے بالا کے کرنے سے ایک قسم کی تاثیر بطونی عامل کی دست راست سی نکلکر معمول کے دست چپ مین جا کر اور اُسکے بازوے چپ پر چڑھ کے اور سینے مین گذر کر اور پھر بازو اور دست راست مین سے اوتر کر عامل کے دست چپ مین جا کر بازو کی راہ سے عامل کی سینے مین پہونچکر اُسی تدریج سی معمول کے جسم مین چلی جاتی ہی کہ جس سی حلقہ موج پورا ہو جاویگا مگر نہایت احتیاط چاہیے کہ عامل و معمول کا ہاتھ زیر او ر زبر ہونے نہ پاوے یعنی جیسا کہ اوپر لکھا گیا ہے ویسا ہی رہی ورنہ اثر مناقض

ہو کر معمول کو غش اور تشنج ہو جاویگا بلکہ نہایت تیزی سے اثر نمایان ہوگا کہ جسکی برداشت معمول سے بہت دشوار ہوگی۔

دفعہ ۱۷۔ جس شخص پر عمل کرنا منظور ہو اُسکے ہاتھ مین کوئی چیز دیدیوے اور اُسکو کہدے کہ اس چیز کی طرف نظر جماکر خوب دیکھتا رہے اس طریقے کی عمل آوری سے بھی کچھ دیر کے بعد خواب آجاویگا اور غائب بینی طاری ہو جاویگی۔

دفعہ ۱۸۔ ایک ترکیب دوسری یہ ہے کہ آنکھون کے ذرا اوپر کیطرف اور پیشانی کے ذرا اونچے رخ کسی شے رکھی ہوئی کو معمول دیکھا کرے تھوڑے عرصے مین یقین ہے کہ تنی ہوئی نظرون کے باعث سے خواب غائب بینی بہت جلد جاوے۔

دفعہ ۱۹۔ کوئی چیز معمول کی آنکھون کے سامنے مگر آنکھون سے اُونچی رکھی جاوے اور معمول اُسکو دیکھا کرے اور مزید بران عامل اپنی نظر بھی اُسپر جماوے اور وہ شے جسکو معمول دیکھا کرے طرف عامل و بالاے سر عامل رکھی ہو اس قرینے سے جو نشست کریگی کیفیت غائب بینی اور روشن ضمیری بہت جلد پاوے۔

ترکیبین شناخت اشخاص قابل العمل

دفعہ ۲۰۔ مخفی نرہے کہ جن لوگون کی طبیعت مین سخت تنفر کسی چیز یا جانور سے دیدہ یا غیر دیدہ یا شنیدہ ہوا کرتا ہے اور جو کہ نازک مزاج یا بیمار یا مستورات حاملہ قریب لزائیدگی یا بچہ کم سن یا مردم تندرست یا مستورات نازک ہر قسم کے ہون اُنکو اشخاص قابل العمل ہین کہ جنکی امید کامل ہے کہ نور پرماتما بلا تکلف دیکھینگے اور وہ پرمیشر بھی ان پر کرپا کرکے اپنا درشن دکھلادیگا۔

دفعہ ۲۱۔ ایک دوسری ترکیب دریجیے اور طبیعت کو خوش کیجیے اکثر اوائل مشق مین عامل کو چاہیے کہ پانچ چار آدمیون کو بٹھاوے اور اُن سے کہے کہ وہ اپنے ہاتھ اسطرح پر رکھین کہ ہتھیلیان اوپر کی طرف ہون بعدہ عامل اپنے دست راست کی انگلیون کے سرون کو پہونچے سے نیچے کی طرف حرکت دیوے اور انگلیان برابر ہون خواہ ایک دوسرے کے نیچے ہون لیکن معمول کے جسم کو چھونا نہ چاہیے مگر جسقدر ممکن ہو عامل کے جسم کے قریب تر رہے اور

منکشف کرتا ہون کہ متعدد مرتبہ بطریق بالا انگلیون کے حرکت دینے سے غالب ہو کر اُن اشخاص مین بعض کو ذرا گرمی اور بعض کو ذرا سردی اور بعض کو ایسا کہ کوئی سوئی چبھوتا ہی اور بعض کو گدگدی اور بعض کو اپنا جسم سن ہوا معلوم ہو گا پس جن پر یہ اثر منجملہ آثار مرقومہ بالا معلوم ہو سمجھنا چاہیے کہ اُسپر عمل مقناطیسی نہایت عمدہ ترین صفت سے ہو گا اور ظہور اور وقوع مراتبات روشن ضمیری اور غائب بینی اور پیشین گوئی نہایت خوبی سے اسپر طاری ہو وینگے۔

دفعہ ۲۲ تفریق خواب معمولی ور مقناطیسی اور توضیح رفع عارضہ شب بیداری

شائقین پر مخفی نہ ہو کہ خواب مقناطیسی مین حواس باطنی بیدار ہو جاتے ہین اور حواس ظاہری معطل رہتے ہین اور خواب معمولی تو ہر شخص پر ہر روز عائد ہوتا ہی اُسکی شرح کیا ضرور ہی ۲ اگر جسکو نیند نہ آتی ہو اگر اُسکو پانی مقناطیسی پلا دیا جاوے تو غلبہ خواب کا ضرور ہو جاوے گا اور ماسوا اسکے دوسری ترکیب نہایت عمدہ ہی کہ ایک کمرے مین روشنی ذرا فاصلے پر رکھکر ایک روشن چیز اپنی آنکھون کے اوپر کی طرف اس طرح رکھین کہ اُسکے دیکھنے کیواسطے آنکھون کو احول بنانا ضرور ہو بس بلا تخصیص مفہوم کر لینا چاہیے کہ اُسکو نہایت شیرین اور لطیف خواب آجاویگا۔

دفعہ ۲۳ شناخت آثار عمل جسوقت یہ عمل اپنا آثار دکھلاتا ہی آنکھونکی پلکین مچنے لگتی ہین اور جھکی جاتی ہین اور اگر پلکین کھلی بھی رہین تو اکثر حالتو نین گویا آنکھون کے اوپر ایک پردہ سا آجاتا ہی اور جس شخص پر عمل کیا جاتا ہی اُسکی نظر سے عامل کا چہرہ اور اور اشیاء چھپ جاتے ہین بعد اُسکے نیند سی آنے لگتی ہی اور تھوڑی دیر کے بعد غلبہ نیند کامل ہو جاتا ہی ازان بعد جب وہ جاگتا ہی گہری سانس لیکر اور ناگاہ اور اپنی شیرین خوابی کا مداح ہو کر عامل کا شکر گذار ہوتا ہی اور اکثر وقت معلوم ہونے آثار مندرجہ دفعہ ۲۱ کے بعد فوراً خواب آجاتا ہی۔

دفعہ ۲۴ اس علم کا نام مقناطیس حیوانی جو رکھا گیا ہی وجہ اسکی یہ ہی کہ روح دو قسم کی ہی اول حیوانی اور دوم روحانی ہندی زبان مین پہلے کا نام جیو آتما اور دوسرے کا نام پرماتما ہی کہ جسکو نفس ناطقہ اور روح زندگی بھی کہتے ہین ۲ ترکیب ہائے مندرجہ بالا سے جیو آتما تفریح ہر سہ عالم کا کرتا ہی رفتہ رفتہ مشاقی سے اس مرتبہ جیو آتما سے گذر کر پرماتما کی تفریحات کے مدارج بھی

دیکھتا ہی اور جب معمول اس مرتبہ اعلیٰ کو پہونچتا ہے مجمع کمالات اور جامع ہر ایک صفات کا ہوتا ہے کہ جس درجے کی پہونچنے کے لیے رکھیشر اور منیشر اور جوگیشر اور پیغمبر اور ولی متر صد و خواہش رہتے ہین۔

دفعہ ۲۵ - ایک رمز نہایت تعجب انگیز اور اسرار غیب خیز کو بلا تحاشا لکھدینے کیلیے الہام ہوتا ہے کہ جسکے عمل سے شائق صاحب کشف اور کامل بن جاوے اور وقوع پیش بینی اور پیشین گوئی بحالت بیداری خود بخود بلا عمل مقناطیسی ہو جاوے وہ یہ ہی کہ جب آدمی حالت فکر اور غور کامل مین ہوتا ہی اور اسی غور کے دریا مین خوب ڈوب جاتا ہی تو اسکے دل پر ایک قسم کی کیفیت نادر ایسی طاری ہو جاتی ہی کہ اسکو واقعات آیندہ کی کیفیتین اسکے تصفیہ قلب کے باعث سے معلوم ہو جاتی ہین فقط اس سے متیقن ہوتا ہی کہ پرماتما نے غور اور سوچ کو جو غایت مرتبہ کو کیا جاے کہ جس سے اجتماع دل و حواس کا ہوتا رہتا ہے بڑا درجہ اور شرف عطا فرمایا ہے اور حد درجہ کی طاعت بخشی ہے وجہ خاص یہ ہی کہ جب تعمق غور کا اخیر درجہ ہو جاتا ہے اس حالت مین دل منور ہو جاتا ہی اور باعث کمال محویت غور کے خودی اسوقت اسکے جسم اور دل مین باقی نہین رہتی لہذا وہ اپنے جسم مین اور تخت گاہ دل پر کہ جو مقام اجلاس پرماتما ہی اور پرماتما کہ محیط ہر مقام اور ہر مقام کہ مشرف اور منور اسکے نور سے ہی تمامی امر محفوظ اور مرکوزہ مثل آئینہ کے جو لوح محفوظ اور جو ہر نفس ناطقہ کی وسعت مین معلق رہتا ہی اسکو نظر آنے لگتا ہی پس سمجھنے کی بات ہی کہ جوگیشرون کو اسی مرتبہ مین پہونچنے سے پرماتما کے نور منور کا درشن ملتا ہے اور شائقین کو جو واقعات آیندہ کی کیفیتین اور حالات معلوم ہوے تو کیا عجب ہی گو آدمی کو ایسی امید نہین رہتی ہی کہ اسکو کیفیات غیر مترقبہ نظر آجاوینگے مگر وہ حالت پرمیشر کی کرپا اور اجتماع دل کے نتیجے کا باعث ہی کیونکہ اسکی بڑی شان ہی کسی نے انتہا نہین پائی اور اسنے جاؤ طبیعت کو غایت مرتبہ کا اثر بخشا ہے

دفعہ ۲۶ اس کتاب مین بنظر اختصار عمل مقناطیسی کی بالکل کیفیتین جیسا کہ طلسم فرنگ مین مفصل درج ہین تشریح انکی نہین کی گئی مگر تھوڑا سا بیان وقوع کیفیات مذکور ذیل مین لکھتا ہون پہلے یہ کہ ایک آدمی کا اثر دوسرے آدمی پر فاصلہ سے ہوتا ہے دوسری یہ کہ ایک آدمی کو دوسرے

آدمی کے ارادے اور مرضی اور حواس اور حافظہ اور مدرکات اور حرکات اور سکنات پر
بحالت خواب بھی اس طرح پر حاصل ہوتا ہی کہ معمول ہوش مین رہے اور عامل کی تلقین کا
اسپر اثر ہو اور اس طرح پر بھی کہ معمول خواب مقناطیسی مین ہو اور عامل کی طرف سے تلقین
ہو خواہ نہو تیسرے یہ کہ حالت خواب مقناطیسی ایک خاص حالت ہی اور اسمین معمول کو ایک
خاص قسم کا وقوف حاصل ہوتا ہی۔ چوتھے یہ کہ اس حالت مین معمول کو ایک نئی قوت
ادراک حاصل ہوتی ہی اور اس قوت کے ذریعے سے وہ اشیاء قریب و بعید کو بلا ذریعہ
حواس ظاہری کے دیکھ سکتا ہے پانچوین یہ کہ اکثر معمول کو ایک خاص شرکت اور آدمیوں سے
ایسی ہوجاتی ہی کہ اُسکے ذریعے سے اُنکے خیالات اُسکو دریافت ہوجاتے ہین چھٹے یہ کہ
اس شرکت اور غائب بینی کی قوت کے سبب معمول فقط واقعات گذران نہین بلکہ
واقعات گذشتہ اور آیندہ معلوم کرلیتا ہے ساتوین یہ کہ معمول اپنے جسم کی اندر کا حال
اچھی طرح جان لیتا ہی اور بیان کرسکتا ہی آٹھوین یہ کہ اس عمل کی ذریعے سے حالت مسکوتیت
اور حالت مسکوت علی پیدا ہوسکتی ہی نوین یہ کہ یہ سب آثار بلا عمل مقناطیسی خود بخود بھی پیدا ہوجاتے
ہین اور یہ حالت عمل مقناطیسی اپنا تاثیر کی بنیاد ہی دسوین یہ کہ فقط انسان کی جسم کے ذریعہ سی ہی
نہین بلکہ غیر ذی روح اشیاء کے ذریعے سی بھی مثل مقناطیس مصنوعی ور کرسٹل اور فلزات وغیرہ سے
کیفیت مقناطیسی کی تاثیر پیدا ہوتی ہی اور پانی اور اشیا مین یہ کیفیت منتقل ہوسکتی ہی واضح ہو کہ اگر
تلاش مزید کیجاوے اور یہ علم مقناطیس فروغ پاوے تو انسان زمرہ بشریت سی گذر کر حضرات روحانیہ
مین گنا جاوے اور دوزخ اور بہشت دیکھے اور مردوں کی ارواح سے باتین کرے اور اُنکا پیغام لاوے
اور دور و نزدیک کی خبرین صحیح بتلاوے اور مال مسروقہ کی ٹھیک ٹھیک خبر پہونچاوے اور
قلب گردانی کی کیفیت بھی نہایت خوبی سے دکھلاوے۔

نمبر ۳۲ بیان اُس کیفیت نادرہ اور غیر مترقبہ کا کہ جس سے پرماتما فی الفور ملجاوے اور لطف یہ کہ کوئی ریاضت شاقہ یا عمل لاصول معینہ اوستادان قدیم بھی نکرے

دفعہ ۱ - اس کتاب مین بہت سی مقامات پر قسم قسم کی ترکیبین لکھی گئی ہین کہ جن کی تاثیر مدرکات اور عملیات سے وصل پرماتما ہو اور دوئی درمیان دل سے نکلجاوے مگر وہ ترکیب کہین نہین لکھی گئی کہ جسمین پرمیشر فی الفور ملجاوے اور بلا تحاشا پردۂ دوئی دل سے اٹھ جاوے اور کسی قسم کی ریاضت شاقہ یا سہل لاحاصل نہ کی جاوے اس کتاب کے بیانات پر کیا خاتمہ ہے فقرائے زمانہ سابق نے بھی بہت سی کتابین تصنیف کی ہین مگر کسی پوتھی یا کتابون مین اس طریقے کی توضیحات نظر نہ آئین اور نہ کوئی فقیر یا گرو سنت یا برہم گیانی یا عاقل یا عالم کسی مذہب و فرقہ کا ایسا ہی کہ جو اس قسم کی توضیح کے لیے دم مارے یا اس بیان مجمل پر سر ہلاوے اس بحث کو عارف اگر سنے سن ہو جائے اور اس رمز کو دیکھے اور اگر مجھسے عشق کہا جانے پرم ہنس کے کان مین اگر اسکی دھن پڑے سکتے مین آجاے برہم گیانی کے کانون مین جو یہ شبد پہونچے بلا مبالغہ بیہوش ہو جائے۔

دفعہ ۲ - راقم جب پہلی دفعہ لکھتا ہی تھا اور قلم اپنا رکتا نہ تھا تب تک نفس ناطقہ بول اٹھا کہ اے منشی جے دیال سنگھ تمنے تو غضب کیا یہ بیان کیا ہوا گویا معمے کو بوجھانے کا خیمہ نصب کیا تحریر تمہاری چیستان کی مصری کی ڈلی ہی یا مسلم معما یا پہیلی ہی تب فقیر نے عرض کی کہ اے عقل کل میری آپ سے کیا چھپانا ہی جبکہ اپنا منشا اسرار غیب سے ہر ایک کو جتاتا ہی اس فقیر کو دامن مین ایک شعر دیوان ناصر علی کا ولولہ کر رہا ہی اور بلاغت مضمونی اسکی محویت پرماتما ایسی دے رہی ہی کہ بندہ تو بیخود ہو رہا ہی عالم استغراق مین ہوش کہو رہا ہے کہان طاقت گفتار ہے جبکہ شراب محویت سے سرشار ہی یہانتک کہنے کی تو فرصت ملی پھر خمار نشہ نے مہلت نہ دی تو بے اختیار عالم بیہوشی مین یہ شعر زبان سے نکل آیا گویا تقدیر عوام نے اسکی کرپا سے نیا رنگ پایا۔ شعر۔ بکوشش می روم چون برق در آغوش بیتابی ÷ دران ساعت کہ شورش سے برواند کف عنانم را ÷ جب آتما رام نے اس شعر کو سن لیا تب مدہوش کو ہوش مین لاکر اسکی توضیح کا ارشاد فرمایا اور کہا کہ جس سرزمین تو ڈوب رہا تھا اس سے عوام کو مطلع کر کیونکہ مثل مشہور ہی سے کہ حلوا بہ تنہا نہ بایست خورد۔ لہذا بہ تعمیل ارشاد حالب مقلوب اس معماد عشق خدا کے عقدۂ لا ینحل کو حل کرتا ہون گویا آئینہ سخاوت کو اپنی اولو العزمی سے

پیش شائقین بید ریغ دھرتا ہون۔

دفعہ ۳ توضیح شعر مذکورہ عشق مین بیخود ہوجاتا یعنے پریم آتما مین بیھیل اور جوش محبت پرماتما مین اپنے دل کو بالکلیہ مگن کر لینا وہ یہ حالت ہی کہ جسوقت وہ یکایک طاری ہوتی ہی انسان اپنی خودی سے بیخود اور اپنے ہوش وحواس سے بے خبر یعنے ایسا سرشار اور سرمست پریم پرماتما ہوجاتا ہی کہ دین اور دنیا کے جمیع افعالون اور امیدون اور خواہشون کی تمنا کی خبر کچھ اسکو نہین ہوتی اور اس حالت مین بجز اپنی آتما کے دوسرے کی یاد اور سدھ بدھ بالکلیہ بھول جاتی ہی جب وہ حالت انسان پر طاری ہوتی ہی پرمیشر خود بخود ملجاتا ہی کیونکہ پرمیشر سے مل جانیکے واسطے ترک دوئی اور خودی ضرور ہے اور اُس حالت مین انسان دوئی اور خودی چھوڑکر بتمامہ و بجمیعہ سرشار پریم آتما ہوجاتا ہے تو قاعدہ یہ ہی کہ جسکے کمال خواہش مین انسان بدرجۂ غائت محو ہوجاویگا اور دنیا ومافیہا کی کیفیات سے خبر کچھ بھی نہ رکھے گا اُس دم آتما اُس کو خود بخود مل جاوے گا۔

دفعہ ۴ - اس قسم کی نظیرین بہت سی قصہ جات پوتھی بھگت مال مین مندرج ہین دیکھ لو اس مقام پر لکھنا موجب طوالت عبارت ہی اور آرن کانڈ رامائن مین دیکھو کہ سر بھنگ مُن اور سوتیچھن مُن نے جسوقت سنا کہ مہاراج سری رامچندر جی سوامی واسطے درشن دینے کے تشریف لاتے ہین تو انھون نے غلبۂ شوق سے اپنے کو مہاراج دھراج کی حضور اسطرح پر حاضر کیا اشعار مندرجۂ رامائن مصنفۂ منشی جگناتھ پرشاد صاحب سے ع چو آمد رام عابد نے کیا گوش + رہا اُسکو نہ تن من کا ذرا ہوش + بصد بیتابی و شوق تمنا + ہوا پابوس شاہِ عالم آرا + وفور عشق سے آخر تنِ زار + بھڑک اُٹھا برنگ شعلۂ نار +

دفعہ ۵ - اے عوام ہند اگر تمھاری قوت مدرکہ اپنی تاثیر کے ظہور مین لانے سے تمھارے ساتھ دریغ نہ کرے تو ایسا پریم ظہور مین لاؤ کہ اُسی کے ساتھ محویت بھی حاصل ہوجاوے اور جب پریم آتما مین مگن ہوکر محو اسکے دھیان اقدس مین ہوجاؤگے تو تمکو خود ایسی کیفیت

وسرور حاصل ہوجاویگا کہ بار ثانی تعلیم اوستا و یا ہدایت مرشد کی چندان ضرورت نہوگی اپنے ہی تصور مین تم خود مست رہا کروگے اور تمہارا چہرہ اور جسم ایسا منور ہوجاویگا کہ دیکھنے والی دیوانے ہوجاوینگے بقول شخصے ؎ مشک آنست کہ خود بوید نہ کہ عطّار بگوید۔

نمبر ۳۴ بیان نظر آنے جسم لطیف کا آئینہ جسم انسانی مین مع توضیح کیفیت ہائے ہمزاد و معاینہ بدیہی بیراٹ سروپ

دفعہ ۱ - اشتدلال کمل سے نفس ناطقہ الہام دیتا ہی کہ بہت سے مقامات مین اس کتاب کے لکھا گیا ہے کہ اپنے کو آپ دیکھنا یہ اعلے درجہ ریاضت کا ہے مگر کسی بیان مین توضیح اسکے دیکھنے کی نہین کی گئی وہ نہ کسی صاحب کمالون نے اپنے اپنے گرنتھون مین اسکی تشریح کی ہے پس تمپر فرض ہے کہ اوس رمز مخفی سے عوام کو خبردار کردو اور نقاب عدم اوراک کا جو اچھے اچھے بیگیانون کے دلپر پڑا ہوا ہے اپنی فصاحت بیانی سے اوٹھادو لہذا بہ تعمیل فرمان فرمان وہ غیب اس فقیر کو وہ رمز مخفی کہ جسکی تشریح مین تمامی دیوتا اور رکھیشر عقد اللسان ہوگئے گو جانتے رہے ہون پر اظہار نہ کرسکے اظہار کرنا لازم آیا بدین نظر بصراحت تمام اون جمیع قواعد محجبہ کو ضبط تحریر مین درلاتا ہون گویا آئینہ خاتمہ کمالیت کا پیش نظر شائقین رکھتا ہون کہ جسکے شرف مطالعہ اور استعمال سے جسم لطیف کو اپنے جسم کثیف کے اندر شائقین دیکھلیوین اور بیراٹ روپ نارائن کے بلا تکلف درشن سے مشرف ہووین اور ہمزاد جو ایک دوست اپنا ہمیشہ ساتھ رہتا ہی اور کوئی ناواقف اوسکے کوائف سے آگاہ نہین ہی فقیر آگاہ کردیتا ہے اونکی جگت یہ ہے۔

دفعہ ۲ - شائق کو چاہیے کہ صبح کے وقت میدان مین کھڑا ہوکر سورج کی طرف پشت اور پچھم جانب رخ کرے اور اپنی گردن پر خوب نظر جماکر دیکھتا ہے قبل اسکے کہ پلک گرے اوسی نظرون سے آسمان پر نظر کرے تب اوسکو مسلم اپنا جسم یا کمرے اوپر آسمان پر نظر آویگا پہلے سیاہ یا صندلی رنگ نظر آئے گا ازان بعد کبھی رعوز پر کسی قسم کا رنگ دیکھ پڑیگا یعنے مشاقی اور کوشش نوع بنوع سے رنگہا سے گوناگون نہایت صاف اور خوب نظر آوینگے اور غوامض قدرت نارائن کماحقہ دیکھ سکینگے مخفی

تر ہے کہ اسی سروپ آسمانی کو بیراٹ روپ نارائن کا شاستروں مین لکھا ہوا ہے۔

دفعہ ۳ حسب ترکیب بالا بجائے وسیع بمقابلہ سورج یا چراغ کے بیٹھ کے یا کھڑا ہو کر پشت اپنی کر کے معاینہ اپنی گردن عکس افتادہ کا کرے اور حسب قاعدہ مندرجہ دفعہ نظر جما کر دیکھے ازان بعد اپنی آنکھ اس سرعت سے بند کرے کہ اثناء بند کرنے مین پلکین گرنے نپاوین پھر مطمئن ہو کر غور کرے کہ کیا شے نظر آتی ہے تو حالت غور مین اوسکو اپنا ہی جسم لطیف مسلم دیکھ پڑے گا رفتہ رفتہ مشاقی سے عامل کا جسم آئینہ کے مانند ہو جاویگا یعنے جسوقت اپنا چہرہ دیکھنا منظور ہو گا بلفور بند کرنے آنکھون کے دیکھ لیا کریگا جسطرح سے کہ آئینہ مین اپنی شکل دیکھ لیتا ہے اور آب ساکن تالاب مین اپنی شکل مجسم مع الروح دیکھ لیا کرتا ہے۔

دفعہ ۴ واضح کر دینا اس رمز کا بھی ضرور ہوا کہ اس عمل کی حالت مشق مین علے الدوام مشاقی چاہیے ناغہ ہونا موجب نقصان عمل ہو یعنے ایک روز کے ناغہ ہونے مین بھی تا حالیکہ کامل مدرکہ اور استعداد نہو وہ تاثیر باقی نرہیگی اور وہ اثر و کیفیت اصلی جاتی رہیگی ہر چند کہ وہ بھی بعد مشاقی کامل کچھ عکس دیکھ سکیگا مگر وہ خوبی باقی نرہیگی جو حالت مشاقی کامل بلا ناغگی مین ظاہر ہوتی ہے۔

دفعہ ۵ جب سایہ اپنا خوب نظر آنے لگے تو چاہیے کہ اوپر سے اوتارتے ہوے اپنے قریب مقابلے مین اوس سایہ کو لاوے جب چندے اس مین بھی مشاقی ہو جاوے تب اُس سے باتین کرنا شروع کرے وہی سایہ ایسی ایسی لطافت اسرار غیبی ظاہر کریگا کہ عامل کو پھر کسی ضرورت کے انجام کے لیے کچھ تردد کرنا نپڑیگا جب یہ درجہ مشاقی سی ہاتھ آجاتا ہی تب وہی سایہ ہمزاد موسوم ہوتا ہی۔

دفعہ ۶ یہ عکس جسم انسانی ہمزاد سے موسوم ہے قاعدہ اسکا یہ ہی کہ ہر فرد بشر نیک کا خیر خواہ اور امان بخش دیار ہوتا ہے اور ہر ایک مقام خوف جان مین نہایت معاون اور مددگار ہو کر جان بچاتا ہے اور ہمیشہ فرمانبرداری مین حاضر رہتا ہے اور ہر ایک حکم کو مثل خادم بجالاتا ہے۔

مختصر امتحان ہمزاد ۔ ایک چھوٹا سا امتحان اس ہمزاد کی فرمانبرداری کا یہ ہے کہ وقت خواب کے تعین گھنٹہ کا کر کے ہمزاد سے کہدیوے کہ اے ہمزاد شفیق حال میرے فلان وقت مجکو ضرور جگا دینا اس قدر کہکر خود سو رہے جب وہ وقت آویگا ہمزاد اس خوبی سی بلا تکلف جگا دیگا کہ وسکو

معلوم ہوویگا کہ مجھکو کسی نے جگا دیا ہے یعنی نیند ٹوٹی ہوئی معلوم ہوگی باقی اوٹھہ بیٹھنے کا اختیار بدست مختار ہے۔

دفعہ ۷ - بعد تحریر دفعات بالا مجھکو ایک کتاب بڑے تردد اور کاوش سے دستیاب ہوئی کیفیت اوسکی یہ ہی کہ ایک ممسک پنڈت کہ جو غایت مرتبہ کا چور علم تھا اور بارہا اقرار کرتا تھا کہ اپنی پوتھی موجودہ کو لاؤنگا اور ترجمہ اوسکا کرا دونگا مگر خوبی وقت سے اثناء درستی جلد کتب ہذا کے وہ اجل روزگار ایک مقدمۂ فوجداری مین ماخوذ ہوا اور میرے روبرو جب آیا نادم اپنی بد عہدیون کا ہوا قطع کلام بڑی ناچاری اور رقت اور شستدرین آکر ایک پوتھی موسومہ کال گیان کو حاضر لایا اور دفعات ذیل کو لکھوایا پس اسی قرینے سے سمجھو کہ سابق زمانہ کے برہمن بھی اسی پرتو پر علم کو چراتے تھے کہ جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ تمامی علم قدیم جو ہندوستان مین مروج تھے مفقود ہو گئے دیکھو دفعہ ابیان نمبری ۸ کو

دفعہ ۸ - جب کہ کسی شائق کو معاینہ کرنا اپنے سروپ کا شوق ہوا اور بولہ اشتیاق سے بدل ذوق ہووے چاہیے کہ آغاز مشق کا اپنی تاریخ پورنماشی کا تک کو بعد گذرنے پہر رات کے کرے جیسا کہ دفعہ ۲ مین لکھا ہوا ہی اور قبل اسکے کچھ استعمال اس معاینہ کا نکری بعدہ چاہیے کہ چھ روز اپنا مسلم جسم اور سولہ روز اپنی ناک وزان بعد تین دن اپنا سایہ وبعدہ دو روز اپنے مسلم جسم کو بالا گرتے پلکون کے بلاناغہ دیکھا کرے جب اس طرح پر مشاقی بہم پہونچا لیوے تعمیل مراتبات دفعہ ۲ مین مشغول ہوا اور جب سایہ فراغت سے نظر آنے لگے تو اپنے بدن کو لرزش دیکر دیکھے اگر باوصف لرزش معاینہ صورت فلکی مین قیام پایا جاوے اور کسی ممدر نور پیماتما بھی نظر آنے لگے تو سمجھے کہ میرا تصور درست ہو گیا۔

دفعہ ۹ - بار اول سینہ و سر ورا ان بعد جسم کلان نظر آویگا ہے بالکل جسم نظر آکر غائب ہو جاویگا

دفعہ ۱۰ - جب کوئی عضو مثل چشم وغیرہ حالت عمل مین نظر نہ آوے تو آئینہ مین نظر جما کر معاینہ صورت نیلگونی کا کرے عضو مفقودہ بلاشک دیکھ پڑیگا۔

دفعہ ۱۱ - جبکہ سر اور چشم اوس شکل مین نظر نہ آوے تو سمجھے کہ ناظر دو مہینے مین رحلت کر جاویگا اگر بازین بھوجا دیکھ نہ پڑے تو سمجھے کہ چھوٹا بھائی اوسکا بہت جلد راہی ملک بقا ہوگا و اگر دہنی بھوجا نظرون کی بصارت سے مفقود ہو جاے تو تصور کرے کہ برادر کلان عنقریب ملک عدم کو چل دیگا

دفعہ ۱۲ - اگر چھاتی نہ دیکھ پڑے تو فرزند کا غم ہو اور اگر ران نظر نہ آوے زوجہ کے اشغال کا

ماتم و امنگیر حال ہو۔

دفعہ ۱۳ ۔ کبھی کسی حالت مین جو اپنا سایہ نظر آکر غائب ہو جاوے اور پھر نظر آوے اور غائب ہو یعنے کئی مرتبہ جب ایسا ہی تماشا ہو یا جب کہ صبح کے وقت سورج کو دیکھکر اپنا سایہ دیکھے اور اُس شکل آسمانی مین اندر سینہ یا جگر ایک سوراخ معلوم ہو اور اس سوراخ کے اندر ماہتاب نظر آوے تو سمجھنا چاہیے کہ رنج و ملال کا سامنا ہی یا نزول کسی آفت ناگہانی کی اوسکے خاندان مین ہے۔

دفعہ ۱۴ ۔ شکل آسمانی مین جو مسلم بدن اپنا دکھلائی دیوے تو مفہوم کرنا چاہیے کہ پرمیشر کی کرپا سے ہر طرح کی آسایش اور مسرت اوسکو ہوئیگی۔

دفعہ ۱۵ ۔ اگر شکل فلکی موٹی و چھوٹی یا پتلی یا لمبی نظر آوے تو بالیقین سمجھنا چاہیے کہ گردش فلکی ہر ایک قسم کی ابتری اُسکے کامون مین ڈالیگی اور آٹھ مہینے گذرنے پر ناظر بیچارہ الفت دنیا سے دست کش ہو کر اپنے پرماتما کے ملک کو سدھاریگا یعنی اپنی اصل مین جا ملے گا۔

دفعہ ۱۶ ۔ حامل اس عمل کا بجز ایک دھوتی مختصر کے کوئی اور کسی قسم کی پوشاک نہ پہنے تو جس رنگ کی دھوتی وہ پہنے گا ویسا ہی صورت فلکی رنگین نظر آئیگی اور دونون پیر اور دونون ہاتھ کشادہ کرکے کھڑا ہو کر دیکھے مگر چند روز مقام محفوظ مین اپنا عمل کیا کرے۔

دفعہ ۱۷ ۔ کتاب اعجاز عیسوی مین لکھا ہوا ہی کہ جب اس قسم کے استعمال کا ذوق ہو تو چاہیے کہ بوقت طلوع آفتاب صحرا مین جا کر پچھم رخ سیدھا کھڑا ہو کہ بدن کو جنبش نہو بعدہ دونون ہاتھ زانون پر رکھے اور کوزہ پشت ہو کر اپنا سایہ دیکھکر آسمان پر نظر لے جاوے۔

نمبر ۳۵ بیان دریافت اوقات حیات اور ممات یعنے جیون اور مرن ہر ایک فرد مخلوقات

دفعہ ۱ ۔ بہت مشکل ہو کہ انسان کو اپنے مرنے کے اوقات سے اطلاع ہو اور اپنے اور دوسرون کی رحلت کے ایام سے واقفیت ہو جاوے مگر اس دقیقۂ اہم کو بھی حل کر دینا بحکم اتما اپنا ہی کام ہو لہذا جس قدر اپنی معلومات مین اس قسم کے بیانات مین بلا تکلف لکھتا ہون

دفعہ ۲ ۔ جب انسان مشق عمل معائینہ ہئیت آسمانی مین اپنا سر نہ دیکھے سمجھ جاوی کہ دو مہینے گنتی کے
دن منجملہ حیات مستعارہ کے باقی ہین۔

دفعہ ۳ ۔ جب شعاع شعلۂ خورشید نظرون سے دکھلائی نہ دیوے اس روز سے اپنے سلسلۂ
حیات کے بقایا کو ایک ہی سال سمجھے۔

دفعہ ۴ ۔ جب آئینۂ حلبیٰ مین اپنا منہ نظر نہ آدے پندرہ روز قیام اپنی زندگی کا تصور کرے
پس دھیان پرماتما کا دھر کر اپنی عاقبت کو سودہ کرے۔

دفعہ ۵ ۔ جب اپنی ناک نظر نہ آوے اپنے کو اس دار فانی مین تین روز کا مہمان مفہوم کرے۔

دفعہ ۶ ۔ تیل و دریا پانی اور آئینہ وغیرہ اشیاء مجلی مین جب چہرہ یا کوئی عضو جبریکا دیکھنہ پڑی تو
پانچ روز کا اپنے کو مسافر سمجھے۔

دفعہ ۷ ۔ جبکہ خوشبو اور بدبو مین تمیز باقی نہ رہی بالیقین سمجھ لیوے کہ اپنی حیات مستعار مین
تین روز اور باقی ہین۔

دفعہ ۸ ۔ جب دم دہن کی راہ سے برآمد ہونا شروع ہو چند ساعت کا قیام اپنی زندگی چند
روزہ کو تصور کرے۔

دفعہ ۹ ۔ جب کسی روز برابر رات و دن دم راست جاری رہی تو بالیقین جانے کہ حیات
معینہ سی تین سال تک اور فرده زندگی غیب سے آتا ہی۔

دفعہ ۱۰ ۔ چار روز یا آٹھ روز اس سے زیادہ اگر دم چپ برابر روان رہی تو یاد رکھی کہ اسکی
حیات دیر پائیدار بلکہ المضاعف ہونے کیلیے یہ الہام ہی۔

دفعہ ۱۱ ۔ واضح ہو کہ باستثنای دفعہ ابیان ہذا کے اور سب بیان علم سرودہا سی لکھے گئے ہین
باقی ایک دربیان دریافت وقت موت کا منشی کنہیا لال صاحب الکھدھاری نے اپنی کتاب
الکھ پرکاش مین جو ترجمہ چار دن بیدونکا ہی کہ جسکے ترجمہ مین منشی صاحب موصوف نے نہایت محنت اور
جانفشانی فرمائی ہی گویا دین ہنود کی اول کتاب جو غائب ہو گئی تھی اور جسکے اخفاسی حقیقت
واقعی منکشف نہین ہو سکتی تھی اور نہ کسی کو بھروسا اس امر کا تھا کہ کوئی شخص بیدونکو ترجمہ کریگا اور
بلا اعانت غیرے اپنے زر کسوبہ کو جو و اچھی طریقے سی حاصل کیا ہی برادران ہند کے رفاہ اور

آگاہی کے لیے طبع کرنے مین صرف کریگا اُسکو جناب ممدوح نے ظاہر کیا اور پردۂ تاریکی ناواقفیت کا
عوام کے دلون سے اُٹھا دیا پرمیشر اُنکو عمر طبعی عطا فرماوے کیونکہ وہ اچارج عہد کلجگ کے ہین
کوئی یہ نہ سمجھے کہ مین نے جو اکثر مقام پر منشی صاحب موصوف کا تذکرہ لکھا ہے شاید کچھ واسطہ حلفا
کہتا ہون کہ مجھسے اور آنجناب سے دیدار بھی نہین صرف اُنکی کتابہائے مترجمہ کے معائنہ سے اُنکے
کمالات ظاہر ہوتے ہین جیساکہ مثل مشہور ہے۔ مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار گوید ہر شخص کو
انصاف شرط ہے کون ایسا نالائق یا بیوقوف ہے کہ جو اُنکی کتابہائے مترجمہ کو دیکھے اور انکی لیاقت
اور ہمت کا مداح نہو حق تو یہ ہے کہ اگر اچارج صاحب ممدوح کسی ہندو بادشاہ کے عہد مین ہوئے
ہوتے اور یہ تالیفات اُنکی ملاحظۂ قدردانان سے گذرتین تو محتشم الیہ کی قدر بیاس جی سے کم نہوتی
مگر آفرین صد آفرین ہے اُنپر کہ بعد بیاس جی کے جنھون نے چارون بیدون کی توضیحات سے بلاتکلف
عوام ہند کو واقف بنایا اور برادران ہند کے حال پر کیسی مہربانی فرمائی ہے کہ اگر مرد احسان فراموش
نہو تو اُنکے احسان سے کبھی سبکدوش ہو نہین سکتا کیونکہ اچارج موصوف نے اُس درخت کو پانی
مہربانی کا دیکر تازہ کیا ہے کہ جو خشک مطلق ہو چلا تھا اگر برادران ہند اُنکا احسان نہ مانین تو یہ
احسان فراموشی ہے ۱۱ اس کتاب کی مرت لاکول نپکھد مین ایک منتر لکھا ہے وہ یہ ہے۔ اوم ستنھم
پرم برمھہ پرش کرشن پنگل۔ اور دھ لنگ بروپچھم بشن روپ۔ نمو نمہہ فقط جو کوئی اس منتر کو ہر روز
صبح اور دوپہر اور شام کو پڑھے تو جسقدر اُسکے گناہ کبیرہ وصغیرہ ہین سب معاف ہو جاوین اور جسکے
دردمین یہ منتر رہیگا جب اُسکی موت قریب ہوگی بموجب تفصیل ذیل الفاظ منتر کے اُسکی یاد سے جاتے
رہینگے لفظ اول ۶ مہینے پیشتر لفظ دوم ۵ مہینے پیشتر لفظ سوم چار ماہ پیشتر نمبر ۴ مین تین مہینے پیشتر نمبر ۵ مین
دو مہینے قبل نمبر ۶ مین ایک مہینے پیشتر نمبر ۷ مین ۱۵ یوم پیشتر نمبر ۸ مین تین روز پیشتر لفظ نہم دم واپسین۔
دفعہ ۱۲۔ کال گیان پوتھی مین لکھا ہے کہ اگر مریض کے قارورے کے شیشے مین روغن تلخ ملادے
اور وہ دونون ملکر زرد ہو جاوین تو یقین واثق کرنا چاہیے کہ وہ مریض دس مہینے کا مسافر دنیائے
فانی ہے۔
دفعہ ۱۳۔ اگر تیل یا گھی یا آئینہ مین چہرہ یا مسلم بدن نظر نہ آوے تو گیارہ مہینے دم واپسین کا شمار
جانے اس بحث مین اختلاف بیان درمیان مصنف علم تنفس اور کال گیان کے ہے کہ دیکھنے والون کو

بمقابلہ دفعہ ۶ و دفعہ ۷ ہذا کے معلوم ہو جاویگا باقی ماندہ صحت کی گفتگو یہ عند التحقیق حضرات محقق کو خوب معلوم ہو جاویگا فقیر کو نوبت تصدیق اور تحقیق کی ہنوز نہین پہونچی ہی۔

دفعہ ۱۴ – اگر پانی مین مُنہ اپنا دیکھے و زبان سیاہ اور چہرہ سرخ نظر آوے تو عنقریب اپنے چراغ حیات نیم شبی کو چراغ سحری سمجھے۔

دفعہ ۱۵ – اگر زبان یا ناک یا ابرو نظر نہ آوے تو اپنے سدھارنے مین توقف نہ سمجھے۔

دفعہ ۱۶ – اگر ہالہ ماہتاب نظر نہ آوے تو بلا تکلف پرماتما مین دھیان لگا کر اپنے کو اُسی نور مین ملنے کے لیے پرمیشر سے پرارتھنا کرے۔

دفعہ ۱۷ – باقی ماندہ اور بیان اس قسم کا دفعات ۱۱ و ۱۲ و ۱۵ بیان نمبری ۴۳ مین قلمبند ہین وہی کافی ہین دیکھ لو۔

دفعہ ۱۸ – حاصل کلام اس بیان سے یہ ہی کہ جب آدمی کو خوف مرگ غالب ہو ویگا تو پرماتما کے دھیان مین بدل بہمہ تن مصروف ہوگا یعنے گمراہ اور بغیر تمتع کافی اُٹھانیکے نہ مریگا اور پرماتما کے پرتو جمال کے دیدار کیلیے کوشش کافی کریگا اب غور کر کے سمجھو کہ موت کو یاد رکھنا ایسا جوہر ہی کہ آدمی بدی کی جانب متوجہ نہین ہوتا ہی اور پرماتما کے دھیان مین تصور کو خوب مستقل رکھتا ہی یعنی جو صاحبان ذی شعور اپنی ہر دم کو دم واپسین سمجھینگے وے ہرگز ہرگز متوجہ جانب اعمال قبیحہ کے نہو وینگے۔

ضرب المثل قصہ ہی کہ ایک فقیر کامل کی حضور مین بہت عورات حسین اپنے اپنے اظہار غرض کی نیت سے جایا کرتی تھین حضرات بدوضع بھی پہونچنے لگے زان جملہ ایک عورت نہایت جمیل پر ایک عیاش بدل فریفتہ ہو کر بجہت اتصال اپنی غرض کو اس مرد مرتاض سے ظاہر کیا قصہ مختصر فقیر نے اُسکے باپ کو طلب کر بعد فہمایش مناسبانہ دونون کی یکجا رہنے کی تمنا کو پورا کر کے اُس مغلوب الشہوۃ سے یہ کہدیا کہ تم کل کچھ دن چڑھتے مرجاؤگے جب وہ بدشعار اپنے گھر گیا اور فقیر کا کہنا اُسکو یاد آگیا تب اُسکو خوف مرگ اسقدر غالب ہوا کہ بالکل شہوت اُسکی غائب ہو گئی اور اپنے اعمال قبیحہ کو یاد کر کے کانپنے لگا اور حواس خمسہ نادرست ہو گئی ہر چند وہ عورت ہمراہ رفتہ اُس سے بنا زوداً متکلم اور مستدعی جماع ہوئی تاہم یہ مارے خوف مرگ کے باتین نہ کر سکا اور حظ ہم بستری کی کیا گفتگو ہی قصہ کوتاہ صبح ہوئی اور وقت معینہ مرد کامل آگیا بلکہ گذر بھی گیا تب خوف زدہ بیخوف ہو کر مع اُس عورت کے

فقیر کے پاس گیا اور کہنے لگا کہ واہ صاحب ہین تو آپکو نہایت سچا جانتا تھا اور درویش کامل کرکے مانتا تھا کہ جس صدق بیانی کی تصور سے مجھے تمام رات ایک قیامت معلوم ہوئی فقیر نے کہا کہ تو نے سنا نہین ہے ایک شاعر کا قول ہے + ٹھکانا کچھ نہین اس زندگی کا + سنو یارو یہ دم آیا نہ آیا + آدمی بلبلا ہی پانی کا کیا ٹھکانا ہو زندگانی کا + اور اصلی غرض اپنی اس کہنے سے یہ تھی کہ صاحب ہی عقل اس رمز کو بخوبی سمجھینگے مرتکب افعالی نہو وینگے جیساکہ تو بدفعلی سے بچگیا فقط چنانچہ اسیقدر سمجھانا اُس فقیر کا اُس شخص کو ہدایت کامل ہوگئی اور وہ محترز بدافعالی و زناکاری کا ہوگیا فقط اسیطرح سے اے میری دوستون تم سمجھو کہ مصرعہ ہی سر پہ کھڑی اجل ہو نا غافل + ایک استاد کا قول ہی شعر جان بجانان وہ گرنہ از تو بستاند اجل + خود تو منصف باش ای دل این نکو یا آن نکو + یعنی ایک یہی دیکھ لو کہ ایک دفعہ ہیضہ کی آمد مین شہر کا شہر غارت ہوجاتا ہی کیسے کیسے جوان پردۂ زمین سے اٹھ جاتے ہین پس کسیکو اسکا علم نہین ہی کہ وہ وقت کب آویگا بجز اُسکے کہ جو تر کیبات مندرجہ سے دریافت کریں پر یہ بھی لکھدینا ضروری ہی کہ پرمیشر کی مرضی پر آجتک کسیکو علم نہ ہوا۔

نمبر ۳۶ خاتمہ کتاب کمالات انتساب مع نصائح شائقین برمہ بدیا

دفعہ - اب خاتمہ کتاب ہی جو کہ بید اور بیدانت کا لب لباب ہی بعد ختم ہونے کتاب ہذا کے نفس ناطقہ ذی ہوش اکرس لیا اور نہایت بشاشت و مسرت مین آکر تمام عالم کو محیط کرلیا اور ویسی ہی دعاے محیط نسبت کتاب ہذا کے دی ۲ شکر صد شکر ہی اس نالائق کی تحریر کو آتما نے پسند کیا اور دعاے ترقی مذہب ہنود جو اصل اپنی غرض تصنیف سے ہی بو فورتوجہ عطا فرمایا اس طرح پر فرمایا ۳ مدت دراز سے اس ملک ہند مین ظلمات بے علمی نے چھالیا تھا اور لیقان روزگار کو نالایقی نے باعث انقلاب زمانہ کے پابزنجیر کرکے بامشقت سخت قید کررکھا تھا اور ہر ایک محبوس اس زندان سے رہائی غیر ممکن جانتا تھا کیونکہ برمہ بدیا یعنے تحصیل مضامین بید اور بیدانت بدرجۂ غایت مشکل تھا اور پرماتما کے دھیان کی قواعد سے متمتع ہونا نہایت دشوار اور ہر شخص واسطے بندوبست رہائی کے اس زندان بلا سے اپنا استحقاق نہین سمجھتا تھا بدینوجہ اسطرف متوجہ نہین ہوسکتا تھا اور اپنے کو سخت جبر کردہ شدہ جانتا تھا ۴ اور تیری آرزو در پردہ بہت روز و آنسے

تھی کہ سورج برمھہ بدّیا جو تیرے ہردے مین تابان ہو آسمان گیان پر روشن کرے تاکہ
تاریکی زمانہ دور ہوجاوے اور ایک پردۂ ظلمات جو عوام ہند کے دلون پر ناواقفیت برمھہ بدّیا
کا پڑا ہوا ہے اُٹھ جاوے ۵ لہذا تیری خواہش سمجھکر مین نے ویسی ہی الہام اور ہدایتین
کرکے تجھسے یہ کتاب تصنیف کرائی ہے اور تونے مبادرت کی آفرین صد آفرین ہے تیری ہمت
اور جرأت پر کہ جو کام کسی سے ہونے کے قابل نہ تھا اُسکو تونے نہایت خوبی سے کیا۔

دفعہ ۲ - اب مین حقیقت واقعی آغاز تصنیف کتب ہذا کی لکھتا ہون کہ اوائل تصنیف مین بندہ
کو چندہ طرح کا پس وپیش اور نوع بنوع کی تشویش رہا کرتی تھی اور باعث رفاقت بعض جہلائے
زمانہ طبیعت ششدر رہتی تھی کہ اسی مابین مین الکھ پرکاش اور الکھ امواج اور گیان
پرکاش اور گیان ساگر اور بہار ہند رابن میرے معاینہ سے گذرین بدین نظر زیادہ نزول دل پر
ہوا اور اس کتاب کی تحریر مین اشہب قلم اپنا بھی شیر ہوا ہرچند کہ احباب زمانہ کو اتنا شوق نہین ہے
کہ اس فقیر کی ہمنشینی مین شریک یا تصنیف کتب ہذا مین معاون ہون مگر شکر صد شکر ہے کہ
پرماتما کے حکم کی تعمیل اس عاصی سے اسقدر ہوئی کہ جنکے بیانات کی فہرست شروع کتاب
ہذا مین لگائی گئی ہے۔

دفعہ ۳ - ایک روز حالت تصفیہ قلب مین اسی امر کا تصفیہ ہوا کہ لئیقان زمانہ کی ہمیشہ تو
امداد کرتا تھا کہ جس استعانت کے ماحصل کا نتیجہ یہ ہے کہ بہتیری کتابین عقلائے سابق نے تصنیف
کین اور اس نالائق خلائق کو جو سر دفتر نالائقین ہے بے فائدہ کیون مسخرہ میگیر ہی کہ جو ارتکاب
تصنیف نہین کرسکتا تب نفس ناطقہ بول اُٹھا کہ جس خلط اور مادہ و حسن ترکیب اور حسن صورت
اور شکل سے پہلے زمانے کے لوگ پیدا ہوتے تھے اور جیسے انتشکرن اور کرم اور گیان کی
اندریان اُنکی ہوتی تھین ویسی ہی تیری بھی ہین پس قاصر اور کاہل تصنیف کتب علم آتما سے
نہو کیونکہ زنار کے رکھنے والے اور پتھیون کو بغل مین دبانے والے اور نوع بنوع کے تلک
اور چھاپا کے لگانے والے اور پھلی و ٹیری و سا اور جوگنی اور مہورت کے بتانے والے
اور بیاہ اور جاترا کی دچھنا کے لینے والے اور مُردون کے کفن کے کھینچنے والے اور اُنکے
دفن کے بالعوض کھانے والے اور مُریدون کے بچون سے بھیکھ منگواکے آپ غبن کرنے والے

اور چیلون کے گھر کی دولتون کو بلا تکلّف اپنے تصرّف مین کرنے والے اور مرغوب امر مخوف
باتون کے سُنانے والے اور قوم اور خاندان کے فخر کے جتانے والے اور ہر ایک ہتھل اور عناصر
کو پرمیشر قرار دینے والے اور دو وقتہ بھنگ کے پینے والے اور گانجہ کا لنبا دھوان اُڑانے والے
اور گیروا اور سیلی کے پہننے والے اور مرگ چھالا کو پیٹھ پر باندھ کر گھومنے والے اور قسم بقسم کے
کبت اور رس کھان کے پڑھنے والے اور مفت خوری پر کمر باندھنے والے اس زمانہ مین بہت سے
پھیل گئے اور علم معقول کا ذکر اور برہم بدیا کے ست سنگ کرنے والے اور بید بیدانت کے
مضمون کے جاننے والے بہت ہی کم ہین اور جتنے بھیک والے نظر آتے ہین اُسمین سے بکثرت
پاکھنڈی اور دہورت باز ہین برہم کے لکھانے والے اور آتما کے دو بدو دکھانے والے
مفقود ہو گئے اور کاش جو آتما کے جاننے والے ہین وے بخیل اور نایاب ہین اور تیرے
مزاج مین سخاوت زیادہ ہے پس اپنی سخاوت سے محتاجانِ زمانہ کو غنی اور متموّل برہم بدیا بنا دے -
دفعہ ۹ - جب فقیر نے حسب الحکم پرماتما اس آئینہ کمالیت کو تصنیف کیا تو الہام ہوا کہ قبل پڑھنے
کتب ہاے متذکرہ دفعہ ۸ کے اس کتاب کو جو شائقین پڑھینگے غبار ظلمت سے جو اُنکا دل
مکدر ہو رہا ہے صفا اور روشن ہو جاویگا اور ہدایت مُرشدان اور خوشامد بخیلان زمانہ کے
محتاج نرہینگے ہرچند کہ ظاہری رفتار اور گفتار اور لباس اور وضع تمہاری اِس قابل نہین ہین
کہ کوئی لسّان یادہ گو اِس خدمت کے لائق تجھکو تصوّر کرے کیونکہ طریقہ تمہارا حسب قول
شعرا اور فقرا کے ہو سعدی حاجت بکلاہِ برکی داشتنت نیست ؛ درویش صفت باش و کلاہ
تتری دار ؛ مقولہ گوبند صاحب ناگر ہست کوئی کہہ سکے ناکوئی کہے فقیر ؛ جان ہارا جاے نہین جیون
تو ہے مین ہیر ؛ مقولہ دیگر کرتے کرم کرے بیدہ ناناہ من راکھے جہان کر باندھا نا ؛ مگر مین تمکو
خوب جانتا ہون اور تمہارے ہمعصران زمانہ سے تمکو افضل سمجھتا ہون لہذا مکرر کہتا ہون کہ کچھ
تھوڑی سی باتین اور باقی رہی جاتی ہین اُنکو بھی اِس خاتمہ کتاب مین لکھدو کہ اُنکے استعمال سے
جاہل عاقل بنجاویگا اور گمراہ طریقہ توحدانیت براہ راست پر چل نکلیگا مین نے پوچھا کہ وے
کون سی باتین ہین جو ضبط تحریر مین آنے سے باقی رہگئی ہین تب نفس ناطقہ یون ناطق ہوا کہ حضرات
ہند سمجھتے ہین کہ ہنود کی عزّت اور آسایش کو محمّدی اور عیسائی سلاطین نے کھو دیا اور اُنکے دین

اور آئین کو برباد کیا لیکن صاحبان دانش اور باعقل کی راے ہے کہ یہ بظاہر دشمن ہین مگر دشمن اصلی اور غارتگر دین اور ایمان وے بدخواہان ہند ہین کہ جنھون نے چھتیس[۲۶] قوم کے مروم سے پینتیس[۳۵] قوم کے مرد اور عورت اور چھتیسون قوم کی عورتون کو تحصیل علم اور ادب سے باتین مزخرفات اور لا اوبالی وحکایتین لن ترانی سُنا کے باز رکھا اور مردون کو واسطے کثرت مناکحت اور تماش بینی کی مجاز کیا اور جاہل سنیاسیون اور ناخوانده برہمنون اور بیراگیون کو سر جھکانا اور چیلا بننا اور بے علم آدمیون کو گرو اور پروہت بنانا رواج دیا اور نوع بنوع کے اشلوکین اور کبتین بنا کر اور احمقانہ مانہ کو سُنا کر اپنا مطیع بنایا اور بید اور بیدانت اور شاستروں کو چھپا کر اُسکے پڑھنے اور حصول معلومات سے اُسکے محروم اور غیر مستحق قرار دیا کہ جس بے علمی کے باعث ہندوستانیان ناواقف تجربہ اور تنگ عقل و راز خود رفتہ ہو گئے اور سلطنت ہند برباد ہو گئی با این ہمہ ہمان بچگان افعی کس سوخ کے ساتھ بغل مین بیٹھکر شیر و شکر با صد مکر کھاتے ہین۔

دفعہ ۵ – نہایت حیف ہی کہ صاحبان ہند طریقہ آبائی کے ایسے پابند ہین کہ سخن معقول با وجود سمجھ اعلے اور عقل اور دانش کے پسند نہین کرتے اور لیک لیک چلے جاتے ہین کیونکہ اندھے اگر آنکھ والے کا ہاتھ پکڑین تو زیبا ہی اور آنکھ والے جو اندھون کا پیر پکڑتے اور جھک کر نمشکار کرتے ہین یہ کیونکر مقتضاے عقل اور دانش ہی کیونکہ جن لوگون کے باعث اور اصلی فساد سے ہند کی سلطنت جاتی رہی اُنکو پھر شیر و شکر کی طرح ملا رکھنا ہرگز ہرگز مصلحت نہین اور اس قوم بدخواہ ہند کا مفصل حال نسخہ کاشف وقائق مذہب ہند اور گیان پرکاش مین لکھا ہوا ہے دیکھ لو۔

دفعہ ۶ – یہی وجہ خاص معلوم ہوتی ہی کہ جو جہلا بہشت کی نعمتون کی خواہش رکھتے اور دوزخ کی عذابون سے ڈرتے ہین اور مستحقون کا حق غیر مستحقون اور مفت خوروان اور دم بازون کو دیکر اگلے جنم مین اُمید آسائش کی رکھتے ہین سخت خرد دشمنی کا غلبہ ہی کہ جو اس جنم کی نعمتون کی تدر نکر اگلے جنم کی اُمید پر دم بازون کے دم مین آجاتے ہین اور جب یہ امر متیقن ہو چکا کہ دم بازون کی گفتگو اور اُنکے کلام کہ جو بنظر پرورش برادران اور ہم قومان اُنکے ہی اور بنظر مآل اندیشی ہمیشہ سے بنا رکھا ہی غیر ثبات اور واہیات ہی تو پس کس گواہی اور کس اعتبار پر وہان پہ پانے کو بھروسا

رکھتے ہین جو لوگ بے دست اور پا ہین اُنکی پرورش متموّل اور مالدارون پر بلا شبہہ لازم ہے اور جو حضرات کہ اپنی جورو اور بچّون کو تباہ اور خویش اور اقربا اور ہمسایون کے حق کو تلف کر مفت خورون کو بامید موہوم اور خوف اور خواہش بے اصل کے دیتے ہین وہ بڑے بھاری دام حماقت مین پھنسے ہین اور اس وقت کی آسایش کو مثل راجہ ہرشچند کے کھوتے ہین۔

دفعہ ۷۔ عوام سمجھتے ہین کہ اس وقت مین مکر اور فریب اور ٹھگی پیدا ہوئی ہی قدیم زمانے مین نہ تھی مگر یہ مفہوم اُنکا غلط ہی کیونکہ جو درخت اب سرسبز اور شاداب ہی اُسکا تخم پہلے سے کاشتکاران گندم نما اور جو فروش نے بو رکھا ہی ہنوز ہنود کی قوم کے درخت کی جڑ ہری اور سرسبز ہی گو کہ ڈالی اور پتّی مع پھل اور پھول کے خشک ہو گئی اگر کوئی شائق پانی دیوے جیسا کہ منشی کنھیا لال صاحب الکھدھاری و منشی گردھاری لال صاحب موئلف گیان ساگر و منشی راے بندراین صاحب موئلف بہار بندرابن و مصنف کتب ہذا نے دیا ہی یقین ہی کہ یہ درخت پھر ڈالیان نکالے اور پھلے پھولے اور پہلے سے زیادہ سایہ دار و خوشنما دیکھنے مین آوے۔

دفعہ ۸۔ بیشنو اور سراؤگی میر شکارون کو کچھ زر نقد دے کر ہرنان مبتلاے دام بلا کو چھوڑ دیا کرتے ہین اگر یہ لوگ اُنکے حرکات پر نظر نہ کرین تو وے تکلیف وہی چڑیونکی از خود چھوڑ دیوین ویسے ہی مفت خورون کو محنت کرنے والے مفت نہ دیوین تو وے بھی حرام خوری سے باز رہین اور محنت اور مشقّت کرنے کا ارادہ رکھین اور ابلہ فریبی اور دم بازی اور مفت خوری کا نام نہ لیوین اور پرماتما کے دھیان مین مشغولی حاصل کرین تاکہ اُنکی قدر اور منزلت صاحبان باعقل ہند کے نزدیک زیادہ ہو اور جس فخر خاندانی کے اظہار سے اپنے کو مفتخر سمجھتے ہین اُن مین قائم ہو اور اُنکو اُسپر عبور ہو اور وہ صفت حلول کرے کہ جو غایت مرتبہ کو رونق بخشے۔

دفعہ ۹۔ چونکہ خیرات کرنا اور بخشش و نیا محتاجون اور بے علمون کو اپنا کام ہی لہذا اہایات بالا بطور بخشش اُن بے علمون اور جاہلون کے واسطے لکھ چکا ہون کافی اور بس ہی کہ جنکے ذکر دفعہ ۱ سے لغایت دفعہ ۱۰ بیان نمبری ۲۸ کے لکھا ہوا ہے۔

دفعہ ۱۰۔ اس کتاب کی تصنیف سے اصلی غرض اپنی یہ ہی کہ برادران ہند اصول مذہب ہنود سے واقف ہو جاوین اور سمجھین کہ آتما پرستی اور توحید جو کچھ ہی فقط مذہب ہنود مین ہی اور جن ترکیبون سے

پرمیشر ملجاتا ہی یا شائقین اُسمین پیوست ہوجاتے ہین اسی مذہب مین ہی اور دوسرے مذہب والے اُن پیغمبرونکی شفاعت کے بھروسے پر ہین کہ جنکے دفن گاہ ہو نہین اگر تلاش کرو تو ایک ہڈی کا نشان بھی نہ ملے گا اور اس مذہب مین سواے پرمیشر کے جو ہر ایک شفاعت کنندگان مفہوم ذہنی کا شفیع ہی اور کسی سی شفاعت چاہنا یا اپنا مالک سمجھنا نہین لکھا ہی پس ہر طرح سی ثابت ہی کہ یہ مذہب ہنود قدیم اور نفیس ہی اور دوسری مذہبون مین ہزارون نقص ہین کیونکہ دوسرے مذہب دو ہزار یا پانچسو برس کی اندر جاری ہوئے ہین اور یہ مذہب اعلی ابتدا ظہور آفرینش سی ہے۔

دفعہ ۱۱ مجھکو اچھے اچھے لوگونکی صحبت بکثرت رہا کی تا جسکو دیکھا بیان کرنے علم جوگ مین نہایت بخیل پایا اور اس علم کی کتاب بہت کم نظر آئی اور جو دیکھنے مین آئی کمال غامض اور زبان مشکل و کچھ بڑی چونکہ ہر شخص لیق پر فرض ہی کہ عوام کی بہتری و خیر خواہی مین کوشش کری اور قلم اور قدم اور درم سی دریغ نکرے بدین لحاظ جو کچھ کہ میری خزانہ دل مین جمع تھا اور علما کی صحبت اور کتب بینی سی خزانہ ہاتھ آیا تھا بیدریغ شائقین کی نذر کیا اور جو کچھ مین نی نوکری سی زر حاصل کیا تھا عوام کی بہبودی کی نظر سی طبع کرانے کتاب ہذا مین بلاپس و پیش صرف کرتا ہون اگر حضرات باعقل اس کتاب کو بغور ملاحظہ کرینگے میری محنت اور ہمت کے مداح ہونگے اور خود انکو شوق ہوگا کہ وہ بھی بندے کیطرح محنت و ہمت گوارا کرین

دفعہ ۱۲ مخفی نرہی کہ اس کتاب کی کتابت مین عبارت آرائی نہین کیگئی کہ جو ہر شخص مثل فسانہ عجائب کے پڑھے مگر صاف صاف تحریر عاری سی یہ کتاب عاری بھی نرکھی گئی گو کہ جہلا اور عیب چینان روزگار بہت سے عیبون سی مجھے یاد کرینگے پھر کیا پرواہ ہی کیونکہ انکی عادت جبلی ایسی ہی ہی باقی عقلا اور لیقان زمانہ سے دو امید رکھتا ہون پہلی یہ کہ جس مقام پر سہو اور خطا ملاحظہ فرماوین قلم انصاف سی اصلاح دیوین کیونکہ تمامی فرد مخلوقات سہو اور خطا سے بھرا ہوا ہی صرف بیعیب ذات پرمیشر کی ہی دوسرے یہ کہ صاحبان ذی عقل راقم پر زبان طعنہ نہ کھولین کیونکہ اسی خوف سی لیقان روزگار ہزارون برس سے گویائی کو خموشی پر فوق دیتے رہی اور اسی تصور مین یہان سے ملک عدم کو جاتے بھی رہے لیکن کوئی اپنی تالیف نہ چھوڑ گئے اور یہ فقیر حقیر محض بلا اعانت احد سی اس کتاب کی تالیف مین کمربستہ ہوا ہی پس لازمۂ بشریت ہی کہ ہر شخص داد میری تالیف کی دیوین تاکہ دوسرے صاحبان لیق کی بھی طبیعت بھڑکی اور آئندہ وقتاً فوقتاً ترقی مذہب و تشریح برہم بدیا کو روشن دیوین رند

ہر شخص خواندہ قصد تصنیف کتب ملئے مذہبی کا رکھے گا پس کم ہمت اور پست حوصلہ ہو جاویگا اور اپنی اصل غرض یہ ہی کہ ہر شخص کا شوق روز بروز بڑھتا جاوے اور مذہب ہنود کہ جسکا مدار اوپر بید کے ہی مطابق طریقۂ بید جاری ہو اور رونق پکڑے۔

دفعہ ۱۳ ۔ فرض کیا کہ ہر قوم کے جاہلونکی گمان مین یہ جسم حقیر اور تحریر فقیر سراپا کاسۂ عیب سے پُر ہی مگر عقلا اور فقرا کے تصور مین ضرور یہ ہنر و پیران ورہی گو آج کوئی قدردان نہو مگر امید ہی کہ کل ضرور ہوگا کیونکہ قدر مردم بعد مردن مشہور ہی تم غور کرو کہ خالق ازل نے میرے دل کو جو اس کتاب کی تصنیف کی جانب متوجہ کیا وہ خالی از حکمت نہین اور یہ ممکن نہین کہ اسکی کوئی حرکت لغو یا الہام اُسکا فضول یا کوئی فعل اُسکا خالی از مصلحت ہو۔

دفعہ ۱۴ ۔ جب تمہید دفعات ملحقہ تصور کرو کہ پرماتما نے مجھکو صرف واسطے رفاہ برادران ہند کے پیدا کیا ہی کہ جسکے باعث ایسا بار عظیم یا محنت شاقہ اپنے پر اُٹھا کر اس بندۂ ریاضت اور مجموعۂ کمالیت کی تالیف مین کہ جو بید اور بیدانت کا لب لباب اور تمامی شاستروں اور پورانون مختص جوگ شاستر کا عمدہ انتخاب ہی مصروف ہوا اور لطف تو یہ کہ اس کتاب مین اصول مذہب ہنود اور خوبی وحدانیت پرماتما کمال نفاست سے تشریح کی گئی ہے اور دوسرے یہ کہ مدار انسانیت اور خوبی پیدائش ہر فرد بشر اور پرآتما شناسی کے ہی اُسکی توضیحات بھی نہایت خوبی کی گئی ہی یعنے اپنی دانست مین کوئی بیان جو قابل تحریر اپنی معلومات مین تھا حتی الوسع اُٹھا نرکھا اور پھر چاہا تھا کہ اور بھی معلومات اپنی جو آیندہ ہو درج کتب ہذا کرون مگر یہ تصور اُسکو کہ حیات مستعارہ کا کچھ اعتبار نہین جسقدر لکھ چکا ہون اتنی ضخامت عقلا اور شائقین کیلیے کافی اور بس ہی اور جہلا کے واسطے ہزارون کتاب کافی نہین ہوتی ہین مقولہ سعدی

نہ محقق بود نہ دانشمند + چار پایے برو کتابے چند + اور وجہ ثانی یہ ہوئی کہ اسی اثنا مین خطوط دوستون کے متواتر آنے لگی کہ کتب تصنیفی جلد چھپوائیے اور مجمع غفیر گیانیون کو اپنے نور فیض سے منور کیجیے بدین نظر قلم کو روک لیا اور انجام کا بوجھ پرماتما کو تفویض کیا کیونکہ اپنا مقولہ یہ ہی شعر بندہ نہین جاویگا کسی کام کے نزدیک + ٹھیک ہی کہ پابندہ سبھی کام کرین ٹھیک + اور حسب قول نظامی اس مخزن گیان کو ختم کیا اور سجدہ شکر اوسکا بجالا کر اس شعر کو پڑھ سنایا ۔ سرم

بتو مائۂ خویش را + تو دانی حساب وکم وبیش را + اس شعر کو سنکر نفس ناطقہ باغ باغ محظوظ اور مسرور
ہوکر پھول اُٹھا اور کمال مسرت اور بشاشت مین آکر بول اُٹھا کہ جو کوئی بصدق دلی و بعقیدۂ
تمام جن جن مطالب کے حصول کی غرض سے ایکسو پندرہ روز بلا ناغہ دو مرتبہ روزانہ کے حساب سے
پڑھیگا اپنے دامن مقصود کو گلہاے مراد سے پُر پاویگا اور پرماتما اُس سی ہمہ نوع رضی اور خوشنود
رہیگا کیونکہ اس آئینۂ کمال کے ہر بیانات سے اُسکی ادکاری ہوتی ہی بدین نظر شائقین کی
ہر مشکلات سی رستگاری ہوتی ہی فقط ازان بعد فقیر نے سلام کیا اور بالخیر و شما بسلامت کا جواب
ملا اب خاتمہ کلام ہی دوستون کو یہ پیغام ہی شعر بوعلی قلندر تو مباش اصلا کمال این ست و بس +
تو در وگم شو وصال ایست و بس + تا توئی کے یار گردد یار تو + چون نباشی یار باشد یار تو +
فقط فقیر کہتا ہی اور تم لوگ بھی کہو۔ پرماتمانیمہ پرماتمانیمہ پرماتمانیمہ

تقریظ ریختۂ کلک جواہر سلک شہسوار معرکۂ سخنوری
شاعر بے عدیل و سہیم منشی انوار حسین صاحب تسلیم

سپاس بیقیاس خدا یرا از در ست و منت بمنتہا کبریائی را خوشتر کہ مخترع بدائع عجیبہ است
و مبدع صنائع غریبہ کار فرمای بلندی و پستی ست و چہرہ آرائے نیستی و ہستی معبود تمام خلقت
و مسجود مردم ہر ملت نگاہی شمع انجمن ست و گہے گل چمن ست در ہر رنگ جلوہ طراز و بہر آہنگ نقش
پرداز اگر مسجد ست یا دیر ست خالی از جلوۂ غیر ست اگر چہ رونق درون و برون ہما نست
الا از بحث چند و چون بر کران بے شریک بے انباز ست و از حاجتمندی بے نیاز از
آشوب تہمت نسل و فرزند مبرا و موجودگی او از آلودگی جسم نا آشنا از لوث اقسام آلائش پاک
و با ہمہ چون نشار در رگ تاک ہجدہ ہزار عالم از و پیدا او در مخلوق جلوہ پرد ہو ید اصفات ذاتش
احد و ذات صفاتش بے والد و ولد ہر کرا در وحدانیت او شک ست انسان نیست مگر سگ ست صفات
او بر ذات او عادل گواہ و کلمہ توحید تر زبان برگ گیاہ نہ آغازش را ابتدا نہ انجامش را انتہا در یائے

معرفتش بکران وصحرائے کنہش بیابایان صباد رباغ وراغ بہوائے او سرگردان آبجو در بحر او دیوانہ وار کف
برلب بہر سو روان قمری در شوق و ذوق وصالش نغمہ سرکوکو تر زبان وکبوتر در ہوائے فضائے تماشائش
ترانہ یاہو رطب اللسان مرغ قبلہ نما در آشیانۂ بیتابانہ تپیدن دارد و غیر از کعبۂ مقصود و بطرف غیر نمی آرد
وائے بر حضرات انسان کہ خود را اشرف المخلوقات گوید و در قعر ضلالت و جہالت اوج افتخار و اقتدار
جوید تبختر بر ترک نماز ست و برخوردن روزۂ نماز فتح در شکست وضو ست صلوۃ زندانہ گفتگو مسلمان را
باعصیان و گبر را باکبر کار تف بران تسبیح و طعن دو بار بر زنار مسلمان از بودن در مسلمانی در تنبان
مست بیش ز بیش و گبر از مسلمان بر غم زعم باطل یک قدم بیش ہر دو دور چون بطرف حساب شتافتہ اند
بہشت را زشب و کنشت را دلیل یافتہ کلمہ گو بانگ را آسیب خوانند بید خوانان ناقوس را ہرزہ دانند ہمہ
از عبادت گریز ست چرا کہ آن ہم عہد دستیز اگر این ناکسان آشوب دوزخ جوش طوبت را بیک
پلہ سنجند چہ بعید وا گر بمقابلہ ایزد لے ہمتا اعتمال آرند عجب نتوان فہمید ما را ازین قضیہ کدام ثمرہ ما ہم
و اطاعت مصطفے ہر کہ از غم جان گسل و شاد است صاحب رد ست و کسیکہ اسیر کمند وحدت اوست
آزاد مرد است ہر کہ بسوزش خود را مانند مہر ہمہ تن سوخت نامش بر افق کمال تافت و ہر کہ بہ محبت
او لبسان لالہ داغ بر سینہ دوخت آب رنگ یافت ہر کہ جدائی ورزید ذلت و خواری کشید
ہمانا چون قطرہ از دریا پیوند گسیخت از ابر و افتاد و شرر چون از آتش بر جست خود را بباد داد
آرے وجود مردم متصف این صفات درین عالم از تعجبات و نادرات اگر کسے ہست یکی از بس ہست فی المثال
منشی جے دیال کہ در کیش خویش سخن پاکیزہ گفتہ بلکہ در نفس الامر در سفتہ قطرہ قطرہ چید آبشاری ساختہ
و دانہ دانہ آوردہ آبیاری دیدہ ور ے آید و ملاحظہ فرماید کہ چہ عرق ریزی کردہ و چہ خون جگر
خوردہ اصل اصول کتاب یک است در فروع اختلاف ست

خاتمۃ الطبع

للہ الحمد کہ این نادر کتاب در مطبع منشی نولکشور واقع کانپور بسرپرستی ذی الجود و الخزائن معلی القاب عالیجناب رائے بہادر
منشی پراگ نرائن صاحب بہادر رگو مالک مطبع دام اقبالہٗ باہتمام پنڈت شیام ناتھ صاحب منیجر مطبع بماہ ستمبر ۱۹۱۵ع بار ہشتم حلیۂ طبع
در برگرفت

سکھ ساگر۔ ترجمہ بارھون اسکندھ سری مت بھاگوت از رائے لکھن لال۔
ترجمہ پوتھی جانکا بھرن۔ مترجمہ لالہ جے گوپال عرضی نویس۔
گوربواہ منظوم۔ از منشی رام سہائے تمنا لکھنوی۔
بجرناگ ساٹھکا۔ از منشی رام سہائے تمنا لکھنوی۔
ہت آپدیش۔ از منشی لال جی واصلباقی نویس بارہ بنکی۔
بشن سہسر ناماولی۔ از پنڈت نندلال جی۔
کاشی استتی۔ از منشی چھن لال۔
سور ساگر بھجن گیت۔ مترجمہ منشی نتھو لال جی۔
اومان پت وگیجے۔ از منشی لال جی کاکوروی مع سوانحعمری سری مد پنڈت امان پت تواری جی ایودھیا۔
رامائن سور کرت۔ از منشی سھو لال جی۔
بشن سہسر نام ساٹیک۔ اردو ناگری از سری بیاس جی۔
مجموعۂ بدھان۔ بھوجن کرن۔ کود کرن۔ نت کرم از منی لال جی۔
مدن مکھ چپٹا۔ بھر بھر ہرشنگ۔ مترجمہ منی لال جی۔
کلمات دین۔ برھم سماج۔
طریقت عبادت برھم سماج۔
گیان ساگر۔ بھاشا مع فرہنگ از منشی گردھاری لال۔
مخزن برھم سماج۔ از لالہ جے دیال سنگھ۔
کاشف دقائق۔ مذہب ہنود از حکیم لکھن لال۔
بہار شیدرابن۔ از رائے بندرابن جی۔
کایستھ دھرم درپن۔ از پنڈت رام جرن۔
برج بن جاترا۔ از منشی نتھو لال جی۔
اودھ نامہ۔ استت سری مہا دیو جی کی از بابو چھوٹو لال جی انسپکٹر مرزاپور متخلص خوب۔
لودھیشر مہاتم۔ اردو ناگری مع تصاویر از منشی کنور بہادر

گلدستۂ حقیقت منظم۔ ترجمہ سری مت بھاگوت کا تمام کتاب ایک قافیہ پر نادر الوجود کتاب ہے از منشی ستیل پرشاد متخلص بہ احقر لکھنوی۔
رامائن بالمیکی بھاکھا۔ اردو میں ساتون کانڈ مترجمہ پریشری دیال مختار۔
رامائن افق۔ باتصویر از منشی دوارکا پرشاد۔
متھلا مہاتم۔ اردو ناگری مترجمہ راجہ کملا دیو نندن سنگھ۔
شیو سہسر نام۔ از منشی شنکر دیال فرحت۔
شکنتلا ناٹک۔ از منشی نتھو لال جی۔
لاونی بنارسی۔ مرہٹی خیال بھاشا زبان میں دیوی کی استت بنائی سری مت کاشی گر بنارس نرم ہنس جی کی۔
ولادت کنہیا جی و نرسنگھ اوتار۔ ترجمہ منشی بیج ناتھ سیاہہ نویس تان پارہ۔
دیوی چرتر۔ مع قصائد مرحیہ جانکی چرتر و چہلا چریتر از لالہ مہابلی پرشاد۔
گنگا لہری۔ اردو ناگری مترجمہ جگناتھ شاستر شولی مترجمہ لالہ بلدیو داس کایستھ
پوتھی موکش گیان۔ از لالہ بجے گوپال۔
آنند امرت پرشنی نثر۔ مع کوش ہندی
رکمنی منگل طرب۔ از لالہ سراج بہادر تخلص طرب۔
رام لیلا منظوم۔ با تصویر از منشی رام سہائے تمنا۔
کشن لیلا منظوم باتصویر از منشی رام سہائے تمنا۔
ہنومان چالیسا منظوم از منشی رام سہائے تمنا۔
سائین کے سو جیا لال۔ معروف بہ چمنستان خیالات گوہر از منشی گنیدن لال۔

کتب بھاشا بخط ناگری اتہاس

رامائن بالمیکی۔ ساتون کانڈ۔
ایضاً بھاشا کے جدا جدا کانڈ بھی فروخت ہوتے ہیں۔

مہابھارت منظوم - مرتب کنانیدۂ مہاراجہ بنارس جسمین اٹھارہ پرب کے چار بھاگ ہین -
(۱) پہلا بھاگ شامل (۱) آدی پرب (۲) سبھا پرب (۳) بن پرب (۴) ورات پرب (۵) آدیوک پرب - (۶) بھیشم پرب - (۷) درون پرب (۳) تیسرا بھاگ شامل (۸) کرن پرب (۹) شلیہ پرب گدا پرب - (۱۰) سوپتک پرب (۱۱) یوشک و نسنبوک پرب - (۱۲) استری پرب - راج دھرم و ید دھرم - موکچھ دھرم (۴) بھاگ شامل (۱۴) شانت پرب دان و اشومیدھ (۱۵) آشرم باسک پرب (۱۶) موشل پرب (۱۷) مہاپرستھان پرب - (۱۸) سورگارو ہن پرب و ہرونش -

مہابھارت - سبل سنگھ چوہان پسند عالم -

راماین رام بلاس - از ایشری پرشاد -

راماین تلسی کرت مع تصاویر و چھپک ساتون کانڈ

ایضاً مع تصاویر اور حاشیہ پر مانس دیپکا و ٹیکا مہادھان مع اتیکار تھ کوش -

ایضاً - بہت جلی قلم مع تصاویر و چھپک -

ایضاً - مع ٹیکا رام چرن جی -

ایضاً - رامائن تلسی کرت مع ٹیکا شکھدیوجی بڑا مرغوب ٹیکا ہے جسنے دیکھا پسند کیا -

ایضاً - ساتون کانڈ رامائن تلسی کرت علحدہ اور علحدہ بکتے ہین -

رامایں شبدارتھ پرکاش - از مہاراجہ بنارس

رامایں کا اتہاس - از رگھوناتھ کپ -

رامایں مانس دیپکا - از ایشر کپ -

رامایں کبتاولی - تلسی کرت -

ایضاً - سٹیک - ٹیکا از بیجناتھ جی -

رامایں گیتاولی - تلسی کرت -

نیے پترکا مول - از گسائین تلسی داس جی -

رام مہاتم - از منشی گوردیال -

بہار ریہست - از بابو طوطا رام علی گڈھ -

رام چندر کا سٹیک - از رام چرن داس جی تلک از جانکی داس جی -

آپدیش چندر کا -

رام ہبے سٹیک -

رام کلیوہ مع تصاویر -

دیوی بھاگوت - بھاشا بارھوان اسکندھ -

بنے پترکا - مع تلک از بابو شیو پرشاد -

دنش پرکاش - حالات ریاست بوندی از گنگا سہائے

سیتاین باس - بنگلہ زبان فارسی کیا ہوا مترجمہ انیس لال -

سری رام بیاہو تسو - از مہادیو شوکل -

سندر بلاس - از سندر داس جی -

کرشن بال لیلا بھاشا - از جگناتھ سہائے -

برج بلاس سارادلی - از گوبردھن داس جی -

پران

لنگ پران - بھاشا مترجمہ پنڈت درگا پرشاد

سکھ ساگر جلی قلم - مترجمہ بابو لچھمن لال چھاپہ ٹیپ نہایت صاف عمدہ کاغذ سفید -

اوتار کتھا امرت - از پنڈت گردھر داس جی -

گڑر پران - مع ٹیکا از پنڈت گوری شنکر -

گرگ سنگھتا - بھاشا سری کرشن سوامی کی کتھا -

برہمو تر کھنڈ - بھاشا مترجمہ پنڈت درگا پرشاد -

ایدیش کتھا - مترجم

بھبھک پران - بھاشا مترجمہ سری درگا پرشاد

اسکندھ پران - کے سیت مہاتم کھنڈ کا ترجمہ بھاشا -

بگیان لہری - از جمنا شنکرجی ناگر برہمن -